

CLASSIC URDU MATERIAL

T.R



میرا مجرم بنا مجرم
انر عینا احمد

میرا مجرم بنا محرم از عینا احمد

رات کا پچھلا پہر تھا۔۔ ہر سو ہو کا عالم تھا کبھی بیچ میں ایک آدھ کئے کے بھونکنے کی آواز آتی
تو خاموشی میں ارتعاش سا پیدا ہوتا تھا۔۔ باہر کی طرح کمرے میں بھی گھپ اندھیرا تھا اس
اندھیرے کو صرف چاند کی روشنی معمولی سا چیر رہی تھی

سائڈ ٹیبل پہ ہاتھ رکھے وہ بیچ سے چھری کی ٹوک کو اپنے ہاتھوں کے گرد گھما رہی تھی۔۔
اندھیرے کمرے میں چھری کی ٹوک کی آواز اسکی زہنی اذیت کا پتا دے رہی تھی اس کا
بس نہیں چل رہا تھا یہی چھری اپنے پیٹ میں گھسا دے اور خود کو اس دنیا سے ختم کر

لے۔۔ اور نہیں تو اپنا چہرہ مسح کر دے اسی چھری سے یا تیزاب سے۔۔

اتنا کہ جس چہرے پہ وہ فدا ہے اسی کو دیکھ کر اسے کراہت محسوس ہو۔۔

لیکن نہیں وہ بزدل نہیں تھی نہ ہی اسے بزدل بننا تھا اسے بتانا تھا کہ وہ ایک کمزور لڑکی
نہیں ہے جس پہ وہ آسانی سے حکمرانی کر سکے گا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اسے اس سب کی مہنگی قیمت چکانی ہوگی۔۔ غصے سے سوچتے اس نے چھری کی نوک زور سے دیوار کے ساتھ ماری تھی کہ وہ وہی پیوست ہو کر اٹک گئی تھی۔۔ اپنے کھلے بالوں کو باندھ کر اپنے پڑی زدہ ہونٹوں کو بری طرح ہاتھوں سے اتنی زور سے صاف کیا تھا کہ نرم ہونٹوں سے خون کی ہلکی لکیر نکل آئی تھی۔۔

پھر دوپٹہ کو اچھی طرح اوپر اوڑھا تھا اس طرح کہ کندھے سے پھیٹی شرت کا کنارہ چھپ گیا تھا۔۔

آنکھوں میں واضح لال رگیں اس کے بے پناہ غصے کا ثبوت تھی جنہیں اس نے بند کر کے بیڈ سے ٹیک لی تھی۔۔ زہن میں چلتی کشمکش ایک دم ایک کنارے پہ آکر رک چکی تھی کیونکہ وہ سوچ چکی تھی کہ اب اسے کیا کرنا ہے۔۔

@@@

شاہو اٹھ رہے ہو یا منہ پہ پانی کا جگ پھینکوں۔۔ وہ تب سے شاہ دل کے سر پہ کھڑی اسے جگا رہی تھی۔۔ کندھا ہلانے سے منہ سے کمرل کھینچنے کے بعد بھی جب وہ نہ اٹھا تو اسے ایک یہی ترکیب اب سمجھ میں آئی تھی

CLASSIC URDU MATERIAL

کیا مسئلہ ہے۔۔۔ وہ جھنجھلا کر اٹھ بیٹھا تھا کیونکہ یہ تو طہ تھا کہ ابیہا بی بی اب اسے سونے نہیں دیئے والی تھی

چلو اٹھو پہلے ناشتہ کرو پھر میرے ساتھ لائبریری تک چلو۔۔۔

اسے جھنجھلاتے دیکھ کر بھی اسے کوئی فرق نہیں پڑا تھا کیونکہ یہ تو روز کا کام تھا

وہاں کیا کرنے جانا ہے۔۔۔ وہ کمبل سائڈ پہ کرتا سخت چنوں سے اسے گھور رہا تھا۔۔۔

تمہارے لیے دلہن دیکھنے جانی ہے۔۔۔ کتابیں ایشو کروانی ہے اور کیا۔۔۔ اس کی بے تکی بات

پہ ابیہا نے بھی جل کر جواب دیا تھا

میری دلہن تو میرے سامنے کھڑی ہے اس کے لیے لائبریری جانے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ وہ

شرارت بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا اسکی بات سن کر ابیہا کے گال ایک دم سرخ

پڑے تھے۔۔۔

الٹی کھوپڑی میں ہمیشہ الٹی بات ہی آتی ہے تمہارے۔۔۔ چلو شاباش اٹھ کر واشروم چلو اور

جلدی فریش ہو کر آؤ۔۔۔ وہ اس کی بات کا اثر زائل کرنے کو بات بدل گئی تھی۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

کر لو کر لو کور۔۔ وہ بھی اس کی نیچر کو خوب سمجھتا تھا اس لئے ہنستے ہوئے واشروم کی طرف چل دیا جبکہ ابیہا پیچھے مسکراتے ہوئے بیڈ کی چادر ٹھیک کر کے نیچے بی جان کے پاس ڈاننگ حال میں آگئی تھی

@@@

اٹھ گئے شہزادہ گلغام۔۔ ابیہا کو کرسی کھینچتے دیکھ کر انہوں نے ابیہا سے پوچھا تھا

ارے بی جان آپ کو اپنی بیٹی کی صلاحیتوں کا تو پھر پتہ ہی ہے۔۔ فریش ہو کر آرہا ہے۔۔

ابیہا نے انہیں شاہ دل کے آنے کی اطلاع دی تھی ورنہ کوئی پتہ نہیں تھا ان کا پارہ ابھی ہائی ہو جاتا

ایک تو میں اس لڑکے کی جاب سے بہت تنگ ہوں۔۔ کیا ضرورت تھی پولیس کی نوکری

کرنے کی۔۔ اتنا بزنس تھا جو۔۔ لیکن نہیں جناب یہ الگ ہی دھن سوار ہے۔۔ سارا بزنس بچ کر بن گئے ایس پی۔۔ وہ غصے سے بڑبڑا رہی تھی۔۔

انہیں ہمیشہ شادل کی جاب سے پر خاش رہی تھی ایک ہی تو بیٹا تھا انکا شوہر تو کب کا گزر چکا تھا اب وہ اس کو کھونا نہیں چاہتی تھی اسی لیے اسے سناتی رہتی تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

بی جان آپ کیوں پریشان ہو رہیں ہیں۔۔ آگے ہی آپ کی صحت ٹھیک نہیں رہتی چلے چپ
کر کے ناشتہ کرے بس آپ۔۔ وہ ان کی پلیٹ میں آلیٹ ڈالتی بولی ورنہ جانتی تھی اب شاہ
دل کو اچھی پڑنے والی ہیں۔۔

اسلام علیکم۔۔ گڈ مارنگ بی جان۔۔ نیلی شرٹ پہ بلیک جینز پہنے وہ شہزادوں کی سی شان
لیے وہ سیڑیوں سے اتر کر بی جان کے گلے لگ گیا تھا۔۔ جانتا تھا رات اس کے لیٹ آنے
سے بی جان کا پارہ لازمی ہائی ہو گا۔۔

آگئی تھیں ماں کی یاد کتنی دفعہ کہا ہے چھوڑ دو یہ لوکری۔۔ کب آتے ہو کب جاتے ہو۔۔
میرے دل کو تو ہر وقت دھڑکا لگا رہتا ہے۔۔ وہ پھر سے شروع ہو گئیں تھی آخر کو ماں تھی
فکر لازمی تھی

ارے میری پیاری بی جان۔۔ زندگی اور موت دونوں اللہ کے ہاتھ میں ہے۔۔ یہ آپ خودی تو
کہتی ہے پھر کیوں اپنے ایمان کو دگمگا رہی ہے۔۔ اللہ کے سپرد بھیجتی ہے نا مجھے تو پھر یقین
رکھیں وہ آپ کے بیٹے کو ہمیشہ اپنے حفظ و ایمان میں رکھے گا۔۔ وہ پیار سے انکے ہاتھ
پکڑے انہیں سمجھا رہا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ہاں نا بی جان۔۔ اور ویلے بھی جاں تک بات رات کے لیٹ آنے کی ہے تو اسکی
کے طور پہ یہ آج مجھے شاپنگ پلس ڈنر کروائیں گے۔۔ ابیہا نے فورک سے penalty
آلیٹ کھاتے ہوئے اسکی گھوریوں کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا تھا کیونکہ وہ کل اسے بتا چکا
تھا کہ آج اس کا جانا ضروری ہے پھر بھی وہ بی جان کے سامنے آج یہ بات کر کے اسکے
شامت بلوار ہی تھی۔۔

آج ممکن نہیں ہے۔۔ بریڈ پہ بڑ لگاتا وہ مصروف انداز میں بولا۔۔

کیوں ممکن نہیں ہے۔۔ بس میں کچھ نہیں سن رہی ہوں۔۔ آج تم اس کو لے کر جاؤ

گے۔۔ بی جان نے دونوں کی بات سن کر کہا تھا۔۔

لیکن بی جان آپ تو جانتی ہے نا آجکل ایک کیس میں پھنسا ہوا ہوں۔۔ وہ احتجاجا بولا تھا۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

تو کیا ہوا بچی کب سے گھر میں ہے کی تم آؤ گے تو شاپنگ پہ جائے گی اور اب وہ فرمائش کر

رہی تو کیسے میرے سامنے اسے انکھیں دکھا رہے ہو۔۔ سب سمجھتی ہوں میں۔۔ بس آج ہی

لے کر جاؤ گے اسے۔۔ بی جان کی بات پہ جاں ابیہا نے ہنس کر سر جھکا دیا تھا وہیں شاہ

دل نے غصے سے ابیہا کو گھورا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

بی جان آپ میری ماں ہیں یا اس کی۔۔ اس نے آخری حتبہ آزمانے کی کوشش کی تھی اس سارے عرصے میں ابہا خاموشی سے بیٹھ کر اب کھانا کھا رہی تھی کیونکہ بی جان کو اسکی سپورٹ حاصل تھی اور وہ یہ بات اچھے سے جانتی تھی۔۔

میں اپنی بیٹی کی ماں ہوں۔۔ اگرے تم لوگوں کا رشتہ طے ہے تو اس کا مطلب ہرگز نہیں ہے کہ میں ساس بن کر تمہاری حمایت کروں گی بلکہ ہر جگہ تم مجھے اسکا ہی حمایتی پاؤ گے اس لیے تمہاری ہر بات بیکار ہے اب۔۔ انہوں نے نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے جیسے بات ہی ختم کر دی تھی

چلیں۔۔ بے بسی سے پہلے بی جان پھر ابہا کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا جس پہ ابہا کی ہنسی چھوٹ گئی تھی

جی چلیں۔۔ نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔ ناشہ وہ ختم کر چکی تھی۔۔

تم باز آ جاؤ۔۔ ڈرائیونگ سیٹ سنبھالے ہوئے وہ اسے مصنوعی غصے سے گھور رہا تھا جس پہ وہ ہنس پڑی تھی

CLASSIC URDU MATERIAL

اچھا بابا تم مجھے لائبریری چھوڑ کر چلے جانا ویاں سے میں فرح کو کہہ دوں گی وہ آجائے گی۔۔
اب بی جان کے سامنے تم چھٹی والے دن پھر سے کام پہ جاتے تو وہ اور غصہ ہوتی اس
لیے ان کے سامنے ایسے بولا۔۔ وہ رسائیت سے کہتی باہر کھڑکی کی جانب دیکھ رہی تھی گاڑی
اب مین روڈ پہ رواں دواں تھی۔۔ ابیہا کی بات سن کر وہ ایک دم پر سکون ہو گیا تھا چہرہ موڑ
کر اب وہ اس خوبصورت لڑکی کو دکھ رہا تھا جس کا باہر کے ساتھ اندر بھی بہت خوبصورت تھا
وہ واقعی اپنی ماں کا پرتو تھی۔۔

تھینکس۔۔ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر وہ فقط اتنا ہی کہہ پایا تھا ابیہا نے رخ موڑ کر

اسے دیکھا تھا کہا تو اس نے صرف تھینکس تھا پر اسکی آنکھیں اسکے جذبوں کی عکاسی کر رہی

تھی

شاہ دھیان سے۔۔ اس نے شاہ دل سے نگاہ چرا کر سامنے دیکھا تھا جہاں سے آتا ٹرک کچھ

ہی فاصلے پہ تھا۔۔ ابیہا کی آواز پہ اس نے سرعت سے گاڑی سائڈ پہ کی تھی ورنہ وہ دونوں

آج لقمہ اجل بن چکے تھے۔۔

شاہو دیکھ کر چلایا کرو۔۔ وہ ابھی بھی صدمے میں تھی اس لیے تھوڑا چمچ کر بولی

CLASSIC URDU MATERIAL

ہائے جان من تم ساتھ ہوتی ہو تو کہاں کہیں اور دیکھا جاتا ہے۔۔ اس مصیبت کے بعد
بھی وہ اس دلنشین انداز میں بولا کہ ایسا مسکرا پڑی۔۔

نہایت ہی فضول انسان ہے آپ ایس پی صاحب۔۔ اب اچھے بچوں کی طرح گاڑی سٹارٹ
کریں اور روڈ پہ دیکھ کر چلائیے گا اس بار۔۔ اس کی بات وہ اب مسکرا کر گاڑی سٹارٹ کر رہا
تھا جانتا تھا اب محترمہ کے گال سرخ ہو چکیں ہیں اس لیے اب اس نے کوئی بات کی تو وہ
یقیناً اسے اٹھا کر باہر پھینک دیتی۔۔ اسے لائبریری چھوڑ کر اسے اپنا خیال رکھنے کا کہہ کر زن
سے گاڑی بھگا کر لے گیا تھا

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com @@@@

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
Sir your flight for Pakistan will be ready in half an

hour.. --) سر آپکی فلائیٹ پاکستان کے لئے آدھے گھنٹے میں ریڈی ہوگی (

ورکر پروفیشنل انداز میں کہتی اب اگلے حکم کی منتظر تھی۔۔ تاشا نے سگار کا ایک بڑا سا کش
لگایا وہ راکنگ چیئر پہ بیٹھا تھا دروازے

CLASSIC URDU MATERIAL

کی جانب اسکی پشت تھی کیونکہ اس وقت اسکے چہرے پہ نقاب نہ تھا اس لیے وہ رخ
موڑے بغیر بولا

او کے آئی ول بی رائٹ دیئر۔۔۔ یو مے گوناؤ۔۔۔ اسے جانے کا کہہ کر ایک بار پھر وہ سگار منہ
میں رکھ چکا تھا۔۔۔

وہ اب اپنے موبائل پہ کسی سے بات کر رہا تھا جب دروازہ ایک بار پھر ناک ہوا۔۔۔ سگار کو
سانڈ پہ رکھ کر وہ اب چہرے پہ ناک تک نقاب چڑھا چکا تھا اس نے رخ موڑ کر دیکھا تو فرید
سر جھکائے دروازے میں کھڑا تھا۔۔۔ اسے سر سے اندر آنے کا اشارہ کرتے وہ اب پھر سے
فون پہ مصروف ہو چکا تھا

Look george if you are not agree then tell me frankly..

otherwise you will face serious consequences and

you know that.. کہتے ساتھ۔۔۔ جملے کے آخر میں اسکی آواز میں درشتگی شامل تھی۔۔۔

ہی وہ غصے سے فون بند کر چکا تھا اور پھر فرید کی طرف دیکھا

ہاں بولو کیا بات ہے۔۔۔ فون ٹیبل پہ رکھ کر وہ اب مکمل طور پہ اس کی متوجہ تھا۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

سر بلیک ڈائمنڈ کی پے منٹ آپ کی ہے بلکہ آپ کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر بھی ہو چکی ہے۔۔
وہ مؤدب انداز میں سر جھکائے کھڑا تھا۔۔

کام ہو گیا ہے۔۔ وہ اب اسکی طرف دیکھ رہا تھا
جی سر کام ہو چکا ہے۔۔ اس کی بات پہ اس کے چہرے پہ دلکش مسکراہٹ آئی تھی جو
نقاب کے نیچے ہی چھپ گئی تھی

ویل ڈن میرے شیر ویل ڈن۔۔ اب جب تک اس بڑھے میکس کو پتہ چلے گا ہم تب تک
آرام سے ڈنمارک سے فلائی کر چکے ہونگے۔۔ وہ سر کے نیچے ہاتھ آرام سے رکھتا قہقہہ لگا کر
ہنسا تھا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

@@@@

سر آپ کی پے منٹ کر دی گئی ہے اور بلیک ڈائمنڈ بھی آگئے ہیں۔۔ جرمن میں میکس کا
باشندہ بوکتا اسے اطلاع دے رہا تھا۔۔ تم نے ڈائمنڈز چیک تو کیے تھے نا۔۔ وہ اب اسے
جرمن زبان میں ہی جواب دے رہا تھا

CLASSIC URDU MATERIAL

جی بلکل سر میرے پاس ہیں وہ۔۔ میکس کا چمچہ خوشامدی انداز میں آگے بڑھا تھا۔۔

وہی رک جاؤ۔۔ پیکٹ میری طرف اچھا لو۔۔

میکس اسے اسکی اوقات یاد دلاتا فاصلہ قائم رکھنے کو کہہ رہا تھا۔۔

جی سر۔ وہ نخل ہوتا اسکی طرف پیکٹ اچھا لگیا تھا۔۔

میکس نے بڑے اشتیاق سے پیکٹ کھولا تھا کیونکہ بلیک ڈائمنڈ بے حد نایاب تھے جو عام ملتے نہیں تھے اس نے پیکٹ کھول کر ہاتھ اندر ڈالا لیکن یہ کیا اندر اس کا ہاتھ کسی سخت چیز

سے ٹکرایا تھا باہر نکاک کر دیکھا تو وہ ڈائمنڈ نہیں پتھر تھا۔۔ میکس نے بے چینی میں سارا

پیکٹ الٹ دیا تھا لیکن وہاں ایک بھی ڈائمنڈ موجود ہوتا تو نکلتا نا۔۔

یہ کیا ہے؟۔۔ وہ دہاڑا

سر میں نے خود دیکھ کر اپنے پاس رکھا تھا پیکٹ۔۔ سارے ڈائمنڈز اصلی تھے۔۔ سر مجھے

نہیں پتہ یہ کیسے آیا۔۔ وہ اپنی جان بخشی کے ڈر سے مسمن رہا تھا اب وہ بیچارا کیا جانتا تھا کہ

یہ بھی ہاتھ کی صفائی تھی دیکھتے تو اس نے بلیک ڈائمنڈ ہی تھے پر ڈالے ان کی جگہ پتھر تھے

CLASSIC URDU MATERIAL

تاشا اااااااااا وہ ٹیبل پہ مکا مارتے غصے سے چلایا تھا۔۔ وہ اسکی چلاکی سمجھ گیا تھا کیونکہ کام کرنے والا اس کا باشندہ کافی پرانا تھا اور وہ اسے دھوکا نہیں دے سکتا تھا۔۔ اور وہاں تاشا کا ایروپلین ڈنمارک کی حدود سے ٹیک آف کر کے نکل چکا تھا۔۔

@@@

گڈ مارنگ سر۔۔ اس کے اندر آتے ہی انسپیکٹر جواد نے اسے سلیوٹ کیا جس کا جواب اس نے سر کو ہلکا سا خم دے کر کیا تھا

ہاں بھائی جواد کیا پروگریس ہے۔۔ اپنی سیٹ یہ بیٹھتے ہوئے اس نے سٹک سائڈ پر رکھی

سراے سٹار گینگ کے تشدد کی واحد گواہ مل گئی ہے۔۔۔ وہ اس واقع کے بعد ایک پسماندہ

سے علاقے میں چلی گئیں تھی۔۔۔ لیکن سر ایک مسئلہ ہے۔۔۔ ساری بات کرتے ہوئے

وہ اب اصل مدعے پہ آیا

کیسا مسئلہ۔۔ جو اد کے رکنے پہ اس نے اسے ابو اچکا کر دیکھا

CLASSIC URDU MATERIAL

سر وہ لڑکی مینٹلی کافی ڈسٹرب ہے۔۔ وہ آتو گئی ہے لیکن کافی خوفزدہ ہے۔۔ اور بیان دیئے سے منع کر رہی ہے۔۔ جواد نے اب اصل مسئلہ سامنے رکھا۔۔ شاہ دل نے ایک گہرا سانس لیا۔۔

بھججواسے میرے پاس۔۔ پاس پڑی فائل کو پکڑتے اس نے حکم جاری کیا جی سر۔۔ جواد اس کے حکم کی تعمیل کرنے کو باہر کی طرف مڑا۔۔

@@@

<https://www.classicurdumaterial.com/>

ہاں بتائو فائز۔۔ ڈرگ ڈیل کا کیا بنا۔۔ بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ فائز سے مخاطب تھا سر شوکت کی پارٹی کے اثار کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے۔۔ مجھے لگتا ہے وہ ہمیں دھوکا دے گا۔۔ فائز اسے نئی ڈیل کی رپورٹ دے رہا تھا

تمہیں صرف لگتا ہے فائز۔۔ مجھے یقین ہے وہ ہمیں دھوکا دے گا۔۔ جیکٹ کی ہوڈ پہنتا مسکرایا۔۔ چہرے پہ نقاب اس سے اوپر گلاسز اور سر پہ ہوڈ۔۔ مشکل سے ہی اسکے چہرے

CLASSIC URDU MATERIAL

کا کوئی نقش نظر آتا تھا۔۔ وہ جب سے اس برائی کی دنیا میں آیا تھا اس نے خود کو چھپا لیا

تھا۔۔ اپنے چہرے کے نقاب کی اوٹ میں رکھ لیا تھا

سر جب آپ کو لگتا ہے کہ وہ آپ کو دھوکا دے گا تو پھر ڈیل کیوں۔۔ فائز کو حیرت ہوئی

یارا کافی دیر ہی ہو گئی کسی کی شامت آئے۔۔ اور تمہیں تو پتہ ہے میرے ہاتھ میں کھجلی

شروع ہو جاتی ہے۔۔ بس سمجھ لو وہی ہو رہی اور بہت زور کی ہو رہی ہے۔۔

اب کہ وہ کھلکھلایا۔۔

سر آپ بھی نا۔۔ فائز کبھی بھی اپنے باس کے مزاج کو ٹھیک سے سمجھ نہیں پایا تھا۔۔

یہ سب چھوڑو تمہیں یاد ہے نا کل مالاکنڈ ڈویژن میں اٹیک کروانا ہے۔۔ اس کی کیا رپورٹ

ہے۔۔ وہ راکنگ چیئر پہ بیٹھ کر اس سے نئے اٹیک کی بات کر رہا تھا جو انہوں نے کروانا

تھا

سر انتظامات تو سارے کچے ہیں لیکن۔۔ وہ بات کرتے کرتے ایک دم رک گیا اگلی بات

ہی کچھ ایسی تھی

CLASSIC URDU MATERIAL

فائز تمہیں اچھی طرح پتہ ہے یہ باتوں میں لیکن لفظ مجھے قطعی اچھا نہیں لگتا اس لیے بکو جو
بکنا ہے۔۔

اس نے پیپر ویٹ کو گھماتے کہا آواز میں مخصوص درشتگی تھی۔۔

سر وہ سکیورٹی تھوڑی ٹائٹ ہے تو میں سوچ رہا تھا کہ اگر کل کی جگہ پرسوں کر لیں تو۔۔
وہ مؤدب کھڑا دانگی میں صورتحال بتا گیا۔۔ جیسے زہن سے بوجھ ہٹایا ہو کہ جو ہو گا دیکھا
جائے گا

اے یار تم بھی نا۔۔ آخر کب سمجھو گئے انہی خطروں سے تو کھیلنے کا مزہ ہے۔۔ تم وہاں
بھیجو کسی نئے شکار کو جیکٹ پہنا کر۔۔ بولو پکڑا جائے تو فوراً پن کھول دے۔۔ البتہ وہ
ریسٹورنٹ تباہ لازمی ہونا چاہئے۔۔ بہت حساب چکتے ہیں اس ریسٹورنٹ آنر کی طرف۔۔ وہ
بندوق کی شکل میں دو انگلیوں کو سر پہ اور انگھوٹے کو گال پہ رکھے جیسے گہری سوچ میں
محو تھا۔۔

ٹھیک ہے سر جیسے آپ کا حکم۔۔ فائز تابعداری سے کہتا باہر کی طرف چل دیا کیونکہ تا شا اسے
جانے کا اشارہ کر چکا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اسکے جاتے ہی اس نے نقاب نیچے کر کے گہرا سانس لیا۔۔ یوں جیسے خود کو بھاری بوجھ سے آزاد کیا ہو لیکن یہ محض اسکی سوچ ہی تھی بھلا دوسروں کو نقصان پہنچا کر کب کوئی بوجھ سے آزاد ہوا ہے۔۔ مگر اسکے نزدیک اب تسکین کا ذریعہ صرف دوسروں کو نقصان پہنچانا ہی تھا

@@@

شاہ دل کمرے میں آیا جہاں اس لڑکی کو رکھا گیا تھا

انسپیکٹر جواد۔۔۔ نظریں سکڑی سمٹی بیٹھی لڑکی پہ تھی پھر انسپیکٹر جواد کی طرف دیکھا جوا اسکی نظروں کا مفہوم سمجھتا کمرے سے باہر چلا گیا

اسکے کمرے سے جاتے ہی شاہ دل نے پاس پڑی کرسی کو چارپائی کے قریب کیا۔۔ وہ

دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے گئوں میں سر دیے بیٹھی تھی اس سارے عرصے میں اس

نے اوپر سر اٹھا کر نہیں دیکھا تھا پر اتنا ضرور ہوا تھا جب شاہ دل نے جواد کو کمرے سے

باہر جانے کا کہا تو اس کا جسم ہولے ہولے لرزنا شروع ہوا۔۔ جس کا مطلب صاف تھا

کہ وہ انکی موجودگی سے واقف ہے۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اسلام و علیکم -- گلا کھنکھار کر اس نے اسکو اپنی جانب متوجہ کیا -- لہجے کو ممکنہ حد تک نرم ہی رکھتا کہ وہ اس سے ڈرے نہیں --

وہ ہنوز ویلے کی ویلے ہی سر جھکائے بیٹھی رہی --

دیکھئے میں جانتا ہوں جو کچھ آپ نے سہا ہے اس کو بھلانا اس سارے شاک سے باہر نکلنا مشکل ہے -- لیکن آپ اس سارے واقع کی چشم دید گواہ ہیں -- اگر آپ چاہتی ہیں کہ آپ کا مجرم سلاخوں کے پیچھے ہو تو آپ کو ان لوگوں کی شناخت کے لیے ہماری مدد کرنی ہوگی -- تاکہ جنہوں نے آپ کے ساتھ برا کیا ہے انکو قانونی طور پہ سزا دی جائے -- وہ پرو فیشنلی

طور پہ بول رہا تھا اور سننے والی کو ان پولیس والوں کی بے حسی پہ افسوس ہو رہا تھا -- جو صرف اپنے مفاد کے لیے اس کو ڈھونڈ کر اس کے پاس آئے تھے --

اس کو وہ دن اچھے سے یاد تھا جب اس کے والد اسکی بہن کی گمشدگی پہ رپورٹ کروانے گئے تھے تو انہی پولیس والوں نے کیسے گھٹیا الزام اسکی بہن پہ لگائے تھے جنہیں سن کر اسکا دل کیا تھا کہ پورے پولیس اسٹیشن کو آگ لگا دے --

اور اب وہی پولیس والے لہجے میں چاشنی گھولے اس سے کتنی بے حسی سے صرف اپنے مطلب کی بات کر رہا تھا صرف اس لیے تاکہ اپنی وردی پہ ایک اور تارہ بڑھا سکے --

CLASSIC URDU MATERIAL

اس نے غصے سے سر اٹھا کر اس نے ایس پی کو دیکھا تھا۔۔ آنکھوں میں واضح لالی تھی

--

اس کے چہرے کو دیکھ کر وہ استہزیہ ہنسی تھی۔۔ شاہ دل جو اپنی بات کہہ کر اسکے ری ایکشن کا منتظر تھا اسکی ہنسی کو دیکھ کر اس کو عجیب لگا تھا۔۔

واہ کیا بات ہے تم پولیس والوں کی۔۔ پہلے جب میرا باپ تم لوگوں کے پاس آیا تھا اپنی بیٹی کی رپورٹ لکھوانے تب تو کیسے کیسے گھٹیا الزام لگائے گئے تھے میری بہن پہ اور آج جب تم لوگوں کو اپنی وردی پہ سٹارز بڑھوانے ہیں تو اپنی واہ واہ کروانے کے لیے تم لوگ کسی کو پاتال سے بھی ڈھونڈ نکالو گے اور جب کوئی اپنی بیٹی کے لیے ناک رگڑ رہا تھا تب تو سکون سے بیٹھے تھے کہ ہم نہیں ڈھونڈ سکتے آپکی بیٹی کو بھاگی ہوگی کسی کے ساتھ۔۔ آج آ

گئے ہو مجھ سے کہنے کہ میں اپنے مجرموں کو سزا دلواؤں؟۔۔ میرے مجرم تم لوگ ہو۔۔

تم سب پولیس والے۔۔ خود کو سزا دو۔۔ دے سکتے ہو خود کو سزا تم سب؟۔۔ وہ بولی نہیں تھی پھٹ پڑی تھی۔۔ غصے سے اسکے ناصرف نتھنے پھول رہے تھے بلکہ وہ خود بھی ہولے ہولے کانپ رہی تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

پہلے تو شاہ دل شکڈ ہوا کیونکہ اس قدر شدید رد عمل کی توقع تو وہ ہر گز نہیں کر رہا تھا لیکن جوں جوں وہ بولتی جا رہی تھی شاہ دل سمجھ رہا تھا کہ وہ گہرے شاک میں ہے۔۔۔ عموماً پولس والے پیسے والوں پہ ہاتھ نہیں ڈالنے بلکہ رپورٹ لکھوانے والے کو ذلیل کرتے ہیں عموماً جب معاملہ لڑکی کا ہو۔۔۔

وہ چاہتا تو اسے بیچ میں کام ڈاون کر سکتا تھا لیکن اچھا تھا اسکا سارا غبار نکل گیا تھا۔۔۔ اب وہ سکون سے اسکی بات سن سکے گی۔۔۔

دیکھو میں جانتا ہوں تمہارے ساتھ بہت برا ہوا ہے۔۔۔ صرف ان مجرموں نے نہیں اس ملک کے محافظوں نے بھی تمہارے ساتھ غلط کیا ہے۔۔۔ لیکن اگر میں پہلے یہاں ہوتا تو وہ سب نہ ہوتا جو تمہارے ساتھ ہوا ہے۔۔۔ جو ہو چکا ہے اسکو تو میں نہیں بدل سکتا لیکن اتنا جو ہونے والا ہے اسے ضرور ٹھیک کر سکتا ہوں لیکن اس کے لیے مجھے آپکے ساتھ کی ضرورت ہے مجھے امید ہے جو آپ کی بہن کے ساتھ ہوا وہ آپ نہیں چاہیں گی کہ کسی اور کی بہن کے ساتھ بھی ہو۔۔۔ مجھے یقین ہے آپ میری بات کو سمجھے گئیں۔۔۔ چلتا ہوں۔۔۔ کھڑا ہو کر اس نے کچھ دیر سر سے پاؤں تک گٹری بنی اس لڑکی کو دیکھا۔۔۔ جو اس کی باتوں پہ رخ موڑ گئی تھی۔۔۔ پھر گہرا سانس لے کر دھیمی چال چلتا باہر کی طرف چل دیا۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

دروازہ بند ہوتے ہی اس نے دروازے کی طرف دیکھا جہاں سے وہ ابھی ہو کر گیا تھا۔۔۔ پھر ایک گہرا سانس لے کر دیوار سے سر ٹکا کر آنکھیں موند لیں۔۔۔ کیا وہ واقعی ایسا کبھی چاہے گی کہ جو ضوئی کے ساتھ ہوا وہ کسی اور کے ساتھ ہو؟۔۔۔ ایک نئی سوچ کا دروہ اس کے لئے کھول گیا تھا۔۔۔

@@@@

بہت ڈیلیشس ہے یہاں کا کھانا یار۔۔۔ فرح چائینیز ریسٹورنٹ میں بیٹھی... Yummy... اسپیکٹی سے بھرپور انصاف کرتے ریسٹورنٹ کی فری میں مارکنگ کر رہی تھی۔۔۔ اس کے اس طرح بولنے پہ ابیہا کو ہنسی آ گئی۔۔۔

ندیدی تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔ وہ اس کے پاگل پن پہ ہنسی۔۔۔

پہ دیکھو۔۔۔ 10 o'clock میرا تو واقعی کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔ اچھا وہ سب چھوڑو۔۔۔ اپے 10'

کیا ہینڈسم لڑکا بیٹھا ہے یار۔۔۔ فرح کا فلرٹی موڈ بلاشبہ آن ہو چکا تھا بلکہ وہ تو کسی بھی ہینڈسم لڑکے کو دیکھ کر اکثر آن ہو ہی جاتا تھا

اللہ لڑکی ایسے گھور گھور مت دیکھو اسے۔۔۔ اسے شک ہو جائے گا۔۔۔ اسکے ہاتھ پہ تھپڑ مار کر وہ اسے ہوش کی دنیا میں لائی تھی۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اوئی ماں۔۔ یار دیکھو تو سہی۔۔ پہلے ہی مار رہی ہو۔۔ وہ ہاتھ کو مسلتی منہ بنا کر بولی۔۔

تمہاری تو ہر ہینڈ سم لڑکے کو دیکھ کر ہی رال ٹپک جاتے ہے۔۔

ہاں تو تم ہی بتاؤ۔۔ کیا تم نہیں چاہتی تمہارا ہینڈ خوبصورت ہو۔۔ اب وہ تھوڑا سیریس ہو کر پوچھ رہی تھی

بلکل خوبصورت ہو مگر اندر سے۔۔ صرف باہر کی خوبصورتی سے کیا ہوتا ہے۔۔ وہ بھی سنجیدگی سے بولی یوں جیسے کسی خیال میں کھو گئی ہو۔۔

لیکن اگر کوئی باہر سے خوبصورت ہو اندر سے خوبصورت نہ ہو۔۔ آئی مین کوئی باہر سے کالا گنجا اور بڑے بڑے دانتوں والا عجیب سے حلیے والا ہو تو۔۔ وہ کہنے کے ساتھ ساتھ منہ کے زاویے بھی ویسے ہی بنا رہی تھی جس پہ ایسا کو ہنسی آ گئی۔۔ لیکن جب بولی تو لہجے میں سنجیدگی کا عنصر تھا۔۔

Do not judge a book by its
cover۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

او۔۔۔ واہ واہ کیا کہنے ہیں آپکے۔۔ اسکی بات پہ فرح نے سچ میں تالیہ بجائی تھیں۔۔ جبکہ ساتھ ٹیبل پہ اس شخص نے مڑ کر اسے دیکھا تھا جو تب سے انکی باتیں سن رہا تھا لیکن اس بات نے اسے نہ صرف ٹھٹھکنے پہ بلکہ اسے اپنی طرف دیکھنے پہ مجبور بھی کر دیا تھا۔۔

یہ باتیں ویلے تم کر بھی سکتے ہو کیونکہ تمہیں تو شاہ دل بھائی مل گئے ہیں۔۔ ہم تو ابھی بس آہ ہی بھر سکتے ہیں۔۔ گہرا سانس خارج کرتے وہ تاسف سے بولی۔۔

بس کر دو ڈرامے باز۔۔ اس سے پہلے کہ وہ اسے اور کچھ کہتی ابیہا کے فون پہ بختی رنگ ٹون نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔۔

اسلام و علیکم بی جان۔۔ فون کان سے لگائے وہ بی جان سے مخاطب تھی لیکن آگے صفورا کی گھبرائی آواز سن کر پریشان ہو گئی تھی۔۔

بی بی جی جلدی آئیں۔۔ بڑی بی بی کا سانس اکھڑ رہا ہے۔۔ صفورا گھبرائی گھبرائی سی بولی۔۔

تم نے شاہ دل کو فون کیا ہے؟۔۔ پریشانی سے وہ اٹھ کر جلدی سے باہر گاڑی کی طرف بھاگی تھی فرح بھی اسکی تقلید میں اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔ بل ٹیبل پہ رکھ کر وہ اسکے پیچھے گئی تھی کیونکہ اتنی ٹینشن میں اسکا ڈرائیو کرنا سیو نہیں تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جی بی بی جی کیا تھا پر وہ فون نہیں اٹھا رہے۔۔ اسکی بات پہ وہ مزید پریشان ہو گئی تھی اور شاہ دل پہ غصہ بھی آیا تھا۔۔

ٹھیک ہے میں ایمبولینس کو فون کرتی ہوں وہ آئے گی۔۔ تو تم ان کو لے کر ہاسپٹل پہنچ جانا میں بس پہنچ رہی ہوں پیچھے ہی۔۔ وہ گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔۔ اسے ہدایات دے کر اس نے کال کٹ دی اور ایمبولینس کو فون کیا۔۔ جبکہ فرح اب گاڑی پارکنگ سے نکال کر روڈ پہ لے آئی تھی۔۔ اس بات سے انجان کہ ان کی گاڑی پیچھے بھی ایک گاڑی اب مسلسل ان کے تعاقب میں تھی۔۔

لیکن فرح اس بات پہ دھیان نہیں دے پائی تھی کیونکہ وہ خود ایسا کو ساتھ تسلی دے رہی تھی۔۔ جس کی آنکھوں میں آنسو اور ہونٹوں پہ دعائیں تھی۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> @@@@

سر آپکا مہمان آگیا ہے۔۔ انکا شک ٹھیک ثابت ہوا تھا شوکت صاحب انکو دھوکا دے رہے تھے اسی وجہ سے فائر اسے آج مہمان بنا کر تاشا کے سامنے لے آیا تھا۔۔ وہ جوڈرل مشین سے دیوار میں سوراخ کر رہا تھا۔۔ رک کر اس نے مڑ کر اسے دیکھا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

خوشخبری

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول / ناولٹ / افسانہ / کالم / آرٹیکل / شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Email Address

bestreadingmaterial@gmail.com

Classicnovels04@gmail.com

Facebook Group: Classic Urdu Material

Facebook Page: [https://www.facebook.com/](https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/)

[ClassicUrduMaterial/](https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/)

ان شاء اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتہ کے اندر اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لیے اوپر دیے گئے ای میل ایڈریس پر رابطہ کریں۔ شکریہ

نوٹ

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد بحہ مصنف / مصنف کے نام سے محفوظ ہیں۔ بغیر اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز یا مواد سے متعلق مسودہ ویب سائٹ یا مصنف / مصنف کی اجازت کے بغیر نقل نہیں کر سکتا۔ نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد / بلاگ / ویب سائٹ کو درپیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہوگا۔

انتظامیہ کلاسیک اردو میٹیریل

CLASSIC URDU MATERIAL

ارے ارے یہ کیا۔۔ مہمان کو ایسے لایا جاتا ہے۔۔ تم بھی حد کرتے ہو فائز۔۔ بالکل سب میوز بھولے جا رہے ہو۔۔ لہجے میں تنبیہ کرتا وہ فائز کے قریب آیا تھا جس نے شوکت کو پیچھے کالر سے پکڑا ہوا تھا۔۔ اسے آنکھ کا اشارہ کر کے باہر جانے کو کہا پھر اسے چھڑا کر اسکے گلے میں بازو ڈال کر اسے اندر لایا تھا۔۔

معاف کیجئے گا شوکت صاحب بچہ ہے ابھی۔۔ آداب مہمانی نہیں جانتا۔۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ ٹھنڈا لے گئے یا گرم۔۔ اسے پیار سے ٹیبل کے قریب چیئر پہ بٹھاتا وہ خود بھی اس کے سامنے ٹیبل کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
ایسا کرو گرم منگوا لو۔۔ ٹھنڈا پینے کا موڈ نہیں۔۔ اب بیچارا شوکت کیا جانتا تھا تا شا کو۔۔
اسکی تو ڈیل ہی پہلی تھی۔۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
جو حکم۔۔ اس نے اپنے بازو کے کف لنکس کھول کر شرٹ کو کہنیوں تک فولڈ کیا۔۔ اور پھر جب بولا تو آواز میں ہلکی درشتگی تھی۔۔

لیجئے گراماٹ پھر۔۔ اسکے بولنے ہی ایک ہاتھ سے اس نے پاس پڑی ڈل مشین اٹھائی اور دوسرے ہاتھ سے اسکا ہاتھ ٹیبل پہ رکھ کر ہتھیلی پہ ڈل مشین چلا دی تھی۔۔ شوکت جو

CLASSIC URDU MATERIAL

اس ساری کاروائی کونا سمجھی سے دیکھ رہا تھا اس اچانک کاروائی سے گھبرا گیا۔۔ بھلا اسکی توقع کب تھی اسے۔۔

چھوڑو میرا ہاتھ۔۔ وہ چلایا لیکن اسکا ہاتھ مضبوطی سے تاشا کے ہاتھ میں تھا۔۔

یہ ہے تاشا سے غداری کی سزا۔۔ اسکے ہاتھ پہ زور دے کر وہ غرایا تھا۔۔

جبکہ شوکت کی دلخراش چیخیں کمرے میں گونج رہی تھیں۔۔ لیکن افسوس! انہیں وہاں سننے والا کوئی نہ تھا۔۔

کیونکہ یہ تو تب تک گونجتی رہنی تھیں جب تک اس کا پورا ہاتھ سوراخوں سے نہ بھر جاتا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com @@@

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ ہاسپٹل میں کوریڈور کے پنج پہ بیٹھی مسلسل دعائیں مانگ رہی تھی۔۔ بی جان کی حالت

ابھی تک تشویش ناک تھی۔۔ ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ بلڈ پریشر ہائی ہونے کی وجہ سے یہ سب

کچھ ہوا ہے اور ابھی کچھ کہا نہیں جا سکتا۔۔ کیونکہ انکا سانس مسلسل اکھڑ رہا تھا انہیں

آرٹیفیشل آکسیجن لگا کر رکھا گیا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ روتی ہوئی مسلسل دعائیں مانگ رہی تھی۔۔ جب فرح اسکے قریب آئی۔۔

ایہا اتنا مت رو گریا کچھ کھا لو۔۔ ایسے رو رو کر تو تم اپنی حاکت خراب کر لو گی۔۔ وہ ایہا کے لیے فکر مند تھی جس کی آنکھیں پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے آنسو بہا رہی تھیں۔۔

ان آنسوؤں پہ اختیار فی الوقت میرے پاس نہیں ہے۔۔ تم بتاؤ شاہو سے بات ہوئی۔۔

اس نے روتے ہوئے شالہ دل کے بارے میں پوچھا جس کا نمبر مسلسل بڑی جا رہا تھا۔۔

نہیں۔۔ ایہا کے پوچھنے پہ اس نے مایوسی سے سر ہلایا۔۔ وہ خود بھی کافی دیر سے ٹرائی کر رہی تھی لیکن پہلے بڑی پھر بند مل رہا تھا۔۔

ہمم۔۔ مجھے اکیلا چھوڑ گیا وہ اس وقت میں۔۔ آنسوؤں میں شدت آگئی تھی۔۔ ماں باپ تو بہت چھوٹی تھی جب گزر گئے۔۔ بی جان نے ہی اسے ماں باپ دونوں بن کر پالا۔۔ اس سب کے علاوہ ایک شاہ دل کا رشتہ تو تھا اس کے پاس وہ بھی اس مشکل وقت میں میسر نہیں تھا۔۔ اس وقت تو اسے اسکے پاس ہونا چاہیے تھا آخر کہاں چلا گیا تھا وہ اپنی ایہا کو اکیلا چھوڑ کر۔۔ آنسوؤں متواتر سے بہہ کر اسکا چہرہ بھگور ہے تھے۔۔ فرح اسکی حالت سمجھ سکتی تھی اس نے اسکا سراپے کندھے پہ رکھ لیا۔۔ پاس بیٹھی ملازمہ بھی ایہا کی حالت دیکھ کر پریشان ہو رہی تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ایہا تم اللہ سے مدد کیوں نہیں مانگتی ہو۔۔ تم اللہ سے دعا کرو یہ تو دنیاوی رشتے ہیں۔۔ سب نے ایک دن جانا ہے۔۔ کوئی ساتھ ہوتا ہے کوئی نہیں۔۔ تم اپنا غم اسے سناؤ۔۔ چلو اٹھو۔۔ مغرب کی آذان ہو رہی ہے جا کر وضو کر کے نماز پڑھو۔۔ اللہ سے مدد مانگو۔۔

فرح اسے پیار سے سمجھا رہی تھی اسکی حالت دیکھ کر اسے یہی لگا تھا کہ اسے اس وقت کسی اپنے سہارے کی ضرورت تھی اور اللہ سے بہتر کس کا سہارا ہو سکتا ہے۔۔ شاید اسی طرح اسکو صبر آ جائے۔۔ وہ اسکو پیار سے اپنے ساتھ لیے وزینٹنگ روم میں بٹے واشروم کی طرف چل دی تھی۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> @@@

انسپیکٹر جواد آپ اپنی ٹیم کو کے کریک سائڈ سے کور کرے۔۔ تاکہ وہاں سے کوئی بھاگنے کی کوشش کرے تو اسی فوری گرفتار کر لیا جائے۔۔ میں فرنٹ سے اپنی ٹیم کو لے کر اٹیک کروں گا۔۔

وہ انسپیکٹر جواد کو ہدایت دے کر اس کھنڈر نما بٹے گھر کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔ انہیں پکی خبر ملی تھی کہ یہاں پہ لڑکیوں کو رکھا گیا ہے۔۔ جنہیں آج رات الیگل طریقے سے دوہی بھیجا جانا تھا۔۔ خبر آج صبح ہی ملی تھی اس لیے شاہ دل نے فوراً ریڈ مار نے کا پروگرام بنایا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اب وہ ٹیکنگ کو فالو کرتا آگے بڑھ رہا تھا۔۔ ہاتھ میں واک ٹاک لیو وہ مسلسل انسپیکٹر جواد کو اپنی پوزیشن سنبھالنے کی ہدایت دے رہا تھا۔۔ ڈی ایس پی احمد بھی ان کے ساتھ تھا۔۔

فائق صاحب آگے خود جانا مناسب نہیں ہے۔۔ جان کا خطرہ ہو سکتا ہے آپ دروازے پہ بامب پھینکیں۔۔ باہر کے دو گارڈز کو بے ہوش کرنے کے بود جو نہی حوالدار فائق آگے جانے لگا۔۔ شاہ دل نے فوراً اسے پیچھے سے تنبیہ کی۔۔

یس سر۔۔ اسکی عقلمندی کا قائل ہوتا فائق نے مقررہ حد قائم رکھ کر پن کھول کر بامب

<https://www.classicurdumaterial.com/> پھینکا۔۔

ایک دھماکا سا ہوا تھا۔۔ اور دروازے کے پاس کھڑے دو گارڈز موقع پہ ہی جان بحق ہو

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> گئے تھے۔۔

دھماکے کی آواز سن کر اندر بیٹھے افراد میں ایک کھلبلی سی مچی تھی۔۔ اور اس کے بعد گھر کے اندر سے دھڑا دھڑ فائرنگ شروع کر دی گئی تھی۔۔ شاہ دل اور اسکی ٹیم پہلے سے ہی تیار تھے۔۔ اس لیے انہوں نے فوراً اپنی سیٹ سنبھالی تھی۔۔ اور جوابی کارروائی کی تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

پلان کے مطابق شاہ دل کو انہیں اپنے دھیان میں لگا کر رکھنا تھا۔۔ تاکہ انسپیکٹر جواد اور ڈی ایس پی احمد پیچھے سے ان کو گھیرے میں لے سکیں۔۔

شکورے تو ایک بندہ ساتھ لے کر تہ خانے کے باہر پہرہ دے۔۔ ہم انہیں سنبھالے ہیں۔۔ فائرنگ کے دوران دروازے کی اوٹ میں ہو کر ان میں سے ایک باشندے نے اپنے چند آدمیوں کو تہ خانے کے باہر پہرہ دیئے کی ہدایت دی کیونکہ وہاں ہی لڑکیاں رکھی گئیں تھیں۔۔

او کے باس۔۔ شکور اسکی بات سن کر فوراً اپنے چند بااعتماد بندے لے کر تہ خانے کی طرف بڑھا تھا۔۔

احمد ناؤ۔۔ واکي ٹاکی پہ اس نے ڈی ایس پی کو حملہ کرنے کا اشارہ دیا۔۔ کیونکہ یہی

ٹھیک وقت تھا جب انہیں قابو کیا جاسکتا تھا۔۔ ساتھ ساتھ وہ مسلسل فائرنگ کا تبادلہ

بھی ہو رہا تھا۔۔ انکی ٹیم کے دو بندے زخمی ہو گئے تھے۔۔ اور انہوں نے مخالف پارٹی کے کتنے ہی بندے مار دیے تھے۔۔

ڈی ایس پی احمد اور انسپیکٹر جواد اپنی ٹیم کو ساتھ لے کر پیچھے والے حصے سے حملہ آور ہوئے تھے۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جواد دیکھ کر۔۔ جو نہی وہ اندر داخل ہوئے تھے شکورے انہیں دیکھتے ہی فائر کھول دیا تھا۔۔
وہ وہی پہ تہہ خانے کی رکھوالی پہ معمور تھا۔۔ احمد کے کہنے پہ جواد فوراً نیچے کی طرف جھکا
تھا اور نتیجتاً نشانہ چوک گیا تھا۔۔

نیچے جھکتے ہی جواد نے نشانہ باندھ کر شکورے کی گٹھنے پہ فائر کیا اور وہ نیچے جھکتا چلا گیا۔۔
موقع دیکھتے ہی پیچھے سے احمد نے ان کے بندوں سے فائر کرنے سے پہلے ہی دھڑا دھڑا فائر
کر دیے۔۔ ایک کے گولی کندھے کو چھو کر گزری جبکہ دوسرا فوراً ہی جاں بحق ہو گیا۔۔

بیک ایریا کلیر سر۔۔ واکو ٹاکی پہ وہ شاہ دل کو انفارم کرتا وہ دونوں کو باندھ چکا تھا۔۔ کیونکہ
یہ ہی ان کو اے سٹار گینگ تک پہنچا سکتے تھے اس لیے ان کو زندہ رکھنا ضروری تھا۔۔

اوکے۔۔ ناٹو ٹیک دا گریڈ آؤٹ فرام دیر۔۔ آٹم کمنگ۔۔ شاہ دل نے فوراً ہی جواب دیا
فائرنگ ابھی بھی جاری تھی۔۔ وہ چاہتا تو بمب پھینک سکتا تھا لیکن سب سے پہلے پچھلا
حصہ کلیر ہونا ضروری تھا۔۔

@@@

بچ پہ سر ٹیک سے لگائے وہ آنکھیں موندے بیٹھی تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

بی جان کی طبیعت ابھی تک نہیں سنبھلی تھی۔۔ ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ انکا بی پی نارمل نہیں ہو رہا جو ان کے لیے جان لیوا ہے۔۔ 2 گھنٹے سے وہ ہاسپٹل میں تھے شاہ دل کا ابھی تک کچھ اتلا پتا نہ تھا۔۔ بس ملازمہ اور فرح ہی اس کے ساتھ ہاسپٹل میں تھے۔۔ وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب آئی سی یو کا دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی۔۔ وہ اور فرح فوراً سے اٹھ کر ڈاکٹر کے قریب آئی۔۔

ڈاکٹر صاحب۔۔ میری بی جان کیسی ہیں۔۔ انداز میں واضح بے چینی تھی۔۔ ڈاکٹر ریاض نے ایک نظر اس کی لال آنکھوں اور اجڑے حلیے پہ ڈالی۔۔ پھر گہرا سانس لے کر ضبط سے

بولے۔۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>

سوری ہم انہیں نہیں بچا سکے۔۔ بی پی زیادہ ہونے کی وجہ سے انکی دماغ کی نس پھٹ

گئی تھی۔۔ ہم نے بہت کوشش کی بٹ شی از نو مور۔۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

الفاظ تھے یا قیامت۔۔ جو اسے اندر سے ہلا گئے تھے۔۔ دماغ مائوف ہو چکا تھا۔۔ اس سے پہلے کہ وہ گرتی فرح نے اسے تھام لیا تھا۔۔

@@@

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ آپریشن کی کامیابی کے بعد سرشار سا اپنی جیب کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔ آج اس کے حصے میں پھر جیت آئی تھی۔۔۔ جیب میں بیٹھ کر جو نہی اس نے ڈیش بورڈ سے موبائل اٹھایا۔۔۔ اوپر 51 مسڈ کالز کا نوٹیفیکیشن آ رہا تھا جن میں کئی گھر سے اور کئی ایہا کے نمبر سے کی گئی تھی۔۔۔

کسی انہونی کے احساس کے تحت اس نے فوراً کال بیک کی تھی۔۔۔ جو تیسری بیل پہ ہی اٹھالی گئی تھی۔۔۔

ہیلو ایہا۔۔۔ کہاں ہو تم۔۔۔ آواز میں بے چینی اور پریشانی کے لئے جملے تاثرات تھے۔۔۔

میڈ کئیر ہاسپٹل آ جاؤ۔۔۔ بڑی مشکل سے ضبط کر کے وہ فقط اتنا ہی بول پائی تھی اور پھر کال کاٹ دی۔۔۔

شاہ دل کی پریشانی میں اب حقیقتاً اضافہ ہو چکا تھا۔۔۔ وہ رش ڈرائیو کرتا جلدی سے ہاسپٹل پہنچا تھا۔۔۔ کسی انہونی کا احساس اسے مسلسل اندر سے کھائے جا رہا تھا لیکن وہ اپنے دل کو جھوٹی تسلی دے رہا تھا۔۔۔ صرف ایک جھوٹا دلاسہ۔۔۔

ہاسپٹل پہنچ کر اسے سامنے کاریڈور میں ہی ایہا نظر آ گئی تھی۔۔۔ دل کو جیسے یک طرفہ سکون ہوا تھا۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ فوراً اسکی طرف لپکا۔۔

ایہا تم ٹھیک ہونا۔۔ اسکے چہرے کو ہاتھ میں لیے جیسے وہ اسکے ہونے کا یقین کر رہا تھا۔۔
اسکی بات پہ ایہا نے فقط سر ہلانے پہ اکتفا کیا تھا۔۔

تم ادھر ہاسپٹل میں کیا کر رہی ہو۔۔ اور بی جان۔۔ بی جان کدھر ہیں۔۔
اسکی بات میں ایہا کا ضبط ٹوٹ گیا اور وہ اسکے سینے سے گے زار و قطار رونے لگی۔۔ اسکے
رونے سے وہ اور پریشان ہو گیا تھا۔۔

پلیز ایہا ایلے مت کرو۔۔ مجھے بتاؤ بی جان کہاں ہیں۔۔ ٹھہرو میں ڈاکٹر سے پوچھ کر آتا
ہوں۔۔ اس سے پہلے کہ وہ اسکو خود سے الگ کر کے ڈاکٹر کے پاس جاتا۔۔ فرح نے اسکے
کندھے پہ ہاتھ رکھ دیا۔۔

بی جان اب نہیں رہیں بھائی۔۔ بھگی آواز میں وہ اتنا ہی بول پائی تھی۔۔ شاہ دل کو لگا
جیسے اس نے کچھ غلط سنا ہوں بھلا ایسا کیسے ہو سکتا تھا وہ ابھی صبح ہی تو انہیں صحیح
سلامت گھر چھوڑ کر آیا تھا۔۔

یہ تم کیا کہہ رہی ہو فرح۔۔ اسے لگ رہا تھا جیسے اسکی آواز کسی گرمی کھائی سے آرہی ہو۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ سچ کہہ رہی ہے۔۔ بی جان ہمیں چھوڑ کر چلی گئیں ہیں۔۔ ابیہا پھر سے اسکے سینے سے لگی رونے لگی تھی۔۔ اور شاہ دل کو لگا تھا اسکا وجود بے جان سا ہو گیا ہے۔۔ اسکے کندھے ڈھے سے گئے ہوں۔۔ آنکھوں سے کئی آنسو ٹوٹ کر بہے تھے۔۔

@@@

کہاں جا رہی ہو۔۔ وہ کیری لے کر سیڑھیاں اتر رہی تھی جب شاہ دل نے اچنبھے سے اس سے پوچھا۔۔ بی جان کی ڈیٹھ کو ایک ماہ ہو چکا۔ تھا اور وہ دونوں ہی اب کافی حد تک سنبھل چکے تھے البتہ ابیہا اب شاہ دل سے تھوڑی تلخ ہو چکی تھی۔۔ وجہ اسکا اس مشکل وقت میں اسکے ساتھ نہ ہونا تھا۔۔

تم اتنے معصوم ہو یا بن رہی ہو۔۔ اس نے استہزائیہ انداز میں اس سے پوچھا۔۔

کیا مطلب۔۔ اور یہ تم کیسے مجھ سے بات کرتی ہو آج کل۔۔ مجھ سے تمہارا یہ لہجہ برداشت

ہوتا ابیہا۔۔ اسکا یہ لہجہ یہ بے رخی تکلیف دیتی تھی وہ اسے کئی بار بتا چکا تھا کہ وہ اس

وقت کس مشن پہ تھا۔۔ لیکن حیرت انگیز طور پہ اسکی ہر بات سمجھنے والی ابیہا اسکی یہ

بات سمجھنے سے انکاری تھی۔۔ اسے پھر بھی لگتا تھا کہ اسکی ضرورت اسے زیادہ تھی

جبکہ۔ مشن اسکے بغیر بھی ہو سکتا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

نا محرموں سے اسے لہجے میں بات کی جاتی ہے۔۔ اس لیے تمہارا میرا ایک گھر میں رہنا بھی ٹھیک نہیں ہے کیونکہ میں تم نا محرم ہیں۔۔ لہجے میں قطعیت تھی۔۔

اگر ایسی بات ہے تو آج ہی نکاح کر لیتے ہیں لیکن پلینز اس گھر سے مت جاؤ۔ میں کیسے رہوں گا تمہارے بغیر۔۔

اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ کسی طرح ابیہا کو روک لے۔۔

جیسے میں رہی تمہارے بغیر اس مشکل وقت میں۔۔ اور نکاح کے لیے فی الحال میں تیار نہیں۔۔ وہ شاہ دل کو کوئی بھی رعایت دیئے کے موڈ میں نہیں تھی۔۔ کہتے ہیں نا۔۔

جب بد گمانیوں کے بادل چھا جائیں تو رشتوں میں بھی تاریکی آ جاتی ہے۔۔ یہی حال اس وقت ابیہا کا تھا۔۔ اسے بس یہی بات رہ رہ کر تکلیف دیتی تھی کہ وہ اسکے ساتھ اس وقت

نہیں تھا۔۔

میں تمہیں کیسے سمجھاؤں ابیہا۔۔ ٹھیک ہے تم جانا چاہتی ہو تو جاو۔۔ لیکن رہو گی کہاں۔۔ یہ تو بتا دو۔۔

وہ جان چکا تھا کہ ابیہا کو کچھ اسپیس چاہیے اس لیے اسے اسکے حال پہ چھوڑ دیا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

فرح کے گھر۔۔ انکل آنٹی فارن ندا آپنی کے پاس جا رہے ہیں۔۔ وہ بھی اکیلی ہوگی اسلیے
میں اس کے پاس جا رہی ہوں۔۔ وہ اسے وضاحت دینا نہیں چاہتی تھی لیکن ضروری
تھا۔۔

ٹھیک ہے۔۔ جیسے تمہاری مرضی۔۔ آؤ میں تمہیں چھوڑ آؤں۔۔
اسکی ضرورت نہیں میں رائڈ کروا چکی ہوں اور خقد جا بھی سکتی ہوں۔۔ اپنی آفرزا پے پاس
رکھو۔۔ اللہ حافظ۔۔ وہ اسکی آفر کو نظر انداز کرتی باہر کی جانب چل دی۔۔
جبکہ پیچھے شاہ دل تاسف سے سر ہلا کر رہ گیا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
@@@

Support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ناظرین اور آپ دیکھ رہے ہیں یہ دوسرا بڑا دھماکہ ہے جو شہر میں کیا گیا ہے۔۔ پہلے
ریسٹورنٹ اور اب شوروم میں۔۔ اب تک جو خبر دی جا رہی ہے اسکے مطابق 4 لوگ ہلاک اور
7 لوگ زخمی ہو چکے ہیں۔۔ پولیس اپنی تفشیش کر رہی ہے۔۔ انکے مطابق دہشتگردی کو ختم
کرنے کے لیے ان سے خون پڑا وہ کریں گے۔۔ آپ کو ایک بار پھر بتاتے چلیں۔۔

ٹی وی پہ رپورٹر زور و شور سے اچھونے والے دھماکے کی خبر دے رہی تھی جبکہ ٹی وی
کے سامنے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے تاشا سکون سے اب اگلانچی عمل۔ سوچ رہا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

کچھ سوچ کر اس نے پاس پڑا انٹرکام اٹھایا۔۔

فائزر حمان خان سے میری میٹینگ سیٹ کرو۔۔ اسے اگلے حملے کا پلان بتانا ہے۔۔ وہ فائز حکم دیتا انٹرکام رکھ چکا تھا۔۔ چہرے پہ مسلسل شیطانی مسکراہٹ رقص کر رہی تھی۔۔ کیونکہ اس وقت اسکا چہرہ نقاب سے ڈھکا نہیں تھا۔۔

@@@

وہ یونی سے جانے کے لیے جو نہی گھر سے باہر آئی سامنے پھر سے کبے رکھے تھے۔۔

کیا ہوا۔۔ اس کو ایک دم دروازے پہ رکے فرح نے پوچھا پھر نظر سامنے بکوں پہ پڑی۔۔

اوہو لگتا ہے کہ کوئی پکارو میو ہے جو اپنی جولیٹ کا پیچھا نہیں چھوڑ رہا۔۔ فرح کے شرارتی انداز پہ اس نے ایک نظر گھور کر اسے دیکھا۔۔ پھر ایک گہرا سانس لیا آج مسلسل چوتھا دن

تھا اسے یہ پھول ملتے ہوئے۔۔ پہلے تو اس نے سمجھا کہ یہ کام شاہ دل کا ہے شاید وہ

اسے منانے کے لیے کر رہا ہو۔۔ اسے کال کر کے اچھی سنائی بھی۔۔ لیکن اس نے کہہ

دیا کہ یہ کام اسکا نہیں اور اتنا بے وہ بھی جانتی تھی کہ شاہ دل سے بے شک لاکھ ناراض

سی لیکن وہ جھوٹ نہیں بولتا جو بھی کام کرتا ہے ڈنکے کی نوک پہ کرتا ہے۔۔ اس لیے یہ

CLASSIC URDU MATERIAL

کنفرم تھا کہ یہ کام شاہ دل کا نہیں۔۔ گہرا سانس لے کر اس نے جھک کر پھول اٹھائے۔۔ معمول کے مطابق بیچ میں ایک کارڈ تھا۔۔ جس پہ روزانہ کسی نہ کسی زبان کا ایک جملہ تحریر ہوتا تھا۔۔ اج بھی اوپر ایک جملہ لکھا گیا تھا

Sanstoi jenesuisrien..

دکھنے میں اسے یہ اسپینش کیا فریج کا لگا تھا۔۔ پاس کھڑی ابیہا مسلسل مسکرا رہی تھی۔۔ کیا ہے؟ اس کے مسلسل مسکرانے پہ اب اسے کوفت ہو رہی تھی۔۔

یہ فریج جملہ ہے۔۔ جس کا مطلب ہے میں تمہارے بغیر کچھ نہیں۔۔ اسکے کوفت زدہ لہجے کا بھی اس پہ کوئی اثر نہیں پڑا۔۔ گوگل ٹرانسلیشن اسکے سامنے کرتی وہ ابھی بھی ہنس رہی تھی۔۔

یہی فضول کام ہے نابلس تمہارے پاس۔۔ چلو لیٹ ہو رہا ہے۔۔ پیلے پھول ڈسٹ بن میں پھینکیں پھر گاڑی کی طرف بڑھی۔۔

یار پھول رکھنے میں کیا قباحت ہے۔۔ ان بچاروں کو کیوں ڈسٹ بن کی نظر کر دیتی ہو۔۔ اس کے ساتھ پیسنجر سیٹ پہ بیٹھے فرح نے پوچھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

دیکھو فرح وہ جو کوئی بھی ہے میں پھول رکھ کر اسکی حوصلہ افزائی نہیں کرنا چاہتی۔۔ میں شاہ دل سے ناراض ضرور ہوں پر یہ بھی حقیقت ہے کہ میں اسکی منگیتہ ہوں۔۔ اور نہ بھی ہوتی تو مجھے یہ سب زیب نہیں دیتا۔۔ اب ہمارے درمیان اس بارے میں کوئی بات نہیں ہوگی۔۔

گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے اس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔۔ اسکے لہجے کی سنجیدگی کو دیکھتے ہوئے وہ بھی چپ کر گئی۔۔ آخر وہ کہہ بھی تو ٹھیک رہی تھی۔۔

@@@

السلام و علیکم سر۔۔ ناشتے ست فارغ ہو کر وہ اپنا والٹ اور فائل چیک کر رہا تھا جب انسپیکٹر جواد کی کال آئی۔۔

والسلام۔۔ خیریت کال کی؟۔۔ وہ ابھی جانے ہی والا تھا پولیس اسٹیشن۔۔ اور یہ بات

جواد کو پتہ تھی کہ وہ اپنے ڈیوٹی آؤرز سے پندرہ منٹ پہلے ہی موجود ہوتا تھا۔۔ اس لیے اس کا کال کرنا تھوڑا غیر معمولی تھا

سر وہ لڑکی شناخت کرنے پہ راضی ہے۔۔

کون لڑکی۔۔ اس کی بات پہ اس نے اچنبے سے پوچھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

سروہی جس نے اے سٹار گینگ کے سربراہ کو دیکھا ہے۔۔ انسپیکٹر جواد نے اسے یاد دہانی کروائی۔۔

اچھا وہ۔۔ اس سب معاملے میں وہ تو اسے یکسر بھول چکا تھا۔۔

ٹھیک ہے تم کسی پینٹر کو بلاؤ اسکیج کے لیے میں آ رہا ہوں۔۔

ہدایت دیتا وہ فون رکھ چکا تھا۔۔ کچھ سوچ کر اس نے آنکھیں موند لیں۔۔ آج کل وہ

اندرونی طور پہ کافی ڈسٹرب تھا وجہ ابیہا کی ناراضگی تھی۔۔ کچھ توقف کے بعد اس نے گہرا

سانس لیا۔۔ اسے اپنے اور ابیہا کے رشتے کو بچانے کے لیے تمھوڑا اسپیس دینا تھا۔۔ جو

ضروری بھی تھا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

@@@

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

سروہ جمال (اے سٹار گینگ کا باس) پیسے واپس مانگ رہا ہے۔۔ وہ کلپ بورڈ پہ کچھ

سٹک کر رہا تھا۔۔ شاید اگلا منصوبہ۔۔ جو بھی تھا شدید اندھیرے کے باعث فائز دیکھ نہیں

سکا تھا۔۔

کیسے پیسے۔۔ وہ مڑا

CLASSIC URDU MATERIAL

سر اسکا کہنا ہے کہ وہ الیگل باہر نہیں گیا تو اس حساب سے اسے اسکے پیسے واپس ملنے چاہیے۔۔ کیونکہ ڈیل پوری نہیں ہوئی۔۔ فائر کی بات پہ وہ ہنسا۔۔

یہ جمال لگتا ہے پاگل ہو گیا ہے یہ ڈیل پوری ہو نہ ہو پیسے واپس نہیں ملتے۔۔ اس بات کا اسے نہیں پتہ کیا؟ جو اس طرح کے بچوں جیسے مذاق کر رہا ہے۔۔

اس نے ٹیبل سے ٹیک لگاتے سیکریٹ کا کش لگایا۔۔ دروازے کی طرف پشت تھی سر اسے یہ بات ڈیل سے پہلے میں نے بتائی بھی تھی۔۔ لیکن اب وہ دھمکی دے رہا ہے۔۔ وہ منمنایا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
کیا؟؟ دھمکی؟؟ وہ بھی پاشا کو؟؟ ہا ہا ہا ہا۔۔ اچھا مذاق ہے۔۔ وہ ہنستے ہوئے بولا پھر
Support@classicurdumaterial.com
جب بولا تو آواز میں غصہ تھا۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
تم نے اسے اسکی اوقات یاد نہیں دلائی جب وہ دھمکی دے رہا تھا۔۔ ٹیبل زوردار مکا لگنے سے لرزا۔۔

سر میں اپ سے اجازت لینے ہی آیا ہوں۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

افسوس ہے تم پہ فائز۔۔ اتنی دیر ہو گئی ہے اور تمہیں ابھی بھی میری اجازت کی ضرورت ہے۔۔ تمہی تو کہنا چاہیے تھا سر میں اس سالے کو وہیں ٹھوک آیا ہوں۔۔ اور تم یہاں آکر ممننا رہے ہو کہ اس نے دھمکی دی ہے اجازت دے دے ختم کر دوں؟۔۔ کمرہ اسکی زوردار آواز سے گونج اٹھا۔۔

سر میں ابھی اسکا بندوبست کرتا ہوں۔۔

جاؤ اور جا کر کچل دو اسے۔۔ پاؤں کے نیچے سگریٹ رکھتا یوں جیسے جمال کو کچل رہا تھا۔۔

جی سر۔۔ فائز باہر کی طرف مڑا

رکو۔۔ اس سے پہلے کہ وہ باہر جاتا تا شانے اسکے نکلنے سے پہلے ہی اسے روک لیا۔۔

آج رات اسکا صفایا کرنے میں تمہارے ساتھ جاؤں گا۔۔ کسی خیال کے تحت اس نے فائز کو حکم دیا۔۔

اوکے سر۔۔ فائز تابعداری سے کہتا فوراً باہر کی طرف لپکا

@@@

سلام سر۔۔ اسکے پولیس اسٹیشن داخل ہوتے ہی جواد نے اسے سلیوٹ کیا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

والسلام۔۔ کہاں ہے وہ لڑکی۔۔ اسکے سلام کا جواب دیتا وہ فوراً مدعے پہ آیا

سر وہ اندر اسی کمرے میں ہے جہاں اسے رکھا گیا تھا۔۔

ٹھیک ہے۔۔ تم باہر ہی رکو۔۔ کمرے میں داخل ہونے سے پہلے وہ اسے ہدایت دے کر

اندر چلا آیا۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز پہ اس نے ذرا کی ذرا نظریں اٹھائی تھیں۔۔ سامنے اسی دن والے ایس

پی کو دیکھ کر نجانے کیوں اس کے رگ و پے میں سرایت سی دوڑنے لگی تھی۔۔

السلام و علیکم۔۔ اسے اپنی طرف یوں ٹٹکی دیکھتا پا کر اس نے ہی سلام میں پہل کی

تھی۔۔

جسکا جواب اس نے محض سر ہلا کر دیا

جواد بتا رہا تھا کہ آپ ریڈی ہیں یاری مدد کرنے کے لیے۔۔ کرسی پر بیٹھ کر اس نے بات

کا آغاز کیا۔۔

جی ٹھیک سنا ہے آپ نے۔۔ دل کی حالت چھپانے کو وہ ذرا تلخی سے بولی۔۔

تو میں پینٹر کو بلوائوں۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جی بلوالیں۔۔۔ سر جھکا کر وہ فقط اتنا ہی بولی۔۔۔ اس کے کہنے پہ جواد کو حکم دیئے باہر کی

جانب بڑھا لیکن پھر کچھ یاد آنے پہ رک گیا۔۔۔

ایک بات پوچھوں۔۔۔ دروازے کے ہینڈل پہ ہاتھ رکھتا وہ پھر مڑا۔۔۔

جی پوچھیں۔۔۔

آپکا نام کیا ہے۔۔۔

اس کے اس طرح پوچھنے پہ نور کو ناچاہتے ہوئے بھی ہنسی آ گئی۔۔۔

نور۔۔۔ ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ اس نے اسکی طرف دیکھ کر جواب دیا۔۔۔

نور۔۔۔ وہ زیر لب بڑبڑایا جیسے دماغ کو اس کے نام کو ذہن نشین کروایا ہو۔۔۔

پھر ایک نظر اسے دیکھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔

@@@

ہاں بھائی جمال۔۔۔ کیا مانگ رہا تھا تو۔۔۔ اور شاید دھمکی بھی دے رہا تھا کسی چیز کی۔۔۔

اس کے آدمیوں کو قتل کر کے اب وہ اس کے سامنے تھا۔۔۔ چہرے پہ کئی کئی نشان اسکی مار

پیٹ کا ثبوت تھے۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

میں کچھ نہیں مانگ رہا تھا۔۔ مجھے کچھ نہیں چاہیے۔۔ پلیز مجھے جانے دو۔۔ اتنا غرور والا انسان کبھی اسکے سامنے ہاتھ جوڑتا کبھی تاشا کے پاؤں پکڑتا۔۔ لیکن فی الحال اسے اپنی انا اور غرور کی نہیں بلکہ اپنی جان کی فکر تھی۔۔ اس کی وہ کچھ بھی کر گزرنے کو تیار تھا۔۔

اے یار۔۔ یہ پلٹا کھانے والے لوگ مجھے بالکل نہیں پسند۔۔ لوٹا پارٹی قسم کے۔۔ کیوں فائز تیرا کیا خیال ہے تجھے پسند ہے؟۔۔ اسے اپنے پاؤں سے پیچھے کرتا وہ فائز سے پوچھ رہا تھا

نہیں سر۔۔ مجھے بھی نہیں پسند۔۔ فائز مسکراتا ہوا بولا۔۔ اسے اپنے باس کا یہ سٹائل بہت پسند تھا۔۔

پھر کیا خیال ہے؟۔۔ رائونڈ ٹو شروع کریں۔۔ ہنستے ہوئے اس نے فائز سے پوچھا نظریں سامنے جماں پہ لگی تھی۔۔

آف کورس سر۔۔ فائز نے پاس پڑا ڈبہ اسے پکڑا یا اور پھر جمال کے ہاتھ پاؤں باندھ دیے۔۔ تاشا چلتا ہوا اس کے پاس آیا پھر ڈبے کا ڈھکن کھول کر اسکی شرٹ کے اندر الٹ دیا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

خمال کو اپنے جسم پہ کچھ چھبن اور کچھ رہنگتا ہوا محسوس ہوا۔۔

لیکن وہ کیا چیز ہے یہ وہ دیکھ نہیں پایا۔۔ دیکھا تو بے ب جب وہ چیز اسکے بازو سے نکلتی اسکے ہاتھ پہ آئی۔۔ اور وہ کچھ اور نہیں بلاشبہ تاشا کا فیورٹ کیڑا بچھو تھے۔۔ جو ایک نہیں چار پانچ تھے۔۔

مجھے پچاؤ پلہز ایسا نہ کرو۔۔ جمال چیخ رہا تھا۔۔ اسکے چیخنے پہ اس نے پاس پڑی سنگ اسکے کھلے منہ میں دے کر حلق تک گھسا دی۔۔

تمہارے چیخنے سے مجھے کوفت ہو رہی ہے اس لیے چلانا بند کرو۔۔ تمہیں پیسے چاہیے تھے نا تو تم پہ وہی تو لٹا رہا ہوں۔۔ تمہیں پتہ ہے یہ ایک بچھو چار لاکھ کا ہے۔۔ اور تمہارے بدن پہ کل آٹھ بچھو ہیں۔۔ کل ملا کر ہو گئے بتیس لاکھ۔۔ لو پیسے لو اور عیش کرو۔۔ اس کے منہ

میں سنگ اور اندر لگھساتے ہوئے وہ سختی سے بولا۔۔ اور جما کو لگ رہا تھا ابھی اسکی انکھیں ابل کر باہر آجائیں گی۔۔

اسے سخت تکلیف ہو رہی تھی جس کا اظہار وہ چلا کر بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔

@@@

سکیچ بن جانے پہ اس نے ایک نظر اسکیچ کو دیکھا پھر نور کو۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

آپ نے ویلے دیکھا کہاں تھا اسے۔۔ وہ اس سے تصویر کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔ انداز تفتیشی تھا۔۔

میں نے اسکا پیچھا کیا تھا۔۔ ان کے ٹرک کا جس میں وہ لڑکیوں کو لے کر جا رہے تھے۔۔ وہی پہ میں نے اسے دیکھا تھا۔۔ اسی وجہ سے تو انہوں نے میری بہن کو اٹھا لیا تھا۔۔ بات کرتے آخر میں اسکی آواز ہلکی نم ہو گئی تھی۔۔

ہم۔۔ آپ فکر نہ کریں۔۔ ہم اس سے ناصرف آپکی بہن کا بلکہ ان سب بہنوں کا بدلہ لیں گے جنکی اس نے زندگی ج

خراب کی ہے۔۔ وہ پر عزم سا باہر کی طرف بڑھا۔۔ جہاں جواد کو اسے یہ تصویر دیکھا کر اس شخص کی انفارمیشن نکلوانی تھی۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
@@@

فائز تمہیں پتہ ہے نا تمہیں کیا کرنا ہے۔۔ خمال کا کھیل تمام کر کے وہ فائز کی طرف مڑا۔۔

یس سر۔۔ سوئی گیس میں آم کر چکا ہوں۔۔ بس باہر نکلنے سے پہلے لائٹر پھینک دوں گا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

فائز اگلا لائحہ عمل بتاتے ہوئے بولا۔۔ یوں جیسے اسے رٹا ہو۔۔

ٹھیک ہے پھر آ جاؤ۔۔ چہرے سے پہ نقاب تو پہلے ہی تھا سر پہ ہوڈ پہنتے ہوئے وہ باہر آیا۔۔ ابھی وہ کار میں آ کر بیٹھا ہی تھا۔۔ کہ پیچھے عمارت سے آگ کے شعلے اٹھے۔۔ بلاشبہ فائز اپنا کام کر چکا تھا۔۔

گڈ فائز۔۔ زیر لب بڑبڑاتا وہ فائز کے بیٹھنے پہ گاڑی بھگا کر لے گیا۔۔

@@@

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ نیند میں تھا جب اسکا موبائل زور و شور سے بجا۔۔ گہری نیند میں اس نے بند آنکھوں سے ہی سائڈ ٹیبل سے موبائل ٹولا اور اندازے سے یس کا بٹن دبا کر کان کو لگایا۔۔

ہیلو۔۔ ایس پی شاہ دل اسپیکنگ۔۔ آواز میں نیند کی خماری تھی۔۔

سرافٹس این ایر جنسی ہیئر۔۔ جواد کی بات سن کر شاہ دل کی بند آنکھیں پٹ سے کھلی تھیں۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

واٹ کا بیڈ آف۔۔ اس نے اچھنبے سے پوچھا پھر گھڑی پہ ٹائم دیکھا جو رات کے دو بج رہی تھی۔۔

سر ہیڈ آف اے سٹار گینگ مرڈر ڈبائے سم ون۔۔ اس کے حواسوں میں جو ہلکی خماری تھی وہ اب جواد کی بات سے مفقود ہو چکی تھی۔۔

ہائو ڈو یو نو۔۔ ویئر آریو۔۔ وہ بیڈ سے ایک ہی جست میں اتر کر واشروم کی طرف لپکا۔۔
سر میں لوکیشن سینڈ کر رہا ہوں آپکو۔۔ چیک دس آؤٹ۔۔

اوکے۔۔ اسکے اوکے کہتے ہی اس نے فون بند کیا اور وہ واشروم میں غائب ہو گیا۔۔
فریش ہو کر جو نہی باہر آیا جواد لوکیشن سینڈ کر چکا تھا۔۔ بال سیٹ کرتے ہوئے اس نے گھڑی کی طرف دیکھا جس پہ اب دو بج کر چھ منٹ ہو چکے تھے۔۔ یونیفارم پہننے کا اس کے پاس ٹائم نہیں تھا۔۔ جو خبر ملی تھی اس پہ تو اسکا دل کر رہا تھا بھاگ کر اس جگہ پہ چلا جائے۔۔ سویلین ڈریس میں ہی والٹ اور موبائل جیب میں رکھ کر وہ باہر کی طرف بھاگا۔۔

@@@

وہ گرمی نیند میں تھی جب اسے اپنے کمرے میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔۔ اسے لگ رہا تھا جیسے وہ وجود اسکے پاس آرہا ہے۔۔ لیکن اسے اپنا خواب سمجھ کر وہ یونہی سوئی

CLASSIC URDU MATERIAL

رہی۔۔ اب اسے لگ رہا تھا کوئی اسکے بیڈ پہ بیٹھا ہے۔۔ پھر اچھے چہرے پہ کسی کی گرم سانسوں کا شک ہوا۔۔ آنکھیں میچتے اس نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تھی۔۔ پھر تھوڑی سی آنکھ کھول کر اطراف میں دیکھا۔۔ لیکن وہاں کوئی نہ تھا یا شاید گہرے اندھیرے کے باعث اسے کچھ سمجھ نہیں آیا۔۔

اپنا وہم سمجھ کر وہ کروٹ لے کر پھر سو گئی۔۔ لیکن پھر اسے اچھے ماتھے پہ کسی کے گرم لبوں کا احساس پوا تھا۔۔ اسکی آنکھیں اب کھل نہیں رہیں تھیں یوں جیسے ان پہ کوئی بھاری بوجھ آن پڑا ہوا۔۔ دماغ ہلکا تو اس میں اور ہلکا بے ہوشی میں تھا۔۔ یوں جیسے وہ جاگی ہوئی تھی لیکن جسم حرکت سے انکاری تھا۔۔

ماتھے پہ لبوں کا احساس ختم ہو چکا تھا۔۔ اب اسے یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی اسکی گردن پہ

جھک کر بہت آہستہ سے اچھے ہونٹ رکھ رہا ہو۔۔ اسکے ہونٹ رکھتے ہی ابیہا تڑپ اٹھی

تھی۔۔ ساری قوت سے اس نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تھی۔۔ لیکن اسکی آنکھیں

لگتا تھا آج کھلنے پہ مکمل طور پہ انکاری ہیں۔۔ پھر رفتہ رفتہ سب احساس ختم ہوتے گئے

۔۔ دماغ جیسے پر سکون ہو گیا۔۔ بوجھ جیسے اتر گیا ہو۔۔ وہ سکون سے نیند کی وادی میں اتر

گئی۔۔

@@@

لوکیشن پہ پہنچ کر وہ سیدھا جواد کے پاس آیا۔۔ جہاں چند فاصلے پہ عمارت سے شعلے نکل رہے تھے جسے فائر بریگیڈ ٹیم بجھانی کی کوشش کر رہی تھی۔۔ پاس ہی کچھ پولیس والے لاشوں کو ایمبولنس میں ڈال رہے تھے۔۔

السلام و علیکم سر۔۔ شاہ دل کو دیکھتے ہی جواد نے فٹ سے سلیوٹ کیا۔۔
والسلام۔۔ یہ کیسے ہوا۔۔ اسکے سلام کا جواب دے کر وہ عمارت سے نکلتے شعلوں کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔۔

سر ابھی کچھ پتہ نہیں۔۔ ہمیں اطلاع یہاں پہ قریب رہنے والے لوگوں نے دی ہے۔۔
ان کا کہنا ہے کہ انہیں آگ کی سمیل آئی تھی جسے دیکھنے پہ پتہ چلا کہ اس عمارت میں آگ لگی ہوئی ہے۔۔ اور پھر انہوں نے ہمیں اور فائر بریگیڈ والوں کو کال کی۔۔ جواد نے تفصیل سے ساری بات بتائی

تمہیں کہسے پتہ کہ اندر اے سٹار گینگ کا سربراہ تھا۔۔ وہ اب اس سے تفتیشی انداز میں پوچھ رہا تھا۔۔ نظریں سامنے عمارت پہ تھیں جس سے نکلتی آگ اب تقریباً قابو میں آچکی تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

سر اس رنگ سے۔۔ جو اد نے ایک پیکٹ آگے لہرایا۔۔ جس میں رنگ تھی۔۔ رنگ چونکہ سلور کی تھی اس لیے اسے زیادہ نقصان نہیں ہوا تھا۔۔

صاف لکھا ہوا تھا۔۔ اس رنگ کو شاہ دل کیسے نہ پہچانتا۔۔ اسے وہ پہلے بھی *A رنگ پہ دیکھ چکا تھا۔۔

ہم ٹھیک ہے۔۔ تم پوسٹ ماٹم کے لیے لاشیں بھیجو۔۔ اور آگ بجھنے پہ دیکھو اندر کوئی ثبوت ملتا ہے یا نہیں۔۔ لے تو مجھے اطلاع کرو۔۔ اور ہاں۔۔ وہ جاتے جاتے پلٹا

جن علاقہ نشینوں نے اس کا بتایا تھا ان کا بیان ریکارڈ کروا لینا۔۔ اسے آخری ہدایت دیتا وہ گاڑی کہ طرف بڑھا۔۔ ذہن مسلسل سوچوں میں گھرا تھا۔۔ بے شک جتنا بڑا دشمن اس کو اتنے زیادہ مارنے والے۔۔ لیکن اسے یہ شخص زندہ چاہیے تھا۔۔ اور اب اسکے قاتلوں کا

ملنا بھی مشکل تھا کیونکہ ممکن تھا کہ آگ کی وجہ سے سارے ثبوت مٹ چکے ہوں۔۔

گاڑی میں بیٹھ کر اپنی سوچوں سے چھٹکارا پانے کے لیے اس نے ایک گہرا سانس لیا۔۔ اور پھر گاڑی اسٹارٹ کی۔۔ اسے آج ریسٹ چاہیے تھا کیونکہ بلاشبہ کل کا سورج ایک تمھکا دیئے والادن لانے والا تھا۔۔

@@@

CLASSIC URDU MATERIAL

صبح جو نہی اسکی آنکھ کھلی۔۔ اسکی نظر سیدھی کھڑکی پہ پڑی جس پر سے پردہ ہٹا ہوا تھا اور کھلی بھی تھی۔۔ لیکن اسے کچھ یاد نہ تھا کہ وہ رات بند کر کے سوئی تھی یا نہیں۔۔ کچھ سوچتے ہوئے وہ بیڈ سے اٹھی تھی لیکن سر میں ابھرتی ٹیسوں نے اسے دوبارہ بیٹھنے پہ مجبور کر دیا تھا۔۔ اسے لگ رہا تھا جیسے اسکا سر پھٹ رہا ہے۔۔ ماتھے کو ہاتھ لگایا بخار تو نہیں تھا پھر بھی کیفیت بخار جیسی ہی تھی۔۔ سر کو پکڑے وہ کچھ دیر یونہی بیٹھی رہی۔۔ اچانک اسکی نظر سائڈ ٹیبل پہ رکھے پھولوں پہ پڑی ساتھ ہی ایک کاغذ رکھا تھا۔۔

ابہا نے پہلے پھولوں کو اکٹ پلٹ کر دیکھا۔۔ پھر کاغذ اٹھا کر اسے کھولا۔۔ اندر کچھ تحریر تھا۔۔ آنکھیں مسل کر اس نے پڑھنا شروع کیا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
سلام ابہا ڈیئر۔۔

یہ خط یقیناً جب تم پڑھو گی تب میں نہیں ہوں گا۔۔ میں چاہتا تو تمہارے سامنے بھی اپنے جزبات کا اظہار کر سکتا تھا۔۔ لیکن تم شاید سنتی ہی نابات۔۔ خیر مختصر یہ کہ تمہارے تاثرات جاننا میری قسمت میں نہیں فی الحال۔۔ خط لکھنے کا مجھے خاص تجربہ نہیں ہے اس لیے غلطیاں ہو جائے تو معاف کرنا۔۔ اسکی یہ لائن پڑھ کر نا چاہتے ہوئے بھی ابہا کو ہنسی آ گئی۔۔ پھر پڑھنا شروع کیا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

تو میں یہ کہہ رہا تھا بلکہ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں۔۔۔ یہ بات کہنے کا حق نہیں رکھتا ابھی۔۔۔ میں چاہتا تو تمہیں محرم بنا کر کہتا لیکن میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ کم از کم تم میرے جذبات سے واقف ہو۔۔۔ لیکن وعدہ ہے محرم بنا کر ضرور بولوں گا یہی باتیں۔۔۔ تب تک میرے پھولوں کو سنبھال کر رکھو۔۔۔ اور یہ اسپیشل ہیں انہیں ہمیشہ کی طرح ڈسٹ بن کی نظر مت کرنا۔۔۔ ورنہ مجبوراً مجھے زبردستی کرنی پڑے گی جو تم نہیں سہہ سکتی۔۔۔

فقط تمہارا محرم۔۔۔

آخری لائن پڑھ کر ابیہا کے ایکدم ہاتھ لرزے تھے۔۔۔ اسے لگ رہا تھا جیسے رات سب اس نے خواب دیکھا ہو لیکن وہ خواب نہیں تھا وہ سچ میں آیا تھا میرے کمرے میں۔۔۔ اسنے پہلے

اپنے ماتھے پہ ہاتھ رکھا جہاں وہ رات اپنے لبوں کا لمس چھوڑا تھا۔۔۔ پھر گردن پہ۔۔۔ ایک کپکپی سی اسکے پورے جسم پہ طاری ہو گئی تھی۔۔۔ پھول اور خط وہی چھوڑے وہ ہانپتی ہوئی واشروم کی طرف بھاگی۔۔۔

واشروم میں اپنے ماتھے اور گردن کو اچھے سے صاف کیا یوں جیسے اس لمس کو مٹا دینا چاہتی ہو۔۔۔ لیکن اسے پھر بھی وہ لمس محسوس رہا تھا۔۔۔ رگڑ رگڑ کر بھی وہ صاف نہیں ہو رہا

CLASSIC URDU MATERIAL

تھا۔۔ تھک کر وہ وہی فرش پہ بیٹھ گئی۔۔ گٹنوں پہ سر رکھ کر وہ مسلسل اس سب کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔

یہ سب کیا ہو رہا تھا اسکے ساتھ۔۔ کب شروع ہوا۔۔ سارے منظر اسکی نظروں کے سامنے گھوم رہے تھے۔۔ آخر کون تھا وہ شخص جو اسے اپنا محرم کہہ رہا تھا۔۔ اسے ایسا کوئی واقعہ یاد نہیں آ رہا تھا جب اسکی کسی لڑکے سے ملاقات ہوئی ہو۔۔ پھر کون تھا وہ۔۔ سوچ سوچ کر بھی اسے ایسا کوئی کچھ یاد نہیں آ رہا تھا۔۔ آنسو گالوں کو بھگور رہے تھے۔۔ جو بھی ہو رہا تھا وہ ٹھیک نہیں تھا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> @@@

Support@classicurdumaterial.com
http://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ اپنے لیے کافی بنا کر نکلا تھا کہ دروازے پہ بیل ہوئی۔۔ ڈور کیمبرہ آن کیا تو سامنے ہی فائز کھڑا تھا۔۔ یہ حصہ گھر میں ہی تھا مگر اس نے اسپیشل اپنے لیے بنوایا تھا جہاں کوئی آ جا نہیں سکتا تھا سوائے اسکے۔۔ اسے کسی پہ اعتبار نہیں تھا۔۔ اس لیے وہ اپنا سونا کھانا سب الگ رکھتا تھا کھانا بھی خود بناتا تھا۔۔ گھر کا یہ حصہ ساؤنڈ پروف تھا اور صرف اسکے فنگر پرٹس سے کھلتا تھا۔۔

فائز کو دیکھ کر اس نے بٹن دبایا تا کہ اندر باہر آواز جاسکے۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

بولو فائز۔۔ کپ میں چمچ ہلاتا ہوا وہ بولا۔۔

سر وہ اہس پی بہت زور و شور سے تفتیش کر رہا ہے۔۔ فائز نئی اطلاع لیے اسکے سامنے تھا

تو؟ اس نے ابرو اچکایا۔۔ اس وقت اس کے چہرے پہ نقاب نہیں تھا کیونکہ وہ تو فائز کو

دیکھ سکتا تھا پر فائز اسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔

تو سر یہ کہ یہ معاملہ بڑھتا جا رہا ہے۔۔ فائز کے لہجے میں تشویش ابھری۔۔ اور بات سچ بھی

تھی اگر تفتیش برہتی تو کوئی نہ کوئی سراغ ہاتھ آ ہی جاتا۔۔

پیسوں کا کوئی سین ہے؟۔۔ اب وہ اسے رشوت کا مشورہ دے رہا تھا۔۔ کیونکہ اگر اس

طرح کوئی کیس اسکو دبانا ہوتا تھا تو وہ اپنا کوئی باشندہ بھیج کر پیسوں کی آفر کرتا تھا اور عموماً

پولیس والے مان بھی جاتے تھے۔۔

نوسر۔۔ وہ کہتا ہے میں ایماندار ہوں۔۔ اسکی بات پہ تا شا ہنسیا یوں جیسے فائز نے اسے جوک

سنایا ہو۔۔

ریٹ بڑھا رہا ہے سال اپنا اور کچھ نہیں۔۔ اس نے ہنستے ہوئے کافی کا سپ لگایا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اگر نہیں مانتا تو دھیان بانٹ دو اس کا۔۔ کروادو کہی اور حملہ وہ بھی اس قدر خطرناک کہ اس جمال کے کیس سے زیادہ پاور فل ہو۔۔ کپ کی ٹپ پہ انگلی پھیرتا وہ اسے ہدایت دے رہا تھا

جو حکم سر۔۔ فائز سمجھ چکا تھا کہ وہ یہی کہے گا لیکن پھر بھی اجازت لینا ضروری تھا۔۔ اب وہ بہتر جانتا تھا اسے کیا کرنا ہے۔۔

اسکے جاتے ہی اس نے بٹن دبا کر دوبارہ ساؤنڈ پروف سسٹم آن کیا۔۔ اور لیڈیپ کھول کر بیٹھ گیا۔۔ اس نے ایس پی کو جاننا اس کے لیے ضروری تھا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
@@@

کیا بات ہے ابیہا۔۔ وہ تب سے بے دلی سے پلیٹ میں چیچ ہلا رہی تھی جب فرح نے اسے ٹوکا۔۔ وہ کچھ دن سے اسکی بے چینی نوٹ کر رہی تھی۔۔ شکل سے بھی صاف واضح تھا کہ وہ کسی بات پہ پریشان ہے۔۔

آہاں۔۔ کچھ نہیں۔۔ فرح کے بلانے پہ وہ ایکدم چونکی۔۔ اور جب بولی تو آواز میں لڑکھڑاہٹ واضح تھی بات ہی ایسی تھی کہ وہ چاہ کر بھی نہیں چھپا پارہی تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جھوٹ مت بولو تمہارے چہرے پہ صاف لکھا ہے کہ کوئی بات ہے بہتر ہے خودی بتادو۔۔
ورنہ تمہیں میرا پتہ ہے نا۔۔

فاک اٹھا کر اس نے اسکے ہاتھ پہ ماری۔۔

آؤچ۔۔ یہ کیا ہے۔۔ ابیہا کو اس پہ غصہ آیا بھلا پوچھنے کا یہ کونسا طریقہ تھا

بھائی میں ایک پولیس والے کی سالی ہوں۔۔ اور تمہیں تو پتہ ہے پولیس والے ایسے ہی

تفتیش کرتے ہیں۔۔ اب تم بتاؤ گی نہیں تو میں ایسے ہی کروں گی۔۔ فرح کی عجب

منطق پہ اسکا دل کیا اسکا سر پھاڑ دے۔۔ لیکن کچھ سوچ کر چپ کر گئی۔۔ اسے بتانا

چاہئے کہ نہیں۔۔ بتا دیتی ہوں کوئی مشورہ ہی دے دے گی۔۔ اور ہو سکتا ہے وہ کام

بھی آجائے۔۔

کچھ سوچتے ہوئے اس نے گہرا سانس لیا اور پھر بات کا آغاز کیا۔۔

فرح وہ دراصل۔۔ آہستہ آہستہ وہ اسے اس رات کی ساری بات بتا رہی تھی۔۔ جس رات

اسے وہ سب چیزیں ملی اور کیسے وہ اسکے کمرے میں آیا۔۔ بات ختم کر کے جو نہی اس نے

فرح کی طرف دیکھا وہ بت بنی اسے دیکھ رہی تھی۔۔

کب ہوا تھا یہ سب۔۔ اسکا سکتا ٹوٹا

CLASSIC URDU MATERIAL

پرسوں رات۔۔

کیا؟ اس کے بتانے وہ ایک دم چیخی۔۔ یہ سب پروں رات ہوا ہے اور تم مجھے ابھی بتا رہی ہو۔۔
تمہیں مجھے تبھی سب بتانا چاہئے تھا۔۔ فرح کا بس نہیں چل رہا تھا یہی پلیٹ اٹھا کر اس کے
سر پہ دے مارے۔۔

آخر اسے کیا ضرورت تھی اتنی دیر پریشان رہنے کی ایک دفع مجھ سے کچھ شیئر تو کرتی۔۔
تو کیا کرتی میں۔۔ مجھے کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا۔۔ ابیاب تک پریشان تھی۔۔ آنسو نا
چاہتے ہوئے بھی انکھوں سے نکل آئے تھے۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
تم نے شاہ دل بھائی کو بتایا۔۔ فرح کے پوچھنے پہ اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔
Support@classicurdumaterial.com
کیوں؟ بے وقوف لڑکی۔۔ منگیت رہے وہ تمہارے۔۔ تمہیں یہ بات شیئر کرنی چاہیے تھی
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
ان سے۔۔ فرح کو اس پہ رہ رہ کر غصہ آ رہا تھا

کی تھی کال۔۔ کسی کیس کے سلسلے میں آگے ہی وہ بہت پریشان تھا میں اسے مزید
پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

دیکھو ایہا۔۔ تمہیں یہ بات شاہ دل کو بتانی چاہیے۔۔ یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے کہ اس طرح سے کوئی تمہارے کمرے میں آجائے۔۔ اسکے رونے پہ فرح اب تھوڑی نرم پڑی تھی رہنے دو۔۔ ویلے بھی اس کے بعد سے کوئی پھول نہیں آئے اسکی طرف سے مکمل خاموشی ہے ایویں بات کرنے کا فائدہ نہیں۔۔

لیکن ایہا۔۔ اس سے پہلے کہ فرح کچھ کہتی ایہا نے اسے بچ میں ہی ٹوک دیا۔۔ فرح پلینز تم بھی اس بات کو چھوڑ دو تو بہتر ہے۔۔ بلکہ ہم سب کے لیے یہی بہتر ہے۔۔

فرح نے اسکی طرف تاسف سے دیکھا تھا۔۔ اب وہ اسکے حتمی فیصلے پہ اسے کہتی بھی تو کیا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
@@@
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ناظرین آپ دیکھ رہے ہیں یہ تیسرا بڑا دھماکہ اب تک کا ہے۔۔ پہلے ریسٹورنٹ پھر شوروم اور اب ہاسٹل۔۔ دہشتگردی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔۔ اور پولیس سوائے دیکھنے کے کچھ نہیں کر رہی۔۔ ملک کی حالت نہایت تشویش ناک ہے۔۔ اس وقت جو ہلاک ہونے والے

CLASSIC URDU MATERIAL

لوگوں کی تعداد 35 بتائی جا رہی ہیں۔۔ جبکہ زخمی افراد کی تعداد 51 بتائی جا رہی ہے۔۔ یہ بڑھتی دہشتگردی ہم سب کی جانوں کے لیے خطرے کا باعث ہے۔۔ اور پولیس اور حکومت صرف خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہے ہیں۔۔

رپورٹر اور بھی بہت کچھ بول رہی تھی لیکن شاہ دل کا دماغ بالکل مفلوج ہو چکا تھا۔۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔ ملک کے حالات بد سے بدتر ہوتے جا رہے تھے۔۔ اور حملے بھی اس قدر اچانک ہوتے جا رہے تھے کہ کوئی سراغ ہاتھ نہیں آ رہا تھا۔۔ پہلے ریسٹورنٹ کا حملہ جہاں کم لوگ ہی ہلاک ہوئی تھے۔۔ اور زخمی بھی ایک دو ہی تھے۔۔

پھر شوروم وہاں اس سے زیادہ لوگوں کی ہلاکت۔۔ اور اب یہ ہو سٹل۔۔ یوں لگتا تھا جیسے سب کچھ ایک پلان کے مطابق آگے بڑھ رہا ہے۔۔

جمال کا قتل۔۔ اوہ شٹ اس سب میں تو وہ اسے اسکپ ہی کر گیا تھا۔۔ پتہ نہیں کیوں لیکن اسکا ذہن کہہ رہا تھا کہ ان سب کا ہی آپس میں کنکشن ہے لیکن کیسے یہ سمجھنے سے اسکا دماغ فی الحال قاصر تھا۔۔

آئی نو آئی ایم ٹو کلوز بٹ آئم مسنگ سم تھنگ۔۔ واٹ ازاٹ۔۔ وہ پر سوچ انداز میں خود سے سوال جواب کر رہا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جو کوئی بھی ہے اس کا جمال سے تعلق ضرور ہے۔۔ جمال کی کن لوگوں کے ساتھ ڈیلنگ تھی اب یہ بات جمال یا اسکا کوئی باشندہ ہی بتا سکتا تھا لیکن اب تو وہ سب قتل ہو چکے تھے۔۔

اوہ۔۔ اٹس میسڈ مائی مائیڈ۔۔ اس نے کرسی سے ٹیک لگا کر ایک گہرا سانس لے کر خود کو پرسکون کیا۔۔ پھر کچھ سوچ کر انٹرکام سے جواد کو بلایا۔۔

مے ائی کم ان سر۔۔ جواد فوراً بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوا۔۔

ہاں جواد آؤ بیٹھا۔۔ وہ سیدھا ہوا جواد اس کے حکم کی تعمیل کرتا کرسی پہ اس کے سامنے بیٹھ گیا۔۔

تمہیں کرنا یہ ہے کہ جمال سے ریلیٹیڈ جتنے بھی لوگوں نے کاروبار کیے ہیں۔۔ انکا پتہ کر کے انکی لسٹ مجھے دو۔۔۔ جمال مر گیا ہے پر اس کے پارٹنر تو زندہ ہے نا۔۔ ہمیں اب اسکی

لاش سے کو زندہ بنا کر کھیلنا ہے۔۔ وہ پرسوچ انداز میں بولا۔۔

کیا مطلب سر میں سمجھا نہیں۔۔ جواد کے لیے خاک کچھ نہ پڑا تھا۔۔

دیکھو جواد۔۔ اب وہ آگے کو جھک کر اسے اہستہ آہستہ اپنا پلان بتا رہا تھا۔۔ کیونکہ اسے

اپنے سرکل میں جواد سے قابل بھروسہ شخص کوئی نہیں لگا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ڈویو کاپی دیٹ۔۔ کرسی سے ٹیک لگا کر وہ بولا۔۔ نظریں سامنے بیٹھے جواد پہ تھی اور پھرے
پہ طمانیت۔۔

یس سر۔۔ جواد اپنے سر کی عقلمندی پہ مسکرایا۔۔ وہ واقعی ایس پی کے درجے پہ بیٹھنے کا
حق رکھتا تھا۔۔ اس سے اجازت لے کر اب وہ باہر آیا تھا۔۔ کیونکہ اسے بہت ضروری
کام کرنے تھے۔۔

@@@

فرح یاراٹھنا۔۔ آج چھٹی تھی اور کام والی ماسی سے کام کروا کر وہ دونوں لمبی تان کر سو
گئی تھی۔۔ گھر میں ان دونوں کے علاوہ تھا بھی کون۔۔

کیا ہے یار سونے دو۔۔ فرح دوبارہ سے سائڈ چلنج کر کے پھر سے سوتی بن گئی تھی۔۔

فرح پلیزاٹھونا۔۔ میرا آسکریم کھانے کا موڈ ہے۔۔ چلو کسی آئس بار چلتے ہیں۔۔ اس نے
دوبارہ سے اسے جگانے کی ناکام کوشش کی تھی کیونکہ یہ تو کنفرم تھا کہ ایک بار اگر فرح
میڈم سو جائے تو ادے دنیا کی کوئی طاقت نہیں جگا سکتی تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

یار سونے دو۔۔ کیا کرنا ہے آسکریم کھا کر۔۔ بلکہ تم بھی سو جاؤ۔۔ ابیہا نے اسے تاسف سے دیکھا جو اب منہ پہ سرہانہ رکھ کر سو چکی تھی۔۔ پھر اٹھ کر کمرے سے باہر آگئی۔۔ اب کچھ کرنے کو تو تھا نہیں۔۔

کچن میں جا کر شام کا کھانا تیار کر لیتی ہوں۔۔ کچھ سوچتی وہ کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔ کھانا پکا کر وہ باہر آئی ہی تھی کہ اسے پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز آئی۔۔

اس وقت کون ہو سکتا ہے۔۔ یہ ایک پوش علاقہ تھا جہاں ہر وقت گارڈز وغیرہ موجود ہوتے تھے۔۔ شاہ دل کے یہ ڈیوٹی آورز تھے وہ آنہیں سکتا تھا۔۔ پھر کون ہو گا۔۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم دروازہ کھول کر باہر آئی۔۔ لیکن اصل شاک تو باہر آکر اسے لگا تھا سامنے ہی پوری آسکریم وین کھڑی تھی۔۔

وہ بھاگ کر اندر گئی تھی رخ فرح کے کمرے کی طرف تھا۔۔

فرح اٹھو۔۔ دروازہ کھول کر وہ سٹیڈی فرح کے پاس آئی۔۔

کیا ہوا ہے ابیہا۔۔ اسکی آواز میں وحشت دیکھ کر فرح بھی پریشان ہو گئی تھی۔۔

باہر آؤ۔۔ اسے باہر آنے کا کہہ کر وہ ناہر کی طرف گئی۔۔ فرح بھی اسکے پیچھے ہی تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

داخلی دروازہ کھول کر وہ جونہی باہر آئی سامنے ہی آئسکریم وین تھی۔۔ فرح بھی وین کو دیکھ کر پریشان ہوئی۔۔

یہ کہاں سے آئی۔۔ وہ شش و پنج سی آگے بڑھی۔۔

کہاں سے ہو سکتی ہے۔۔ محلے کے ہزارویں حصے میں وہ ساری بات سمجھ گئی تھی۔۔

کھول کر دیکھا ہے تم نے۔۔ اسے سوال پوچھتی وہ آگے بڑھی پھر اسکے نفی میں سر ہلانے پہ آگے بڑھ کر وین کے پیچھے کا دروازہ کھولا۔۔

سامنے ہی ایک خط پڑا تھا۔۔

یہ دیکھو۔۔ عاشق کا رقعہ بھی آیا ہے۔۔ خط پکڑ کر اسکے سامنے لہرایا۔۔ ابیہا نے اسکے ہاتھ

سے اچک کر پڑھنا شروع کیا۔۔ ہاتھ لرز رہے تھے جو اسکے حواس باختہ ہونے کا ثبوت تھے

مشکل سے ہی ہاتھوں کی لرزش پہ قابو پا کر اس نے خط کھولا۔۔

یہ میری محبت کی توہین ہے کہ تم کچھ مانگو۔۔ اور میں اسے پورا نہ کر سکوں۔۔ یہ میری

طرف سے حقیر سا تحفہ قبول کرو۔۔

فقط تمہارا محرم۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ایہا۔۔ وہ سکتے کے عالم میں کھڑی تھی جب فرح نے اسکے کھنہ پہ ہاتھ رکھا۔۔

ہاں۔۔ وہ ایکدم چونکی۔۔

تمہیں اب شاہ دل بھائی کو یہ سب بتانا چاہئے۔۔ یہ سب بہت سنگین ہوتا جا رہا ہے۔۔

فرح کی بات پہ اس نے پر سوچ انداز میں سر ہلایا۔۔

@@@

وہ لڑکی کہاں ہیں جواد۔۔ وہ جانے لگ تھا جب کچھ یاد آنے پہ جواد سے پوچھا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> کونسی لڑکی سر۔۔

وہی جس نے جمال کو دیکھا تھا۔۔ Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> سر اسی روم میں۔۔

ہم ٹھیک ہے۔۔ اسکی بات پہ اس نے سر ہلایا اور اسی کمرے کی جانب بڑھا۔۔ آج یہ

کام بھی اسے ختم کرنا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اندر جانے سے پہلے اس نے ڈور ناک کیا تھا۔۔ یہ کمرہ پولیس اسٹیشن کے ساتھ تھا۔۔ جو خاص باہر سے شفٹ پولیس ورکرز کے لیے بنایا گیا تھا۔۔ چونکہ یہاں کوئی رہتا تھا نہیں تھا اس لیے یہ کمرہ نور کے لیے مختص کر دیا گیا تھا۔۔

ناک کی آواز پہ فوراً سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔۔

السلام و علیکم۔۔ اندر آکر اس نے گلا کھنکھار کر سلام کیا۔۔

والسلام۔۔ اس نے نظر جھکا کر جواب دیا تھا۔۔ نجانے کیوں اس شخص کو دیکھ کر اسکی نظریں خود بخود جھک جاتی تھی۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی تھی۔۔

Support@classicurdumaterial.com
شاہ دل کی بات پہ اس نے مشکل سے ایک نظر اسے دیکھا۔۔ وہ جیسے بولنے کے لیے الفاظ ڈھونڈ رہا تھا۔۔

پھر گہرا سانس لے کر بات کا آغاز کیا۔۔

جمال کا مرد ہو چکا ہے اور۔۔ یہ جگہ بھی ایک لڑکی کے لیے سیف نہیں ہے۔۔ اگر آپ واپس جاسکتی ہے تو ٹھیک نہیں تو میں آپکے کہیں رہنے کا بندوبست کر دیتا ہوں۔۔ کیونکہ

CLASSIC URDU MATERIAL

میں ہر وقت یہاں نہیں ہوتا۔۔ اور میری ذمہ داری پہ یہاں آئیں ہیں۔۔ میں نہیں چاہتا آپکو کوئی نقصان ہو۔۔

بات کر کے ایک نظر اس نے نور کی طرف دیکھا جو ناخن چبا رہی تھی۔۔
آپ بتائیں اب آپ کیا چاہتی ہیں۔۔ جب وہ کچھ نہ بولی تو پھر سے اس سے مخاطب ہوا۔۔
تحفظ چاہتی ہوں میں۔۔ ہمت مجتمع کر کے اس نے کہہ ہی دیا۔۔
مطلب۔۔ شاہ دل نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔

مطلب یہ کہ نکاح کر لے آپ مجھ سے۔۔ نور کی بات پہ اس نے اسے شکد نظروں سے دیکھا۔۔
[Support@classicurdumaterial.com](https://www.classicurdumaterial.com/Support@classicurdumaterial.com)

@@@
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

کال کی تم نے شاہ دل بھائی کو۔۔ کی ہے پر اٹھا نہیں رہے۔۔ وہ خود بھی مضطرب تھی۔۔

دوبارہ کال ملاؤ نا۔۔ فرح کا بس نہیں چل رہا تھا اڑ کر شاہ دل کے پاس پہنچ کر اسے ساری بات بتا دے

CLASSIC URDU MATERIAL

چار دفعہ کی ہے لیکن پتہ نہیں کہاں اٹھا ہی نہیں رہا۔۔

آنسو بس آنکھوں سے ٹپکنے کو بے چین تھے۔۔ اسکی طرف دیکھ کر فرح نے ایک گہرا سانس لیا۔۔ وہ اس طرح ابیہا کو زیادہ پریشان کر رہی تھی۔۔ پیار سے اسکے پاس آتر بیٹھی۔۔ اچھا چلو چھوڑو۔۔ ابھی تو رات بھی بہت ہو گئی ہے ہو سکتا ہے کہیں بڑی ہوں۔۔ تم پریشان نہیں ہو۔۔ آؤ کھانا کھاتے ہیں۔۔ ویسے بھی میرے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے ہیں۔۔

اسکا دھیان بٹا کر وہ اسے ڈائننگ ٹیبل تک لے ہی آئی تھی۔۔ لیکن ابیہا کا دھیان مسلسل بھٹکا ہوا تھا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
@@@

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

نور کی عجیب و غریب بات سن کر ابھی وہ پولیس اسٹیشن سے باہر نکلا تھا۔۔ اسے تو اس وقت اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا بلکہ چپ چاپ کمرے سے نکل آیا تھا۔۔ لیکن اب وہ مسلسل سوچ رہا تھا کہ آخر نور نے اسی سے یہ بات کیوں کی ہے۔۔

سوچ سوچ کر دماغ مفلوج ہو رہا تھا۔۔ گاڑی سگنل پہ رکی تھی۔۔ اور سوچ کے مسلسل در اس پہ واٹھے۔۔

Mera Mujrim Bna Mehrum by Aina Ahmed
(Complete Novel)

- 72 -

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

صاحب پھول لے لو۔۔ اسکی سوچوں کا ارتکاز ایک چھوٹے بچے کی آواز نے توڑا تھا جو ہاتھوں میں پھول لیے شاہ دل کی جانب متوجہ تھا۔۔ پھولوں کو دیکھ کر اسے ابھی یاد آئی تھی۔۔

ایسا کرو ایک جوڑی دے دو۔۔ اسے دیئے کا ارڈر دے کر جو نہیں اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا۔۔

یہ کیا؟۔۔ والٹ ندارد۔۔ اوہ شٹ۔۔ وہ تو اسے شاید پولیس اسٹیشن ہی چھوڑ آیا تھا۔۔ گاڑی ریورس کر کے وہ اسٹیشن کی جانب بڑھا تھا۔۔

نور کی بات سے وہ اتنا ڈپر بسڈ تھا کہ کچھ ہوش ہی نہ رہا سیدھا باہر ہی آگیا۔۔ رش ڈرائیو کر کے وہ پولیس اسٹیشن پہنچا تھا۔۔

تھینک گاڈ۔۔ اپنے کیمین میں داخل ہو کر سامنے ٹیبل پہ ہی اسے والٹ نظر آگیا تھا۔۔

ابھی وہ والٹ پکڑ کر مڑا ہی تھا۔۔ کہ ایک زوردار نسوانی چیخ کی آواز آئی۔۔

یہ تو نور کے کمرے سے آرہی ہے۔۔ محلے کے ہزارویں حصے میں اسے کسی انہونی کا احساس ہوا تھا بھاگ کر وہ اس سائڈ پہ پہنچا تھا۔۔ اور دھڑ سے دروازہ کھولا۔۔ اندر جو کچھ اس نے دیکھا تھا وہ بلاشبہ ہلا دیئے والا تھا۔۔

وہ سکون سے لیٹی شاہ دل کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔ اتنی بڑی بات اس نے کیسے بول دی تھی وہ خود بھی حیران تھی۔۔ لیکن وہ کرتی بھی تو کیا۔۔ کونسا سہارا تھا اسکے پاس۔۔ شاہ دل کی نظر میں اسے ایک امید نظر آئی تھی۔۔ اوہ وہ خود غرض بن گئی تھی۔۔ اسے اسکا ساتھ نہیں چاہئے تھا اسے بس اسکے نام کا تحفظ چاہئے تھا۔۔ اور وہ اس کے لیے ضروری بھی تھا اس لیے تو ساری شرم و حیا بالائے طاق رکھ کر اس نے وہ سب کہہ دیا تھا۔۔ جو عام حالات میں کبھی نہ کہہ پاتی۔۔

اپنی ہی سوچوں میں گم وہ کب نیند کی وادی میں چلی گئی اسے پتہ ہی نہ چلا۔۔ نیند میں بھی وہ مسلسل شاہ فل کے خیالوں میں گم تھی۔۔ ابھی اسے سوئے زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ اپنے اوپر اسے کسی گرم سانسوں کا احساس ہوا تھا۔۔ وہ اس احساس کو نظر انداز کرتی مگر اب وہ بڑھتا بڑھتا اسکی جیسے گردن میں گھس رہا تھا۔۔ کسی انہونی کے احساس سے اس نے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھولی تھیں۔۔ اور اپنے سامنے کسی کو پا کر ایکدم اسے دھکا دیا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

دھکا لگنے پہ سامنے والا شخص ایکدم نیچے گرا تھا اتنے اچانک حملے کی توقع اسے ہرگز نہیں تھی۔۔ اسے دھکا دے کر وہ ایکدم پیچھے ہٹی تھی اور پاس سے اپنا دوپٹہ اٹھا کر خود پر اوڑھا تھا۔۔ اسکے چہرہ سیدھا کرنے پہ وہ اسے پہچان گئی تھی۔۔ بلاشبہ وہ کانسٹیبل انور تھا۔۔ یہ انہی لوگوں میں سے ایک تھا جو اسے یہاں لے کر آئے تھے۔۔

سالی۔۔ تجھے تو میں اب بتاتا ہوں۔۔ اسکی اس جرات پہ وہ جھپٹا مار کر اسکی طرف آیا تھا۔۔ وہ فوراً سے پیچھے ہو کر دروازے کی جانب بڑھی تھی۔۔ اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتی انور نے جلدی سے اسکا دوپٹہ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔ وہ تب سے موقع کی

<https://www.classicurdumaterial.com/> تلاش میں تھا اور آج اسے موقع مل ہی گیا تھا۔۔

ادھر رک نا تو جاتی کہاں ہے۔۔ اسے اپنی طرف کھینچ کر دوپٹہ اتراتا وہ دھیمی آواز میں

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> غرایا۔۔

دیکھو پلیز مجھے جانے دو۔۔ میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔۔ ہاتھوں کو اسکے سامنے جوڑ کر وہ اس سے اپنی عزت کی بھیک مانگ رہی تھی۔۔ لیکن جب ہوس کی پٹی انکھوں پہ چڑھ جائے تو کہاں کوئی مرد بھیک دیتا ہے۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ارے میری جان اتنا مت رو۔۔ صرف ایک رات کی تو بات ہے۔۔ تم میری رنگین بنادو۔۔
سچ تیرے بھی عیش کروادوں گا۔۔ وہ جو اس سے رحم کی طلبگار تھی اسکی بات پہ اسکا
اچانک دماغ گھوما تھا۔۔ پتہ نہیں کیسے لیکن اس کا ہاتھ اٹھ گیا تھا اسکے گال پہ۔۔ شاید
جب بات عزت کی اجائے تب ہر عورت ہی اتنی دلیر ہو جاتی ہے۔۔

سالی کمینی۔۔ ایک اور غلیظ گالی سے نوازنا اس نے اسکی کندھے سے شرٹ چھاڑ دی۔۔ نور
کویوں لگا جیسے وہ بھری مجلس میں ننگی ہو گئی ہے۔۔ خود کو چھپانے کی سعی کرتی وہ خود کو
اس سے دور کر رہی تھی پر سامنے والے پہ بھی جیسے جنون سوار تھا۔۔

چھوڑو مجھے ذلیل۔۔ اسکے دھکا دیئے وہ چیخی تھی لیکن یہ اسکی خام خیالی ہی تھی۔۔ بھلا

ایک دیو ہیکل انسان کب اسکے نرم دھکے سے دور جانے والا تھا۔۔ وہ مسلسل اسے روک

رہی تھی۔۔ اور وہ ہوس پرست انسان اسکی گردن پہ جھکا اپنا نشہ پورا کر رہا تھا۔۔

اس وقت نور کے دل نے شدت سے شاہ دل کو یاد کیا تھا۔۔ ایک وہ مرد تھا جس نے کبھی
اٹھا کر اس سے بات تک نہ کی تھی۔۔ لہجے میں ہمیشہ عقیدت رہی تھی اور ایک یہ تھا جس
کے سامنے وہ اپنی عزت کی بھیک مانگے گر گڑا رہی تھی اور وہ ظالم بے بیٹھا تھا۔۔

ایک دم دھڑام کی آواز سے دروازہ کھلا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔ شاہ دل کی آواز سن کر انور کو اپنے حواس جاتے محسوس ہوئی تھے جبکہ نور کو لگا اسے کسی نے زندگی کی نوایں سنا دی ہو۔۔ اپنے آپ کو انور کے چنگ سے آزاد کر کے وہ شاہ دل کی اوٹ میں چھپ گئی تھی۔۔ اس کے کندھے سے لگی وہ مسلسل رو رہی تھی۔۔

اور شاہ دل اس کا تو بس نہیں چل رہا تھا وہ سامنے کھڑے کانسٹیبل کا حلیہ بگاڑ دے۔۔ ایک دم سے وہ اگے بڑھا تھا اور انور کو گریبان سے پکڑ کر اٹھایا تھا۔۔

ذلیل انسان تمہیں میں نے اس کی رکھوالیکے لیے رکھا تھا اور تم یہ سب کرتے پھر رہے ہو۔۔ شاہ دل کے ایک زوردار تمپھڑ سے وہ نیچے جا گرا تھا۔۔ انور کو تو اب اپنی جان کے لالے پر گئے تھے۔۔

سرپلیز مجھے معاف کر دے سرپلیز مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔۔ میں بہک گیا تھا۔۔ وہ اٹک اٹک کر بولتا اپنی صفائی دے رہا تھا۔۔

حرامزادے اپنی ہوس ہو تم غلطی کہتے ہو۔۔ پاؤں کا ٹھڈا اس کے پیٹ پہ مارتا وہ چیخا۔۔ انور کراہ ہی تو اٹھا تھا۔۔

اٹھ۔۔ اسے گریبان سے پکڑ کر اس نے پھر سے کھڑا کیا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

تجھے تو آج میں بتاتا ہوں غلطی ہوتی کیا ہے۔۔ اسے گریبان سے پکڑنا وہ بے رحمی سے اسے گھسیٹ رہا تھا اور انور اسکے پاؤں پکڑ کر مسلسل اس سے رحم کی بھیک مانگ رہا تھا۔۔ جبکہ نور ساڈپہ کھڑی حیرت سے شاہ دل کو دیکھ رہی تھی۔۔ یہ روپ اس نے دیکھا ہی کب تھا اسکا۔۔ آنسو تو آنکھوں سے بہنا ہی بھول گئے تھے۔۔ وہ۔۔ مسلسل اس جگہ کو حیرت سے دیکھ رہی تھی۔۔ جہاں سے وہ ابھی گزرا تھا۔۔ وقت نے کیسا پلٹا کھایا تھا ابھی وہ اس سے بھیک مانگ رہی تھی عزت کی اور اب وہ بھیک مانگ رہا تھا جان کی۔۔

@@@

سرا ایک اہم خبر ہے۔۔ وہ ابھی میٹنگ سے واپس آیا تھا آج اسکی میکیم سے میٹنگ تھی۔۔ جو ڈگرز کے بارے میں تھی۔۔ Support@classicurdumaterial.com

ہمم بولو۔۔ وہ چلتا ہوا گاڑی تک آ رہا تھا۔۔ چہرے پہ حسب معمول نقاب اور سر پہ ہوڈ تھی۔۔ فائز اسکے پیچھے پیچھے ہی تھا۔۔

سر وہ ایس پی جمال کیس کے بارے میں کافی سیریس ہے۔۔ بلکہ وہ اسکی لاش کو زندہ بنا کر کوئی گیم کھیلنے والا ہے۔۔ فائز ساتھ ساتھ چلتا اسے ڈیٹیل بتا رہا تھا۔۔ اسکی بات پہ وہ ہنسا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

تو اسکی مشکل اسان کر دیار۔۔ کیوں خوار کروا رہے ہو بیچارے کو۔۔ پھیلا دو خبر سب میں کہ تاشا واپس آ گیا ہے۔۔ اپنی بات کر کے وہ گلاسز پہن کر وہ گاڑی میں آ بیٹھا۔۔ اسکے بیٹھتے ہی ڈرائیور نے گاڑی چلا دی تھی۔۔

جبکہ فائز اپنے باس کے نئے حکم پہ حیران تھا۔۔ اتنا تو وہ جانتا تھا کہ وہ سال پہلے یہاں دے چلا گیا تھا۔۔ پتہ نہیں کیا وجہ تھی اس بات سے تو وہ بھی انجان تھا۔۔ لیکن وہ ایسا ہی کرتا تھا پہلے خوب تباہی اور پھر ایک دم پرسکون ہو جاتا تھا۔۔ جیسے سب کو ٹاٹم دے رہا ہو کہ۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> Catch me if you can..

یا شاید لگے بندے کو موقع دیتا تھا۔۔ اور پھر دوبارہ واپس آتا تھا۔۔ پہلے سے زیادہ تباہی کے ساتھ۔۔ بلاشبہ وہ صحیح معنوں میں خطروں کا کھلاڑی تھا۔۔ اس لیے تو اب ایس پی کو خود اپنے ہونے کا انفارم کر رہا تھا۔۔ اب وہ اگر صلاحیت رکھتا ہے تو ڈھونڈ لے۔۔

@@@

نکاح کی تیاری ہو چکی تھی۔۔ اس رات انور کی اچھی خاصی درگت بنانے کے بعد وہ اسے ایک فلیٹ میں چھوڑ آیا تھا۔۔ اسے فریش ہونے کا کہہ کر جب وہ دوبارہ واپس آیا تو اسکے

CLASSIC URDU MATERIAL

ساتھ نکاح خواہ اور چند دوست تھے۔۔ نور تو حیران ہی ہو گئی تھی کیونکہ اس طرح کی کسی بھی بات کا ذکر اس نے اس سے نہیں کیا تھا۔۔ لیکن پھر خوش بھی تھی کہ وہ اب ایک مکمل محفوظ ہاتھوں میں تھی۔۔

اپ دوپٹہ لے لیں۔۔ مولوی صاحب نے لگے ہیں۔۔ وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب شاہ دل کی آواز پہ چونکی۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔ شاہ دل کی بات پہ اس نے گلے میں لیا دوپٹہ سر پہ اوڑھ لیا تھا۔۔ اسکے دوپٹہ اوڑھنے پہ شاہ دل نے ایک نظر اسے دیکھا پھر باہر آگیا۔۔

اور جب دوبارہ آیا تو اسکے ساتھ مولوی صاحب اور ایک دو اور لوگ بھی تھے۔۔ جو یقیناً گواہ کی حیثیت سے آئے تھے۔۔

نور کی نظریں مسلسل جھکی ہوئی تھی۔۔ وہ اسکے ساتھ صوفے پہ جو نہی اکر بیٹھا نور کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔۔ ابھی وہ اپنے دل کی حالت پہ عجیب محسوس کر رہی تھی۔۔ سب کچھ تو اسکی خواہش کے مطابق تھا پھر پتہ نہیں کیوں اسے ایک کھٹکا سا تھا جیسے کچھ ہونے والا ہو۔۔ اپنی انہی سوچوں میں مسلسل غلطیاں تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

نکاح کا مرحلہ کب حل ہوا اسے کچھ نہیں پتہ تھا۔۔ پتہ تھا تو صرف اتنا جیسے یہ سب عارضی ہے انکھ کھلے گی تو ختم ہو جائے گا۔۔

وہ یونہی اپنی جگہ پہ بیٹھی رہی۔۔ شاہ دل نے ہی باقی سب کو سرو کیا۔۔ کیونکہ اس وقت کوئی خاتون تو تھی نہیں جو یہ سب کام کرتی۔۔ اور نور دلہن تھی اسی کے شاہ کو ہی سارا کام کرنا پڑا۔۔

نکاح کے بعد وہ کچھ دیر دوستوں کے ساتھ بیٹھا۔۔ اور پھر اہستہ آہستہ سب نے رخصت لی۔۔

سب کو رخصت کر کے وہ سیدھا نور کے کمرے کی طرف آیا تھا۔۔ اس سب میں کئی بار ایسا کا فون آیا تھا جسے اس نے مکمل طور پہ نظر انداز کر دیا۔۔ وہ خود بہت بے چین تھا۔۔

وہ سوچ چکا تھا اسے کیا کرنا ہے۔۔ اسے جا کر ابھی نور کو اس سب کی وجہ بتانی تھی۔۔

دروازے کے باہر آکر وہ ایک مٹے کو رکا۔۔ گگرا سانس لیا پھر دروازہ ناک کیا۔۔

وہ جو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی تھی۔۔ کھٹکے کی آواز پہ پیچھا مڑ کر دیکھا۔۔ وہ جانتی تھی کہ کون ہو گا۔۔ لیکن پھر بھی وہ اسے دیکھنا چاہتی تھی۔۔ شاہ دل نے ایک نظر اس کو دیکھا۔۔ پھر بیڈ پہ آکر بیٹھ گیا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

تم سوچ رہی ہو گی کہ ایک دم نکاح کی وجہ کیا ہے۔۔ وہ۔ ایکدم آپ سے تم پہ ایسا شاید
اچھے اور اسکے درمیان کی اجنبیت کی دیوار کو گرایا۔۔

اسکی بات پہ نور نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔ وہ واقعی جاننا چاہتی تھی۔۔

ہاہ۔۔ ایک گہرا سانس لے کر اس نے منہ پہ ہاتھ پھیرا۔۔ اس وقت وہ عجیب دورا ہے پہ
کھڑا تھا۔۔

میں کسی اور سے محبت کرتا ہوں۔۔ اس نے پہلا دھماکا کیا۔۔ جو شاید صرف نور کی سماعتوں
پہ گرا تھا۔۔

اور وہ کوئی اور نہیں میری منگیت ہے۔۔ تم یقیناً اب سوچ رہی ہو گی کہ پھر مجھ سے کیوں
نکاح کیا۔۔ تو اسکی وجہ بھی تھوڑی کمپلیکسڈ ہے۔۔ کل جب میں نے تمہیں انور کے

ساتھ دیکھا تو مجھے بہت ریگڑ فیل ہوا۔۔ تم میری نگرانی میں تھی ابھی اور میں تمہیں ٹھیک

سے بچانہ پایا۔۔ اگر علیحدہ رکھتا تو کیا ہوتا۔۔ ہمیں تمہاری ضرورت تھی تو ہم تمہیں لے کر

اٹے۔۔ تم نے کہا تھا تمہارے لیے واپسی کے سارے راستے اب مسدود ہیں۔۔ اور

تمہارے پاس اب تمہارے گھر والے بھی نہیں رہے۔۔ تمہیں تحفظ چاہئے تھا جو ایک مرد

ہی دے سکتا تھا۔۔ میں چاہتا تو تمہاری کسی اور سے بھی شادی کروا سکتا تھا۔۔ لیکن میری

CLASSIC URDU MATERIAL

نظر میں ایسا کوئی نہیں آ رہا تھا جو تمہاری صحیح معنوں میں قدر کر سکے۔۔ تم۔ یہاں رہو۔۔
میرے نام کے ساتھ تمہارا نام جڑا ہے۔۔ اس کی وجہ سے کوئی تمہیں دیکھنے کی جرات نہیں
کرے گا۔۔ تم آگے جو کرنا چاہو کر سکتی ہو۔۔ پڑھنا چاہتی ہو پڑھو۔۔ جان کرنا چاہتی ہو
جواب کر لو۔۔ تمہیں میری طرف سے کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔۔ جیسے ہی مجھے کوئی
تمہارے معیار کا لے گا۔۔ میں تمہیں طلاق دے دوں گا۔۔ لیکن تب تک تم یہاں رہ سکتی
ہو۔۔ میرے نام کے ساتھ۔۔ مری پہچان کے ساتھ۔۔

وہ بولنے ہوئے مسلسل نظریں چرا رہا تھا۔۔ وہ جانتا تھا کہ اس نے غلط کیا ہے ایک لڑکی

<https://www.classicurdumaterial.com/>

اپنی بات مکمل کر کے اس نے نور کی طرف دیکھا۔۔ وہ شاک کی سی کیفیت میں بیٹھی

<https://www.classicurdumaterial.com/>

تھی۔۔ وہ شخص تو دھماکے کر رہا تھا اس پر۔۔ اور کیسے پرسکون بیٹھا تھا۔۔ اسے جو لگ رہا

تھا کہ کچھ ہونے والا ہے۔۔ جیسے یہ خوشی عارضی ہے تو اسے بالکل ٹھیک لگ رہا تھا۔۔

اسکی دل کہ زمین ایک دم ہی بنجر ہو گئی تھی۔۔ اور ایسی بنجر ہوئی تھی کہ آنکھ سے ایک

آنسو بھی نہیں نکل رہا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

شاہ دل اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ گور سے دیکھ رہا تھا۔۔ اسکا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ کس ذہنی اذیت سے گزر رہی ہے۔۔ اسے لگا تھا کہ اسے وقت چاہئے۔۔ وہ خود خود کو ایک عجیب کشمکش میں گھرا محسوس کر رہا تھا۔۔

ایک جانت ایہا دوسری جانب نور۔۔ دماغ میسڈ اپ ہوا تھا۔۔ کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے۔۔ نور پہ ایک نظر ڈال کر وہ اٹھا۔۔ وہ ابھی تک خاموس تھی۔۔ پھر اٹھ کر فلیٹ سے ہی باہر آ گیا۔۔

موبائل پہ پھر کال آرہی تھی۔۔ اس نے نمبر دیکھا سامنے طمطراق سے ایہا کا نام جگمگا رہا تھا۔۔ اسے لگ رہا تھا اس نے ایہا سے بے وفائی کی ہے۔۔ اسے دھوکا دیا ہے۔۔

کچھ سوچ کر اس نے کال کاٹ دی۔۔ وہ ابھی ایہا سے تو کیا کسی سے بھی کوئی بات

نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

آنکھوں کو زور سے میچ کر اس نے جیسے ضبط کیا تھا۔۔ کہیں سے ایک بھول بھٹکا انسو نکل کر شیو میں جذب ہو گیا تھا۔۔

@@@

CLASSIC URDU MATERIAL

اٹھایا فون؟؟۔۔ وہ کھڑکی سے کھڑی مسلسل شاہ دل کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔ ایسا پہلی بات ہوا تھا کہ شاہ دل نے اسکا فون نہ اٹھایا ہو۔۔ وہ کل سے مسلسل کال کر رہی تھی۔۔ پہلے تو وہ اتھا نہیں رہا تھا اور اب کیا تھا تو اس نے کال کاٹ دی تھی۔۔ نہیں اٹھا رہا۔۔ فرح کی آواز پہ بھی وہ نہ چونکی تھی۔۔ یونہی کھڑکی سے سر تکائے کھڑی رہی۔۔

تم پریشان نہ ہو۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ ہو سکتا بڑی ہو۔۔ ابھی کال بیک کر لیں گے تمہیں۔۔ فرح نے اسے تسلی دی۔۔ جانتی تھی کہ فضول ہے لیکن پھر بھی ضروری تھا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
بس کر دو فرح مت دو یہ تسلیاں۔۔ پتہ نہیں کیوں یوں لگ رہا ہے جیسے کچھ غلط ہو رہا ہے۔۔ اسکی چھٹی حس مسلسل اسے کچھ غلط ہونے کا احساس دلا رہی تھی۔۔

تم خواجواں زیادہ سوچ رہی ہو۔۔ آؤ چل کر کوئی مووی دیکھتے ہیں۔۔ تمہارا دھیان بھی بٹ جائے گا۔۔

فرح میرا موڈ نہیں ہے۔۔ اسکے کھینچنے پہ بھی وہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

بس میں کچھ نہیں سن رہی۔۔ چلو شاباش۔۔ پر وہ فرح ہی کیا جو مان جائے۔۔ کسی طرح کھینچ کھانچ کر وہ اسے باہر لائونج میں لے ہی آئی تھی۔۔

@@@

سریہ رہی لسٹ ان سب کی جن کے ساتھ جمال کی ڈیلنگ تھی۔۔ وہ ساری نہیں سویا تھا ابھی بھی بے مقصد دو گھنٹے ڈرائیو کر کے سیدھا پولیس اسٹیشن آگیا تھا۔۔ گھر میں رہنا بھی تو فضول تھا۔۔ ابھی وہ آکر بیٹھا ہی تھا کہ جوادلست لے کر اسکے سامنے آیا تھا۔۔

میم۔۔ لاؤ دیکھاؤ تو۔۔ دیکھے تو کون کون ہے۔۔ فائل ہاتھ میں پکڑے وہ کسٹ چیک کر رہا

<https://www.classicurdumaterial.com/>
تھا۔۔

Support@classicurdumaterial.com

سر ایک نیوز آپکو دینی تھی۔۔ جواد ذرا محتاط ہوا۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
ہاں بولو۔۔

سرتاشا واپس آگیا ہے۔۔ اور لسٹ میں نام بھی اسکا ہے۔۔ جوادل نے اہم اطلاع اسے دی۔۔ اسکی بات پہ شاہ دل چونکا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

کیا؟؟ ڈیڑھ سال بعد وہ پھر واپس آ گیا ہے؟۔۔ شاہ دل کو حیرت سے زیادہ پریشانی ہوئی تھی۔۔ کیونکہ تاشا تب ہی کا دوسرا نام تھا۔۔ وہ ہمیشہ یونہی غائب ہو جاتا تھا اور پھر جب اتنا تھا تو زیادہ توڑ پھوڑ کرتا تھا۔۔ اسکے صرف نام سے ہی واقف تھے سب۔۔ شکل تو اسکے باشندوں نے بھی نہیں دیکھی تھی اسکی۔۔

جی سر۔۔ اور مجھے لگتا ہے جمال کا قتل اس نے کیا ہے۔۔ کیونکہ پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق اسے پچھو کا زہر دیا گیا ہے اور ایسی موت تاشا کے علاوہ کوئی نہیں دیتا۔۔

جواد کی بات نے اسے سوچنے پہ مجبور کر دیا تھا۔۔ وہ نیا نیا آیا تھا جب جرم کیسز میں تاشا کی دھاک ہوتی تھی تب وہ نہ تو اس عہدے پہ تھا اور نہ ہی اتنا ان معاملات کو سمجھتا تھا۔۔

لیکن اس نے سینئیرز سے یہی سنا تھا کہ تاشا کو پکڑنا ناممکن ہے۔۔ اور پھر اسکے آنے پہ وہ

غائب ہو گیا تھا۔۔ اور اب وہ آیا تھا۔۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ٹھیک ہے جواد۔۔ شروع کرتے ہیں پھر کام۔۔

After all now its collabary time..

اپنی بات پہ وہ خود ہی ہنسا۔۔ وہ ہمیشہ سوچتا تھا کہ وہ اگر آیا تو وہ تاشا کو ضرور پکڑے گا اور اب خدا نے اسے موقع دے ہی دیا تھا۔۔

کہاں تھے تم؟.. آج پورے دو دن بعد وہ اس کے سامنے تھا.. خود میں بمشکل ہمت مجتمع کر کے وہ اس سے ملنے آیا تھا اور آتے ہی ابیہا اس کے سر ہو گئی تھی..
کچھ بڑی تھا.. کچھ کھانے کو نہیں پوچھو گی؟.. اپنے لہجے کو ممکنہ حد تک لا پرواہ بناتا وہ اسے دیکھ رہا تھا..

کھانا؟.. اسکی بات پہ ابیہا نے اچنبھے سے اسے دیکھا..

میں کس حال میں ہوں؟ کیسی ہوں؟ تمہیں کیوں فون کر رہی تھی؟ پریشان ہو نہیں ہوں؟.. تمہیں اس سب سے کوئی فرق نہیں پڑتا..؟ وہ تاسف سے گویا ہوئی.. نا چاہتے ہوئے بھی ایک آنسو گال پہ لڑھک گیا.. کیا تھا وہ شخص اس کے لیے.. بچپن سے اسکے خواب سجائے تھے اس نے.. کہاں اسکی تکلیف پہ وہ رو پڑتا تھا اور آج جب وہ حد سے زیادہ پریشان تھی تو کیسے لا پرواہ بنا بیٹھا تھا.. ابیہا کا دل کر رہا تھا چیخ چیخ کر روئے.. ساری دنیا کو بتائے کہ لوگ ایسے بھی بدلتے ہیں..

CLASSIC URDU MATERIAL

کیوں کیا ہوا ہے تمہیں؟.. یہاں آکر بھی پریشانی ہے تمہیں؟ تم تو اپنی مرضی سے آئی تھی نا.. اسکی طرف غور سے دیکھتا وہ عجیب سے لہجے میں بول رہا تھا.. ہر قسم کے جذبات سے عاری لہجہ.. جیسے سامنے اسکی منگیتہ نہیں کوئی اجنبی ہو..

ٹھیک کہا تم نے.. میں اپنی مرضی سے آئی تھی اور پتہ ہے بہت خوش ہوں.. کیونکہ پہلے لگتا تھا کہ شاید میری ماں جیسی خالہ صرف اس دنیا سے گئیں ہیں تم ہو میرے پاس.. لیکن نہیں اب پتہ چلا ہے کہ تم بھی ان کے ساتھ ہی مر گئے تھے.. اب سمجھ گئی ہوں نا تو اب خوش رہو گی.. جاسکتے ہو اب یہاں سے.. وہ رونا نہیں چاہتی تھی اس شخص کے

سامنے تو بالکل بھی نہیں لیکن آنسو تھے رکے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے.. آخر دل ٹوٹا تھا اور ٹوٹے کی درد پہ آنسو تو نکل ہی آتے ہیں..

اسکی بات کے اختتام پہ وہ اٹھا تھا.. اسکے آنسو اسے تکلیف دے رہے تھے.. لیکن اب وہ بٹا ہوا انسان بن چکا تھا.. اور بہتر یہی تھا کہ دونوں اپنے راستے الگ کر لیتے.. وہ اس سے محبت کرتا تھا اس لیے وہ سوچنے پہ مجبور تھا جو اسکے لیے بہتر تھا..

اپنا خیال رکھنا.. اسکے چہرے کو ایک نظر دیکھ کر وہ باہر دروازے کی جانب چلا گیا..

یہ دیکھے بنا کہ وہ اپنے پیچھے کتنی توڑ پھوڑ کر آیا ہے..

رش ڈرائیونگ کرتے ہوئے اسکا دماغ بالکل کام نہیں کر رہا تھا.. ایہا کے جملے.. نور کی آہ و بکا.. اپنی خواہشات سب مکس ہو رہا تھا..

ایک دم اس نے بریک لگائی تھی اور گاڑی کے ٹائر چرچرائے تھے.. ایک گہرا سانس لے کر اس نے اپنا سر سٹیرنگ پہ رکھ دیا..

کل کا پورا منظر اسکی نظروں کے سامنے گھوم رہا تھا..

وہ ابھی تاشا کے بارے میں جتنی بھی انفارمیشن اکٹھی ہوئی تھی وہ چیک کر کے آ رہا تھا.. گھر جانے کی بجائے وہ سیدھا نور کی طرف گیا تھا.. کیونکہ کل تو وہ ایک شاکڈ میں تھی آج اسکا فیصلہ سننے کے لیے وہ وہاں گیا تھا.. تاکہ اگر وہ جاب کرنا چاہتی ہے تو اسکا کچھ انتظام کر سکے.. اپنی سوچوں میں گم وہ جو نہیں کمرے میں داخل ہوا تو ہکا بکارہ گیا..

نور ابھی نہا کر باہر نکلی تھی.. پشت پہ گیلے بال.. جس سے پانی ٹپکتا قمیض کو بھگو رہا تھا.. کچھ شرارتی لٹے چہرے پہ بکھری تھی اور ان سے نکلتا پانی ہونٹوں کو جیسے تازگی بخش رہا تھا.. وہ اپنے دھیان میں بال کنگھی کر رہی تھی جب اسے خود پہ کسی کی نظروں کا ارتکاز محسوس

CLASSIC URDU MATERIAL

ہوا تھا.. جو نہی نظر اٹھا کر دیکھا سامنے نظر شاہ دل پہ پڑی.. اور بے اختیاری میں اس نے بیڈ پہ پڑا دوپٹہ فوراً گلے میں لیا تھا..

لیکن اب کیا فائدہ تھا اس کا.. کام تو ہو چکا تھا.. شاہ دل کو تو وہ بے خود کر چکی تھی اور اسی بے خودی میں وہ آگے بڑھا تھا.. نور نے اسے کہا بھی تھا کہ وہ اسکے ساتھ اگر نہیں رہنا چاہتا تو یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں.. لیکن شاہ دل اپنے حواسوں میں ہوتا تو سنتا نا.. وہ تو اپنا حق وصول کر کے ہی اٹھا تھا..

وہاں سے نکلنے کے بعد وہ سوچ چکا تھا کہ وہ ابیہا کو خود سے بدگمان کر دے گا.. اسے خود سے دور کر دے گا.. کیونکہ وہ نور کو اپنا چکا تھا.. اسے نہ صرف اپنا نام بلکہ اپنی پہچان بھی دے چکا تھا..

لیکن اب ابیہا کی باتیں اسکے سر پہ ہتھوڑے کی طرف برس رہی تھی.. وہ جانتا تھا وہ بہت تکلیف میں ہے.. لیکن وہ کرتا بھی تو کیا.. یہ تکلیف تو اس نے خود اسے اپنے ہاتھوں سے دی تھی..

اسکی سوچوں کا ارتکاز موبائل- فون پہ ہوتی رنگ ٹون نے توڑا تھا.. سکرین پہ جواد کا نام پورے طمطراق سے جگمگا رہا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

ہاں بولو جواد.. خود کو نارمل کر کے اس نے کال ریسیو کی..

سر ایک نئی ڈرگ ڈیل کے بارے میں اطلاع ملی ہے.. ہم چاہے تو اسے روک سکتے ہیں..
جواد مستعدی سے اسے ساری خبر پہنچا رہا تھا..

ٹھیک ہے میں بس آرہا ہوں.. آکر بات کرتے ہیں اس بارے میں.. کال کو ڈسکنٹ کر
کے اس نے گاڑی اسٹارٹ کی..
پتہ نہیں اب کس کی قسمت میں کیا ہونے والا تھا..

@@@

<https://www.classicurdumaterial.com/>

سلام سر.. وہ واک کر کے ابھی بل ڈاگز کی طرف آیا تھا کہ فرید نے اسے سلام کیا..

والسلام.. بولو فرید.. اپنے پالتو کتوں کے سر پہ ہاتھ پھیرتا وہ انہیں پیار کر رہا تھا.. اور وہ
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

بھی اپنے مالک سے پیار کا اظہار کرتے اسکے ساتھ چپک رہے تھے..

سر میں نے اگلی ڈرگ ڈیل کی اطلاع ایس پی کو دے دی ہے.. آپ بتائیں اب آگے کیا
کرنا ہے.. وہ تابعداری سے بولانگا ہیں جھکی ہوئی تمہیں

CLASSIC URDU MATERIAL

اب ہم نے کچھ نہیں کرنا.. جو کرے گا وہ ایس پی کرے گا.. دیکھے تو سہی وہ کتنا کو
کمپیٹیبل ہے.. اپنی بات پہ وہ خودی مسکرایا.. آخر اتنی دیر بعد تو اسے کھیلنے کا مزہ آرہا تھا..

@@@

سر.. اطلاع کے مطابق.. اگلی میٹنگ انکی پی سی کے بیسمنٹ مین ہیں وہاں صرف..
زبانی بات ہوگی اور پے منٹ ایکسیج ہوگی.. اصل مال لگے دن دیا جائے گا.. جواد
مستعدی سے اسے ساری خبر دے رہا تھا اور تھوڑا پر جوش بھی تھا..

تمہیں یہ خبر کس نے دی ہے جواد.. اسکی ساری بات پہ وہ بس اتنا ہی بولا

سر میں نے بندے پیچھے لگائے تھے.. انہوں نے ہی مجھے ساری انفارمیشن دی ہے..

یہ ایک ٹریپ ہے.. کچھ نا کچھ گرہڑ ہے اس میں..

میں سمجھا نہیں سر..

تمہیں کیا لگتا ہے جواد وہ اتنا پکا کھلاڑی ہے.. ایسے ہی اپنی ڈیلنگ لیک کر دے گا.. اسکی
آج تک آنے جانے کی کسی کو خبر نہیں ہوئی کوئی اسکا نام تک نہیں جانتا.. اور اتنی ڈیٹیلڈ

CLASSIC URDU MATERIAL

ڈیلنگ جان لے گا.. وہی سوچ انداز میں ہر ایک چیز کا تجزیہ کر رہا تھا.. اسکی بات پہ جواد کو بھی حیرت ہوئی تھی.. واقعی یہ تو اس نے سوچا ہی کب تھا..
تمہیں پتہ ہے پہلے پولیس والے بھی ایسے ہی اسکے ہاتھوں بے وقوف بننے رہے ہیں..
ڈیلنگ ہو رہی ہے.. ضرور ہو رہی ہے..

But he plays like a magician..

ظاہر کچھ اور ہے اندر کچھ اور.. کام اسکے بالکل الٹ ہونے والا ہے.. اور یہ کہاں ہونے والا ہے.. اس کے بارے میں ہم پتہ لگوا لے گی.. انشاء اللہ.. جواد شاہد دل کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہا تھا.. واقعی ان باتوں پہ تو اسکا دھیان ہی نہیں گیا تھا.. اسے اب یقین ہو چلا تھا کہ وہ تاشا کو پکڑ سکتے ہیں..

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
@@@

سارے انتظامات پورے ہیں.. آنکھوں پہ گلاسز لگاتا وہ کار کی طرف بڑھا..
جی سر.. گاڑی کا دروازہ بند کر کے وہ ڈرائیونگ سیٹ کی طرف آیا..

CLASSIC URDU MATERIAL

ہوٹل پہنچ کر وہ سیدھا پوشیدہ راہداری کے ذریعے بیسمنٹ تک گیا تھا.. وہاں پہ پہلے سے فارن ڈیلیکیشن بیٹھا اسی کا انتظار کر رہا تھا.. شاہ دل کا نظریہ بالکل ٹھیک تھا یہ ہوٹل کی بیسمنٹ تو تھی پر پی سی نہیں تھا..

So George.. Do you read the rules and regulations of this deal?..

چیئر سنبھالتا وہ سیدھا ٹاپک کی طرف آیا.. سلام دعا اس کے لیے ضروری تھی بھی نہیں..

Yeah I do but.. I want to check the quality first..

<https://www.classicurdumaterial.com/>

اسکی بات وہ ہنسا... Don't you trust me?

Support@classicurdumaterial.com

That's for my satisfaction..

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

Okay fine..

فرید کو آنکھ سے اشارہ کرتا وہ سیدھا ہوا.. تھوڑی ہی دیر میں فرید 54 پیکٹس ڈرگز اٹھا لایا تھا.. یہ کافی مہنگی اور اچھی نسل تھی ڈرگز کی.. جو بہت شکل سے ملتی تھی اس لیے جارج اسے پہلے دیکھنا چاہتا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

سائڈ سے ہلکا سا پیکٹ کھول کر جارج نے پاؤڈر کو ہاتھ میں لے کر مسلا.. پھر اسکی خوشبو
چیک کی..

ہممم.. کنفرم کر کے اس نے پیکٹ سائڈ پہ رکھا.. اور ہاتھ بھاڑے..

It's fine.. I am ready to sign the file..

اپنی تسلی کر کے کہ یہ وہی ڈرگز ہیں جو وہ چاہتا تھا.. اس نے ڈیل کرنے کا اعلان کیا..

فرید فوراً سے پہلے اسکے سامنے پیپر رکھ دیے.. ایک رولز کے تھے اور دوسرے ڈیل کے...

جارج چونکہ پہلے پیپر پڑھ چکا تھا.. اس لیے فوراً ہی سائن کر دیے.. لیکن یہ کیا اسکے سائن

کرتے ہی ریڈ الارم بجنے لگا تھا..

ہال میں بیٹھے سبھی لوگ پریشان ہو گئے..

کیا ہوا ہے.. گر جتنی آواز میں اس نے فرید سے پوچھا..

سر پولیس آگئی ہے.. مہمانوں کا خیال کرتے ہوئے وہ ذرا سا جھک کر کان کے پاس

بولا..

CLASSIC URDU MATERIAL

واٹ.. اسکی بات سن کر وہ ایکدم پریشان ضرور ہوا تھا.. لیکن پھر ایکدم کچھ سوچ کر مسکرایا..

تم ایسا کرو پارٹی کو پیچھے کے دروازے سے لے کر نکلو یہاں سے.. میں کچھ شوٹاؤں کر کے آتا ہوں..

لیکن سر آپ اکیلے یہاں..

ڈواٹ رائٹ ناؤ.. وہ دہاڑا.. اسکے غصے سے ڈر کر فرید نے فوراً اسکے حکم کی پیروی کی اور پارٹی اور دیگر لوگوں کو لے کر باہر نکل گیا..

اب پیچھے صرف تاشارہ گیا تھا.. پہلے اس نے اپنی ریوالور کی گولیاں چیک کیں.. پھر آرام سے ایک بامب نکالا.. بیسمنٹ روم سے نکل کر اب وہ تھوڑی اونچی جگہ پہ بیٹھا تھا..

انتظار اسے صرف ایس پی کا تھا.. قدموں کی آواز اب قریب سے قریب تر آرہی تھی.. اتنا تو اسے اندازہ ہو چکا تھا قدموں کی آوازوں سے کہ یہ بمشکل 54 افراد ہیں..

جونہی اسے لوگ نظر آنے لگے اس نے آنسو گیس کا بامب انکی طرف پھینکا تھا.. کچھ لوگوں ہی کھانستے کھانستے ڈھیر ہو گئے تھے.. منہ پلان ہیلر چڑھا کر وہ اندازے سے قریب آیا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

ہر طرف دھواں ہی دھواں تھا۔۔ ریڈ لائٹ آن کرتا وہ ایس پی کو ڈھونڈ رہا تھا جب اسے منہ پہ ایک زوردار گھونسا پڑا تھا۔۔

میں ادھر ہوں۔۔ شاہ دل کو اندازہ تھا کہ اندر کیا ہونے والا ہے اس لیے اس نے پہلے ہی منہ پہ ان ہیلر چڑھا لیا تھا۔۔

میں تمہیں ہی ڈھونڈ رہا تھا۔۔ منہ پہ ہاتھ رکھتا وہ ہنستے ہوئے گویا ہوا۔۔

اس سے پہلے کہ شاہ دل اسے ایک اور گھونسا مارتا اس نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

ہر بار نہیں جان من۔۔ ایک ہاتھ سے اسکا ہاتھ پکڑ کر دوسرا ہاتھ اب شاہ دل کے منہ پہ پڑا تھا۔۔

شاہ دل کو اپنے منہ میں خون کا ذائقہ گھلتا محسوس ہوا تھا۔۔ اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا۔۔

تاشا اسے بالوں سے پکڑ کر تھوڑا دور لے آیا پھر اسے ٹیبل پہ پٹھا۔۔ دونوں کا ہیان ہیلر اب

ختم ہو رہا تھا اس لیے اب دور آنا ضروری تھا۔۔

تو تم ہو ایس پی شاہ دل۔۔ رو شنیمیں اب وہ اسکا چہرہ صاف دیکھ سکتا تھا۔۔

ایس پی شاہ دل نہیں بول۔۔ اپنی موت کا پروانہ شاہ دل بول۔۔ منہ کو صاف کرتا وہ بولا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ہا ہا ہا اس لیے تو مجھے مارنے کے لیے 54 بندے لے کر آیا ہے۔۔ ویلے۔۔ شہر کے محافظوں کو یہ باتیں سوٹ نہیں کرتی اور میں تو ہوں بھی معصوم سا شہری۔۔ اپنے آنکھوں کو بچوں کی طرح پٹپٹاتا وہ بولا۔۔ گلاسز وہ پہلے ہی اتار چکا تھا۔۔
تجھے میں بتاتا ہوں ہمیں کیا سوٹ کرتا ہے۔۔ اس نے سیدھا ہو کر اسکے پیٹ پہ زور دار لات ماری۔۔

پھر اسے سیدھا کر کے جو نہی اسکا ہاتھ اسکے نقاب کی طرف بڑھا۔۔ تاشا نے انگلیاں اسکی آنکھوں میں گھسادی۔۔

تکلیف کے مارے وہ فوراً پیچھے ہو کر اس نے اپنے ہاتھ اپنی آنکھوں پہ رکھ لیے۔۔

یو۔۔ ایک گالی نکال کر اس نے اسکے بال پکڑے اور پھر زور سے اسکا سر ٹیبل پہ پینچ دیا۔۔

میں نے سوچا تھا کہ تیرے ساتھ ملاقات تھوڑی لمبی کر لوں۔۔ لیکن تو اپنی اوقات پہ آ

گیا۔۔ تیرے ساتھ کھیل کر مزہ آیا۔۔ لیول ون بھی اور لیول ٹو بھی۔۔ اب تو لیول تھری کا انتظار کر۔۔ اسکا سر ٹیبل پہ زور سے پٹختا اسے چھوڑا پھر مڑا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اور ہاں آئندہ میرے چہرے سے نقاب اتارنے کے بارے میں سوچنا بھی مت... پیٹ پہ
ٹھڈا مارتے وہ جیکٹ کندھے پہ ڈالے دروازے کی طرف چلا گیا.. پیچھے شاہ دل کی آنکھیں
اس قدر دکھ رہی تھی کہ وہ جاتے ہوئے اسکا ہیولا بھی نہ دیکھ سکا..

@@@

ایہا.. وہ کمرے میں اندھیرا کیے بیٹھی تھی جب فرح اسکے کمرے میں آئی.. اسکے بلانے

پہ بھی اس نے کوئی جواب نہیں دیا.. فرح نے خودی اندازے سے سوچ بورڈ کو ٹٹول کر

لائٹ آن کی.. ایک دم ہی پورا کمرہ روشنی میں نہا گیا..

سامنے ہی وہ بیڈ پہ منہ تک کسبل اوڑھے لیٹی تھی..

ایہا جانو اٹھو نا.. جانتی ہوں تم نہیں سوئی.. اسکے اوپر سے کسبل کھینچ کر وہ اسے جگا رہی

تھی.. ایہا جو اپنی آنکھیں زبردستی موندے لیٹی تھی اسکی آواز پہ بھی ٹس سے مس نہ

ہوئی.. صرف فرح کے کسبل ہٹانے پہ اسے ایک نظر دیکھا..

ویران آنکھیں.. خشک ہونٹ.. پیلا زرد چہرہ.. یہ وہ والی ایہا تو کہیں سے بھی نہیں لگ

رہی تھی جو زندگی سے بھرپور تھی.. فرح کا اسے دیکھ کر ہی دل کٹ سا گیا.. اچانک ہی

Mera Mujrim Bna Mehrum by Aina Ahmed

- 100 -

(Complete Novel)

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

اسے شاہ دل پہ بہت غصہ آیا تھا۔۔ وہ تب گھر نہیں تھی جب شاہ دل آیا تھا۔۔ ورنہ شاید فرح کے ہاتھوں اپنی کوئی نہ کوئی چیز ضائع کروا کر ہی جاتا۔۔

بیا جان۔۔ کیا حالت بنا رکھی ہے اپنی۔۔ اٹھو شاباش شاور لو۔۔ جسے تمہاری پرواہ نہیں ہے تم اسکے پیچھے کیوں ہلکان ہو رہی ہو۔۔ کیوں خود کو سزا دے رہی ہو۔۔ وہ اسکے بالوں میں پیار سے ہاتھ پھیرتی ہوئی بولی۔۔

فرح وہ میری ہر تکلیف پہ خود رو پڑتا تھا۔۔ وہ مرد تھا لیکن اسے ان آنسوؤں کی پرواہ نہیں تھی جو اسکی آنکھوں سے نکلتے تھے۔۔ اسے پرواہ تھی تو اس درد کو جو مجھے ہوتا تھا۔۔ پھر ایسا کیا ہوا۔۔ کہاں کچھ غلط ہوا۔۔ وہ ایسے انجان بن گیا جیسے جانتا ہی نہ ہو۔۔ تم کل اسے دیکھتی اس کا لہجہ اسکے تاثرات۔۔ سب اجنبی تھا کہیں سے بھی تو وہ میرا شاہ دل نہیں لگ رہا تھا۔۔ یوں لگ رہا تھا جیسے بہت فاصلے پہ چلا گیا ہو وہ۔۔ آج سمجھ آ گئی ہے فرح کہ زندہ لوگ کیسے مرتے ہیں۔۔

فرح کے گلے لگ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی۔۔ اس غبار کو وہ نکال پھینک دینا چاہتی تھی۔۔ آخری بار۔۔ صرف آخری بار اب وہ شخص کے لیے رونا چاہتی تھی۔۔ اسکے بعد کبھی نہیں۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

بس کر دو۔۔ مت رو اس شخص کے لیے۔۔ چلو اٹھو شاور لو۔۔ پھر شاپنگ پہ چلتے ہیں۔۔
آج موسم بھی اچھا ہے باہر۔۔

اسے خود سے الگ کر اس کے انصاف کر کے اس نے اسے واشروم کی طرف دھکیلا۔۔
ایہا اب خود بھی سوچ چکی تھی۔۔ وہ بھی اب ویسی ہی انجان بن جائے گی جیسے وہ بن گیا
تھا۔۔

فرح۔۔ واشروم جاتے جاتے وہ مڑی تھی۔۔

جی جاناں۔۔ اس کے اس طرح جواب دیئے یہ ایہا خود بھی ہنس پڑی۔۔ پھر چلتے ہوئے آ
کر اسکے گلے لگ گئی۔۔

تھینکس یار۔۔ فار ایوری تھنگ۔۔

اچھا بس اب زیادہ رو مینس نہ جھاڑ۔۔ اسکا حق صرف میرے میاں کو ہے۔۔ شرمیلی آواز
میں بولتی وہ ایہا کو مسکرانے پہ مجبور کر گئی۔۔

کبھی نہیں سدھرو گی تم۔۔ سر کو نفی میں ہلاتے وہ واشروم کی طرف چل دی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

کبھی نہیں۔۔ الٹی کھوپڑی کی دوست جو ہوں۔۔ بند دروازے کے پیچھے اس نے ہانک لگائی تھی۔۔ پھر باہر کی طرف بھاگی کیونکہ ایسا اس بار میں چپل لے کر اسکے پیچھے آئی تھی۔

@@@

وہ پولیس اسٹیشن میں بیٹھا انکھوں کو پر آئس کیوبز لگا رہا تھا۔۔ جب سے تاشا نے اسکی انکھوں میں انگلیاں ڈالی تھی اسکی انکھیں درد کر رہی تھی۔۔ کبھی دائیں پہ رکھتا تو کبھی بائیں پہ۔۔ جلن کی وجہ سے اس سے کوئی کام بھی ٹھیک سے نہیں ہو رہا تھا۔۔

اچانک اسکا موبائل فون بجا

ہیلو۔۔ بن دیکھے ہی اس نے ریسو کر لیا۔۔ ویلے بھی انکھیں کھل رہی ہوتی تو دیکھتا نا۔۔

کیسے ہو ایس پی۔۔ اور آنکھوں کا سناٹو۔۔ زیادہ درد تو نہیں ہو رہا۔۔ آواز میں لبشاشت لیے وہ اس کے زخموں پہ نمک چھڑک رہا تھا۔۔ تاشا کی آواز سن کر شاہ دل کے اعصاب ایک دم تن سے گئے

تم۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے کال کرنے کی۔۔ وہ دہاڑا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

نہ نہ میری جان۔۔ ہمت کی بات نہ کر۔۔ وہ تو کل میری دیکھ چکا ہے۔۔ ابھی وہ سن جو
میں تجھے بتانا چاہتا ہوں۔۔ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے وہ فون کان سے لگائے جیسے اسکی جلن
کا مزہ لے رہا تھا۔۔

بہت جلد تم سلاخوں کے پیچھے ہو گئے پھر پوچھوں گا تم سے کہ ہمت کیا ہوتی ہے۔۔
باہا باہا۔۔ وہی موقع دیئے کے کیے تو تمہیں فون کیا ہے۔۔ اچھا سنو۔۔ سسپنس ختم
کرتے ہیں اور سدھی بات کی طرف اتے ہیں۔۔ لیول 3 تمہیں یاد ہے نا؟۔۔ بس وہی کھینا
ہے تمہارے ساتھ۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
کیسا لیول 3۔۔ شاہ دل نے اچھنبے سے پوچھا

Support@classicurdumaterial.com
پہلے لیول میں تھا انٹروڈکشن۔۔ دوسرے میں تھا فیس ٹو فیس ملاقات۔۔ اب تیسرا میں
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
چاہتا ہوں موت کا گیم کیا جائے۔۔ تجھے موقع دیتا ہوں میں۔۔ مجھے مارنے کا۔۔ یا گرفتار
کرنے کا۔۔ لیکن۔۔ وہ رکا۔۔

لیکن کیا؟۔۔ وہ تب سے اس خبطی انسان کو سن رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ اس پاگل میں
ایسا کیا ہے جو اسے اب تک پولیس پکڑ نہیں پائی۔۔

اگر میں بچ گیا۔۔ تو پھر تو نہیں بچے گا۔۔ اسکی بات پہ شاہ دل ہنسا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

میری بے وقوفی پہ ہنس رہے ہو۔۔ اسنے اندازہ لگایا۔۔

نہیں تمہارے ڈائلاگ پہ۔۔ سستی ایکشنز موویز میں بہت سنا ہے۔۔ اب کی بار اسکی ہنسی کے ساتھ تاشا کا قہقہہ بھی شامل تھا۔۔

فائیٹڈ می اف یو ہیو ا بیلٹی۔۔ کہتے ساتھ ہی وہ فون بند کر چکا تھا۔۔

سر یہ کیا کیا آپ نے۔۔ آپ کیوں اسے موقع دے رہے ہیں۔۔ فرید جو جب سے آپے باس کی باتیں سن رہا تھا فون بند ہونے پہ بول ہی پڑا۔۔

یار پہلے بار تو کھیلنے کا مزہ آ رہا ہے۔۔ پہلے بھی اس لیے چلا جاتا تھا کہ جب ہر طرف ولن ہی ولن ہوں تو کیا فائدہ اس ولنشپ کا۔۔ ہر ایک تو یہاں بک جاتا تھا۔۔ کوئی ٹویسٹ ہی نہیں آ رہا تھا لائف میں۔۔ اب ہیرو ٹکر کا آیا ہے تو مزہ آ رہا ہے اسے خوار کروانے میں۔۔ وہ اپنی دھن میں بول رہا تھا جیسے کوئی مزے کی مووی سنا رہا ہو۔۔ جبکہ فرید حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا کیا تھا وہ شخص۔۔ جو دنیا پہ راج نہیں مقابلہ چاہتا تھا۔۔

چلو شاباش اپنا کام کرو جا کر۔۔ ابھی پارٹی کی بھی تیاری کرنی ہے۔۔ اسکی سوچ کو شاید وہ اس کے چہرے سے پڑھ چکا تھا اسی لیے اسے جانے کا اشارہ کیا۔۔ وہ بھی تابعداری سے سر ہلاتا باہر کی طرف چل پڑا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

@@@

وہ مال میں پچھلے ایک گھنٹے سے گھوم رہی تھیں۔۔۔ بلکی گھومنے کی بجائے خوار کسنا زیادہ بہتر ہو گا کیونکہ فرح ایک ایک دکان پہ جا کر چیزیں دیکھ رہی تھی خواہ ان کے مطلب کی ہے یا نہیں اس سے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔

ایہا دیکھو یہ بریسلٹ کیسا ہے۔۔۔ کوئی چھٹی دکان پہ وہ بریسلٹ پسند کر کے ایہا کو دکھا رہی تھی۔۔۔

کوئی فائدہ نہیں میرے کچھ بھی کہنے کا۔۔۔ کیونکہ تم نے ریجیکٹ کر دینا ہے ابھی اس میں کوئی نہ کوئی نقص نکال کر۔۔۔ ایہا بیزاری سے بولی۔۔۔ پچھلے ایک گھنٹے سے چل چل کر اسکی ٹانگیں اب جواب دے گئی تھی۔۔۔

توبہ ہے تم سے تو۔۔۔ اچھا بابا اسے ہی پیک کروا لیتے ہیں مجھے پسند آیا ہے یہ۔۔۔ بریسلٹ کو ہاتھ میں پہن کر وہ چیک کر رہی تھی۔۔۔ جب فرح کے موبائل پہ کال آئی۔۔۔

کس کا فون ہے۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

امی کا فون ہے۔۔۔ تم اسے پیک کرواؤ۔۔۔ میں بات کر کے آتی ہوں اندر سگنلز نہیں آنے
۔۔۔ بریسٹ اسکے ہاتھ میں پکڑا کر وہ باہر کی طرف چل دی۔۔۔ جبکہ پیچھے ابیہا اسکی پھرتیاں
دیکھ رہی تھی۔۔۔

توبہ ہے یہ لڑکی قسم سے۔۔۔ بریسٹ پیک کروا کر وہ باہر اسے ڈھونڈنے آئی تھی۔۔۔ لیکن
پتہ نہیں کہاں غائب ہو گئی تھی۔۔۔ اسے ڈھونڈتی وہ آگے کی طرف بڑھی ہی تھی کہ کسی
سے زبردست تصادم ہوا تھا اسکا۔۔۔ لیکن کچھ اس طرح سے کہ وہ گرمی نہیں تھی بلکہ اسکے
ہاتھ میں ایک انویلیپ آیا تھا۔۔۔ جیسے زبردستی اسے پکڑایا گیا ہو۔۔۔ ٹکرانے والا پکڑا کر فوراً

<https://www.classicurdumaterial.com/>

ایکدم تو ابیہا کو سمجھ ہی نہ آیا کہ ہوا کیا ہے۔۔۔ لیکن جب ہاتھ میں انویلیپ دیکھا تو فوراً اس

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ہیلو۔۔۔ سنیں کون ہے آپ۔۔۔ اسکی سپیڈ سے ملنے کے لیے اسے تقریباً بھاگنا پڑ رہا تھا۔۔۔
لیکن وہ ویلے ہی تیزی سے چل رہا تھا جیسے کچھ سنا ہی نہ ہو۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

خوشخبری

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول / ناولٹ / افسانہ / کالم / آرٹیکل / شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Email Address

bestreadingmaterial@gmail.com

Classicnovels04@gmail.com

Facebook Group: Classic Urdu Material

Facebook Page: [https://www.facebook.com/](https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/)

[ClassicUrduMaterial/](https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/)

ان شاء اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتہ کے اندر اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لیے اوپر دیے گئے ای میل ایڈریس پر رابطہ کریں۔ شکریہ

نوٹ

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد بمعہ مصنف / مصنف کے نام سے محفوظ ہیں۔ بغیر اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز یا مواد سے متعلق مسودہ ویب سائٹ یا مصنف / مصنف کی اجازت کے بغیر نقل نہیں کر سکتا۔ نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد / بلاگ / ویب سائٹ کو درپیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہوگا۔

انتظامیہ کلاسیک اردو میٹیریل

CLASSIC URDU MATERIAL

اسکا پیچھا کرتے کرتے وہ ایک دم رک گئی تھی کیونکہ وہ نیچے بیسمنٹ کی طرف جا رہا تھا جہاں
عموما سناٹا ہوتا تھا۔۔ وہ یوں ایسی جگہ پہ اس کے پیچھے جا کر کوئی خطرہ مول نہیں لینا چاہتی
تھی۔۔ اس لیے وہی سے واپس پلٹ آئی۔۔

کہاں تھی تم۔۔ واپس آتے ہوئے اسے سامنے ہی فرح مل گئی۔۔ وہ بھی شاید اسے ہی
ڈھونڈ رہی تھی۔۔

گھر چلو۔۔ بغیر کوئی بات سننے اور کہے۔۔ وہ پارکنگ کی طرف بڑھی۔۔ فرح نے پہلے اسے نا
سمجھی سے دیکھا پھر اس کے پیچھے چل دی۔۔ سمجھ تو ایسا کو خود بھی نہیں آرہی تھی۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
@@@

Support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
کچھ پتہ چلا اس نمبر کا۔۔ وہ جواد کے کمرے میں آیا۔۔ ٹریس کرنے کے لیے اس نے اسے
وہ نمبر دیا تھا جس سے تاشا کی کال آئی تھی۔۔

نہیں سر۔۔ نمبر کی کوئی ڈیٹیلز نہیں ہیں کہ کس کے نام پہ ایشو ہوا۔۔ اور نہ پلیس شو ہو
رہی ہے۔۔ اس کے پوچھنے پہ جواب نے لا علمی کا اظہار کیا۔۔

ہمم ٹھیک ہے۔۔ میں ابھی گھر جا رہا ہوں۔۔ بہت تھکا ہوا ہوں۔۔ کل آکر اس کے اوپر بات
کرتے ہیں۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اسے حکم دیتا وہ پولیس اسٹیشن سے باہر آ گیا۔۔

کہاں جائوں نور کی طرف یا گھر۔۔ گاڑی میں بیٹھ کر وہ سوچ میں پڑ گیا۔۔ جب سے اس دن والا واقع ہوا تھا وہ نقر کی طرف نہیں گیا تھا۔۔

مجھے جا کر پوچھنا چاہئے کہ وہ کیسی ہے آخر کو وہ میری ذمہ داری ہے۔۔ خودی سوال و جواب کرتے اس نے گاڑی سٹارٹ کی تھی اب اسکا رخ فلیٹ کی طرف تھا۔۔

@@@

کیا بات ہے کچھ بتاؤ تو۔۔ گھر پہنچ کر وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر سیدھا کمرے میں لائی تھی۔۔ فرح کا تو سسپنس کے مارے برا حال ہو چکا تھا سارے راستے بھی اس نے کوئی بات نہیں کی۔۔ اسکی بات پہ اس نے ایک نظر اسے دیکھا پھر بیگ میں سے اینویلیپ نکالا۔۔

یہ کس نے۔۔ اینویلیپ کو ہاتھ میں لیتے وہ بات کرتے کرتے رک گئی یوں جیسے بات کی سطح تک پہنچ گئی ہو۔۔

ڈونٹ ٹیل می۔۔ اس نے شاکڈ کی سی کیفیت میں نفی میں سر ہلایا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

کیا کروں میں۔۔۔ تھکے ہوئے انداز میں وہ بیڈ پہ بیٹھ گئی۔۔۔ دل کر رہا تھا پھر رونے لگ جائے۔۔۔

تم پریشان مت ہو۔۔۔ پہلے کھول کر تو دیکھو اس میں ہے کیا۔۔۔
اسے تسلی دیتے وہ اسکے ساتھ ہی بیڈ پہ بیٹھ گئی۔۔۔ اسکی بات پہ ابیہا نے مرے ہاتھوں سے اینولپ کھولا۔۔۔

اندر ایک جو بصورت سی چین جس میں بلیک ڈائمنڈ تھا۔۔۔ اور ساتھ میں ایک کاغذ بھی تھا۔۔۔
لرزتے ہاتھوں سے اس نے چین سائڈ پہ رکھ کر کاغذ کھولا۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Thanksforbemine..

Support@classicurdumaterial.com

تمہارا محرم۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

صرف ایک سطر اور آخر میں مخصوص لقب۔۔۔ ہاتھوں کی لرزش سے کاغذ زمیں پہ جا گرا تھا۔۔۔ فرح نے اسے اٹھایا اور دونوں چیزیں واپس اینولپ میں ڈال کر سائڈ پہ رکھی۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

تم پریشان مت ہو میں بابا سے بات کرتی ہوں وہ کوئی نا کوئی حل نکال لیں گے۔۔ وہ اسے تسلی دے رہی تھی اور ابہا کے حواس تو یوں لگ رہا تھا جیسے اسکا ساتھ ہی چھوڑ گئے ہوں۔۔

@@@

گاڑی پارک کر کے وہ گھر میں آیا تھا۔۔ آج واقع اس کے لیے ایک تھکا دیئے والا دن تھا۔ اب وہ گھر آکر صرف آرام کرنا چاہتا تھا۔۔

پورے گھر میں اندھیرا تھا شاید لائٹ گئی تھی۔۔ چوکیدار کی طبیعت خراب تھی اس لیے وہ گیٹ کھول کر کوارٹر میں جا چکا تھا۔۔ خانساں ماں تو شام کا کھانا بناتے ہی چلا گیا تھا۔۔ لائونج میں آکر اس نے ٹارچ آن کی۔۔ اس سے پہلے کہ وہ سوئچ بورڈ کو ٹوٹتا پورے گھر کی لائٹ آن ہوئی تھی۔۔

کیسے ہو ایس پی۔۔ آواز پہ وہ ایکدم چونکا تھا سامنے ہی وہ صوفے پہ بیٹھا تھا ٹانگیں سامنے ٹیبل پہ ایکدوسرے پہ چڑھی تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

تم۔۔ تم یہاں میرے گھر میں کیا کر رہے ہو۔۔ وہ غصے سے بولا۔۔ اتنی کی اس نے توقع ہی کب تھی کہ وہ اسکے گھر تک آجائے گا۔۔ لیکن وہ بھی تا شاتھا کام ہی چن کر وہ کرتا تھا جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ ہوتا تھا۔۔

ظاہر سی بات ہے۔۔ تمہیں موقع دیئے آیا ہوں۔۔ چاہو تو مار دو یا چاہے گرفتار کر لو۔۔ میں صرف تمہارا ہوں ایس پی۔۔ خالص زنا نے فلمی انداز میں کہتا وہ آخر میں خودی ہنس پڑا۔۔ جبکہ شاہ دل نے سختی سے ہونٹ بھیج لیے کیونکہ اس وقت نہ تو اس کے پاس گن تھی کہ وہ اسے شوٹ کر دیتا اور موبائل کی بیٹری بھی ڈیڈ تھی ورنہ جواد کو کال کر لیتا۔۔ خوب

چن کر داؤ کھیلا تھا اس نے بھی۔۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>

تم فکر مت کرو تمہاری یہ خواہش بھی جلد پوری کر دوں گا۔۔ اسکی بات پہ وہ تمسخرانہ

ہنسا۔۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

تم بھول رہے ہو میں نے تمہیں کال پہ کیا کہا تھا۔۔ چلو چھوڑو یہ باتیں بھی ہوتی رہے گی۔۔ مجھے کچھ کھانے کو نہیں پوچھو گئے؟۔۔ اب وہ اٹھ کر صوفے کی بیک کے قریب آ گیا۔۔ ہاتھ پیٹ کی پاکٹس میں تھے۔۔

تم جیسے مہمان صرف مار کھانے کے قابل ہوتے ہیں۔۔ وہ بھی چلتا اسکے قریب آ گیا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ہا ہا ہا۔۔ جن کے اپنے گھر شیشے کے ہوں نا ایس پی انہیں دوسروں کے گھروں پہ پتھر نہیں پھینکنا چاہیے۔۔

کیا مطلب۔۔

مطلب یہ کہ تمہارے اپنے معاملات ابھی بہت کروشل ہیں یوں اتنی بڑی بڑی باتیں کر کے اتنے بڑے منگے مت لو۔۔ اس نے اسکے کندھے سے نا معلوم گرد جھاڑی۔۔ دیکھ لوں گا تمہیں میں۔۔ وہ غصے سے بولا کیونکہ ابھی وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔

ہا ہا دیکھ لینا یار۔۔ زندگی اور ابھی بہت سے موقع دے گی۔۔ ابھی چلتا ہوں۔۔ بات کرتے وہ غیر محسوس انداز میں ہاتھ اسکی گردن کے پیچھے لے کر گیا تھا۔۔ اور ایک محسوس رگ دبائی تھی۔۔ شاہ دل۔ کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ بات کرتے اسکے ساتھ یہ بھی کر سکتا ہے۔۔ ہلکے سے دباؤ سے ہی وہ لڑھک کر نیچے گرا تھا۔۔

سوری ایس پی۔۔ تم میں جوش ہے پر ہوش نہیں۔۔ اس پہ ایک نظر ڈالتا وہ دیوار پھلانگ کر جس طرح آیا تھا اسی طرح باہر چلا گیا۔۔

@@@

CLASSIC URDU MATERIAL

تم نے انکل سے بات کی۔۔ وہ یونی میں کینٹین میں بیٹھی تھی۔۔ جس کا سپ لیتے ہوئے ابیہا نے پوچھا۔۔۔ ٹینشن سے تو اسے لگتا تھا اسکا سر اب پھٹ جائے گا۔۔

کی تھی کال ماما کو۔۔ بتا رہی تھی بابا باہر گئے ہیں کام سے۔۔ اب پھر گھر جا کر کال کروں گی۔۔ تم اس سب کی فکر مت کرو۔۔ بلکہ جو کل سر نے اسائنمنٹ دی ہے اسکے بارے میں سوچو۔۔ فرح نے اسکی توجہ دوسری جانب مبذول کروائی۔۔

ہاں صحیح کہہ رہی ہو۔۔ کل کی اسائنمنٹ بھی سر نے اچھی خاصی مشکل دے دی ہے۔۔ میں سوچ رہی ہوں ہم ٹاپک ڈیوائڈ کر لیتے ہیں۔۔ ابھی وہ دونوں اسائنمنٹ کو ڈسکس کر رہی رہی تھی کہ یونی میں اچانک شور سا ابھرا تھا۔۔ سارے طلباء بھاگ رہے تھے۔۔ یکدم ہی پوری یونی میں بھگدڑ سی مچ گئی تھی۔۔

کیا ہوا ہے۔۔ قریب سے گزرتی ماریہ سے انہوں نے پوچھا وہ بھی بدحواسی کے عالم میں بھاگ رہی تھی۔۔

دو گروپس میں تصادم ہوا ہے۔۔۔ بات فائرنگ تک پہنچ گئی۔۔ اچھا خاصا سڑانگ ہو رہا ہے۔۔ تم لوگ بھی بھاگو یہاں سے یا کوئی سیف جگہ ڈھونڈ لو۔۔ وہ کہہ کر جا چکی تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جبکہ پیچھے ابیہا اور فرح ایک دوسرے کو شاڈ میں دیکھ رہی تھی ابیہا تو بالکل پینک ہو گئی تھی اسے ہمیشہ سے ہی لڑائی جھگڑے اور گولیوں وغیرہ کی آواز سے ڈر لگتا تھا۔۔

ابیہا چلو۔۔ اسکا ہاتھ پکڑ کر فرح ہی اسے ایک جانب کو لے کر بھاگی تھی۔۔ وہ یونی کی کمپیوٹر لیب میں جانے ارادہ رکھتی تھی کیونکہ وہی سب سے سیف جگہ تھی فی الحال۔۔ اسکا ہاتھ پکڑ کر وہ ساتھ بھاگ رہی تھی۔۔ کہ لوگوں کا جم غفیر آگے آیا تھا اور بس وہی موقع تھا فرح کا ہاتھ ابیہا کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔۔ دونوں ہی اتنے رش میں ایک دوسرے کو ڈھونڈ نہیں پا رہی تھی۔۔

شور بھی اتنا تھا کہ دونوں کے آواز دیئے پہ بھی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔۔ فرح کے

کھونے پہ ابیہا ایک دم پریشان ہو گئی تھی۔۔ پھر اپنی گھبراہٹ پہ قابو پا کر یونی کی پچھلی سائڈ

پہ بھاگی تھی۔۔ کیونکہ وہاں اس وقت رش کم تھا۔۔ بھاگے بھاگے وہ ایک دم کسی سے

ٹکرائی لیکن اس سے پہلے کہ وہ کسی کو دیکھتی۔۔ اس کے منہ پہ رومال رکھ دیا گیا۔۔

Sleepsleepsleepingbeauty..sleep..

اسکا سر تھپتھپاتا وہ اسکے منہ پہ رومال کا دباؤ بڑھا رہا تھا چند سیکنڈز گئے تھے اور وہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گئی تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

@@@

کمرے میں بالکل خاموشی تھی وہ محسوس کر سکتی تھی۔۔ اسکا وجود کسی نرم شے پہ تھا۔۔
اس نے ہاتھوں کو کھول کر چھوا وہ کوئی نرم چادر تھی۔۔۔ کمرے میں اے سی کی ہلکی
خنکی بھی تھی وہ سب محسوس کر رہی تھی پر آنکھیں کھولنے میں اسے دشواری ہو رہی
تھی۔۔ بمشکل اس نے آنکھیں کھولی تھی۔۔ ذہن جیسے اپنی جگہ پہ آ رہا تھا۔۔
کتنی دیر وہ اپنے اوپر گے پنکھے کو گھورتی رہی۔۔ پھر ہوش ٹھکانے آئے تو فوراً بیڈ چھوڑ کر
اٹھ بیٹھی۔۔

یہ کمرہ۔۔ یہ میرا کمرہ تو نہیں ہے۔۔ بیڈ پہ بیٹھ کر وہ پورے کمرے کا جائزہ لے رہی
تھی۔۔ آہستہ آہستی اسے اب سب یاد آ رہا تھا یونی کا تصادم۔۔ پھر فرح کا چھوٹنا۔۔ اسکا
بھاگنا کسی سے ٹکرانا۔۔ رومال۔۔۔ ہاں کسی نے اسکے ناک پہ رومال رکھا تھا۔۔ تو یعنی وہ
کڈنیپ ہو گئی تھی۔۔

اللہ یہ کیا ہو گیا۔۔ ایک خوف زدہ نظر اس نے پورے کمرے میں ڈالی۔۔ اچنک اسے باہر
قدموں کی آواز سنائی دی۔۔ اپنی گھبراہٹ پہ قابو پا کر اس نے سائڈ ٹیبل پہ پڑا گلدان
اٹھایا اور دروازے کہ اوٹ میں ہو گئی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ لاک کھول کر جو نہی کمرے میں آیا اسے کسی انہونی کا احساس
ہوا۔۔ ابیہا جو اسی کے آنے کے انتظار میں تھی اس سے پہلے کہ دروازے کی اوٹ سے
نکل کر اس کے سر پہ گلدان مارتی اس نے پھرتی سے مڑ کر گلدان اس کے ہاتھ سے پکڑ
لیا۔۔

اونہوں۔۔ نانا میری جان یہ کام نہیں کرنا۔۔ تمہاری یہاں سے نجات کا ذریعہ نہ صرف
میں ہوں بلکہ اتنی جو بصورت لڑکی قاتل کے نام سے جانی جائے یہ بھی مناسب نہیں لگتا۔۔
اس نے اس کے گلدان والے ہاتھ کو موڑ کر اسکے دوسرے کندھے سے لگایا اور اسکی
پشت اپنے سینے سے ٹکا کر اس کے کان کے قرب سرگوشی نما آواز میں بولا۔۔

اسکی بات پہ ابیہا کے آنسو نکل آئے جو اسکی بے بسی کی انتہا پہ ہونے کا ثبوت تھے

کیا چاہتے ہو تم مجھ سے۔۔ آنسوؤں کے درمیان بولنے سے اسکا گلارندھ سا گیا۔۔

شش۔۔ آنسو نہیں۔۔ مجھے آنسو بالکل پسند نہیں اور تمہارے تو میں ویلے بھی برداشت نہیں

کروں گا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اسکارخ اپنی طرف موڑ کر اس نے پیار سے اسکے آنسو صاف کیے۔۔

پلیز مجھے جانے دو۔۔ بمشکل آنسو ضبط کر کے وہ بولی۔۔

بھلا محرم کو بھی کوئی جانے دیتا ہے۔۔ اسکے طرز تخاطب پہ اب ایسا چونکی۔۔

تم۔۔ شکڈ کی سی کیفیت میں وہ اسے دیکھ رہی تھی۔۔

ہاں میں۔۔ اسکے تاثرات پہ وہ مسکرایا جبکہ ایسا اتخ جھٹکے سے اس سے پیچھے ہٹی۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے محرم کہنے کی۔۔ ہاں۔۔ تم جانے نہیں شاید میں ایس پی شاہ

دل کی منگیتر ہوں۔۔ اور تم آگے ہو مجھ پہ اپنا حق جتانے۔۔ اتنے دنوں کی ٹنشن کا غبار

تھا جواب نکل رہا تھا۔۔

کس ایس پی کی بات کر رہی ہو تم۔۔ وہ جو تمہیں بھول کر ایک عدد نکاح کر چکا ہے۔۔ اور

تم سے انجان بنا پھرتا ہے۔۔ مجھے حیرت ہے تم نے ایسے وقت میں اس پتوئی انسان کو یاد

کیا۔۔

جھوٹ مت بولو۔۔ شاہ دل مجھ سے جتنا بھی انجان سہی پر وہ میرے علاوہ کسی اور کا سوچ

بھی نہیں سکتا۔۔ وہ چلائی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

پتہ تھا مجھے تم ایسے یقین نہیں کرو گی۔۔ یہ دیکھو۔۔ اسکا نکاح نامہ۔۔ یہ دیکھو اسکے نکاح کی پکس۔۔

اپنی جیکٹ میں سے ایک لفافہ اور کچھ تصویریں اس نے اسکے سامنے پھینکیں۔۔ ابیہا حیرت سے ان تصویروں کو دیکھا۔۔ بلاشبہ وہ شاہ دل ہی تھا اور سرخ دوپٹے میں کوئی لڑکی سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔ پھر ایک تصویر میں وہ سائن کر رہا تھا۔۔ شک کی گنجائش اب کہاں بچتی تھی۔۔ وہ وہی تھا۔۔ اسکا شاہ دل۔۔ لیکن نہیں اب وہ کسی اور کا شاہ دل تھا۔۔

کچھ دیر میں نکاح خواہ آئے گا۔۔ بہتر ہے خاموشی سے سائن کر دینا۔۔ بلکہ میں خود پیرز لے کر آؤں گا تمہارے پاس۔۔ اسے نیا حکم جاری کرتا وہ باہر کی طرف مڑا تھا۔۔

تمہیں لگتا ہے کہ میں تم سے نکاح کروں گی جو مجھے کڈنیپ کر کے لایا ہے۔۔ تو بھول

جاؤ۔۔ شاہ دل شادی کرے یا نہ کرے میں پھر بھی تم جیسے انسان سے شادی نہیں

کروں گی۔۔ وہ غرائی اسکے اس طرح بولنے پہ تاشا سنجیدہ انداز میں مڑا۔۔ اور اسکے بے حد نزدیک آکر رک گیا۔۔ اتنا نزدیک کہ ابیہا کو سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔۔

کیا کہا۔۔ مجھ جیسا انسان۔۔ سن لو۔۔ اس جیسے انسان کے ساتھ ہی تمہیں عمر بھر رہنا ہے۔۔ اب تماری اپنی مرضی ہے نکاح کر کے رہ لو۔۔ یا بغیر نکاح کے۔۔ اسکے کندھے پہ

CLASSIC URDU MATERIAL

ہاتھ رکھ کر اس نے جھٹکے سے اسکی شرٹ کھینچی۔۔ نتیجتاً شرٹ کندھے سے ہلکی پھٹ چکی تھی۔۔ اپنی بات کہہ کر وہ رکا نہیں تھ فوراً باہر چلا گیا۔

جبکہ پیچھے ایسا کے لیے نئی سوچ کے درکھول گیا تھا۔۔ انکھوں پہ ہاتھ رکھتے وہ وہی بیٹھتی چلی گئی۔۔

@@@

رات کا پچھلا پہر تھا۔۔ ہر سو ہو کا عالم تھا کبھی بیچ میں ایک آدھ کئے کے بھونکنے کی آواز

آتی تو خاموشی میں ارتعاش سا پیدا ہوتا تھا۔۔ باہر کی طرح کمرے میں بھی گھپ اندھیرا تھا

اس اندھیرے کو صرف چاند کی روشنی معمولی سا چیر رہی تھی

سائڈ ٹیبل پہ ہاتھ رکھے وہ بیچ سے چھری کی نوک کو اپنے ہاتھوں کے گرد گھما رہی تھی۔۔

اندھیرے کمرے میں چھری کی ٹک ٹک کی آواز اسکی زہنی اذیت کا پتہ دے رہی تھی اس

کابس نہیں چل رہا تھا یہی چھری اپنے پیٹ میں گھسا دے اور خود کو اس دنیا سے ختم کر

لے۔۔ اور نہیں تو اپنا چہرہ مسح کر دے اسی چھری سے یا تیزاب سے۔۔

اتنا کہ جس چہرے پہ وہ فدا ہے اسی کو دیکھ کر اسے کراہت محسوس ہو۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

لیکن نہیں وہ بزدل نہیں تھی نہ ہی اسے بزدل بننا تھا اسے بتانا تھا کہ وہ ایک کمزور لڑکی نہیں ہے جس پہ وہ آسانی سے حکمرانی کر سکے گا۔۔

اسے اس سب کی مہنگی قیمت چکانی ہوگی۔۔ غصے سے سوچتے اس نے چھری کی نوک زور سے دیوار کے ساتھ ماری تھی کہ وہ وہی پیوست ہو کر اٹک گئی تھی۔۔ اپنے کھلے بالوں کو باندھ کر اپنے پیڑی زدہ ہونٹوں کو بری طرح ہاتھوں سے اتنی زور سے صاف کیا تھا کہ نرم ہونٹوں سے خون کی ہلکی لکیر نکل آئی تھی۔۔

پھر دوپٹہ کو اچھی طرح اوپر اوڑھا تھا اس طرح کہ کندھے سے پھٹی شرت کا کنارہ چھپ

<https://www.classicurdumaterial.com/> گیا تھا۔۔

آنکھوں میں واضح لال رگیں اس کے بے پناہ غصے کا ثبوت تھی جنہیں اس نے بند کر کے

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> بیڈ سے ٹیک لگالی۔۔ زہن میں چلتی کشمکش ایک دم ایک کنارے پہ آ کر رک چکی تھی

کیونکہ وہ سوچ چکی تھی کہ اب اسے کیا کرنا ہے۔۔

@@@

CLASSIC URDU MATERIAL

فرح تم پریشان مت ہو میں کچھ کرتا ہوں۔۔ شام ہونے کو آئی تھی لیکن ابیہا کا کچھ اتلا پتا نہ تھا۔۔ یونی میں جب وہ علیحدہ ہوئی تھی اس کے تھوڑی دیر بعد ہی تصادم پہ قابو پا لیا گیا تھا۔۔ یونی بند ہونے تک فرح نے ابیہا کو ہر جگہ ڈھونڈا تھا۔۔ لیکن وہ ہوتی تو ملتی نا۔۔ تھک ہار کر اس نے شاہ دل کو کال کی تھی۔۔ اس نے بھی ایک رائونڈ یونی کا لگایا تھا۔۔ پر ہر لڑکی تھی سوائے ابیہا کے۔۔ فرح نے تو رو رو کر برا حال کر لیا تھا اس کا کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ آخر ابیہا کہاں جا سکتی ہے۔۔ پریشان تو شاہ دل بھی اچھا خاصا ہو گیا تھا لیکن وہ کسی طرح فرح کو گھر لے ہی آیا تھا اور تب سے اب تک اسے سنبھالنے کے ساتھ ساتھ پولیس فورس کو بھی الرٹ دے چکا تھا۔۔

شاہ دل بھائی پلیز جلدی کچھ کریں۔۔ وہ تو آگے ہی ان خطوط کی وجہ سے اتنی پریشان تھی۔۔ اور اب وہ پتہ نہیں کہاں ہیں۔۔ فرح اب تک رو رہی تھی۔۔
کوئلے خطوط۔۔ فرح کی بات پہ وہ چونکا۔۔ بلکہ خود فرح بھی چونک گئی۔۔

ہاں وہ خط۔۔ ہو سکتا ہے انہیں لکھنے والے نے ہی اسے کڈنیپ کیا ہو۔۔ وہ جو دکلامی کے سے انداز میں بولی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

کیا کہہ رہی ہو۔۔۔ کچھ مجھے بھی بتاؤ گی۔۔۔ شاہ دل اسے ہونقوں کی طرح خود سے سوال و جواب کرتے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔ کہنے کے ساتھ ہی وہ فوراً ابیہا کے کمرے کی طرف بھاگی۔۔۔ اور جب واپس آئی تو اسکے ہاتھ میں کچھ کاغذ اور ایک انویپ تھا۔۔۔

یہ کیا ہے۔۔۔ اس کے ہاتھ سے چیزیں شاہ دل نے اچنبھے سے پوچھا اور پھر فرح نے الف سے لے تک ساری کہانہ سنا دی۔۔۔ کیسے وہ پھول بھیجتا تھا پھر آسکریم وین کی بات۔۔۔ پھر بلیک ڈائمنڈ کی۔۔۔ اور کمرے میں آنا۔۔۔ سب کچھ بتاتی چلی گئی۔۔۔ اور شاہ دل حیرت

کی تصویر بنا سب کچھ سنتا رہا۔۔۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>

اسکی بات کے اختتام پہ وہ سر پکڑے صوفے پہ بیٹھا تھا۔۔۔
Support@classicurdumaterial.com

کیا کچھ وہ بیئر کرتی رہی۔۔۔ یہی سب وہ مجھے بتانے کی کوشش کرتی ہو گی اور میں اسے
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

کیسے نظر انداز کر رہا تھا۔۔۔ ایک نئے ملال نے شاہ دل کو آن گھیرا تھا اسکا بس نہیں چل رہا تھا کسی طرح ابیہا کی ساری پریشانیاں خود لے لے۔۔۔ یا خود کو مار دے آخر کیا فائدہ اسکے ایس پی ہونے کا جب وہ ابیہا کی ہی حفاظت نہیں کر سکا۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

شاہ دل بھائی اب ان سب باتوں کا وقت نہیں ہے۔۔ آپ ابیہا کو ڈھونڈ دے پلیز وہ مل جائے گی تو آپ اس سے معافی مانگ لینا۔۔ پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ اسے دلا سے دیتے اس نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔۔

ہم۔۔ ٹھیک کہہ رہی ہو تم۔۔ میں ڈھونڈ لوں گا ابیہا کو۔۔ وہ خود کلامی کرتا بولا جیسے اس سے زیادہ خود کو اعتبار دلا رہا ہو کہ ہاں وہ یہ کر سکتا ہے۔۔

تم اپنا خیال رکھنا۔۔ صوفے سے اٹھ کر وہ سیدھا دروازے کی طرف گیا۔۔ ہاتھ میں پکڑے فون سے وہ مسلسل جواد کو کال کر رہا تھا۔۔ اب جو بھی کرنا تھا اسے ہی کرنا تھا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
@@@

لال جوڑ میں بیٹھی وہ حسین ترین لگ رہی تھی۔۔ یوں جیسے غم کی دیوی کو سجا کر رکھا ہو۔۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ابھی وہ اس سے نکاح نامے پہ سائن کروا کر لے کر گیا تھا۔۔ اور وہ تب سے بیٹھی اپنی زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔

کیا تھی وہ کل اور کیا بن گئی تھی وہ آج۔۔ کل وہ ابیہا نواز تھی اور آج مسز ابیہا بن گئی تھی۔۔ ایک منٹ اس نے تو دیکھا ہی نہیں اس کے دلے کا نام کیا ہے۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

کسی دِلن ہوں جسے اِپنے دِلے کا ہی نہیں پتہ اِپنے خیال پہ وہ خود ہی ہنسی۔۔ دھیان
اب قسمت سے جھٹک کر اس شخص کی طرف چلا گیا تھا جس کے ساتھ اس نے اب زندگی
بھر رہنا تھا۔۔

وہ آئے گا ابھی اور شاید مجھ سے وہ سارے مطالبے مانگے جو ایک عام شوہر کے ہوتے
ہیں۔۔ کیا کروں گی تب میں۔۔ کیا سوچ دوں اسے اپنا آپ۔۔ اِپنے خیال پہ اس نے
خودی جھر جھری سی لی تھی۔۔

نہیں کبھی نہیں۔۔ میں اسے نہ کبھی اِپنے جسم پہ اور نہ ہی کبھی اِپنے دل پہ حکمرانی
کرنے دوں گی۔۔ کچھ سوچ کر اس نے پاس پڑا چاقو اِپنے دوپٹے میں چھپا لیا تھا۔۔
کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔۔ وہ بنا دیکھے بھی جان سکتی تھی کہ کون ہے۔۔ چاقو پہ
اسکی گرفت اور مضبوط ہوئی تھی۔۔

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اسکے قریب آ رہا تھا۔۔ بس یہی موقع تھا اسکے پاس۔۔ بہت مشکل
سے ہمت مجتمع کر کے اس نے چاقو نکال کر اپنی گردن پہ رکھ لیا۔۔

خبردار میرے قریب مت آنا۔۔ کانپتے ہاتھوں سے وہ بمشکل بولی۔۔ گلہ بھی خشک ہو رہا
تھا۔۔ تاشا نے تو پہلے اس کا روائی کو غور سے دیکھا پھر قہقہہ لگایا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

تمہیں مرنا ہوتا نا ڈئیر تو تم نکاح سے پہلے ہی خود زخمی کر لیتی۔۔ وہ اسکی حالت سے حظ اٹھاتا بولا۔۔

تو پھر ٹھیک ہے میں تمہیں مار دوں گی۔۔ ابیہا نے فوراً پینترا بدل کر چاقو کا رخ اسکی جانب کر دیا۔۔ خود پہ غصہ بھی آ رہا تھا کیسا گھٹیا شخص تھا وہ۔۔ ذرا بھی دھمکاوے میں نہیں آیا تھا۔۔

آج تو تم مجھے ویسے ہی گھاٹل کرنے پہ تلی ہو۔۔ ان سب فار میلیٹیز کی ضرورت نہیں پڑے گی تمہیں آج میری جان۔۔ اسکے ہاتھ سے پیار سے چاقو لیتے اس نے بڑے آرام سے سائڈ پہ رکھا تھا۔۔ جبکہ ابیہا کو حیرانگی ہو رہی تھی۔۔ کیوں نہ وہ اپنی ہاتھوں کی لرزش کو قابو کر پائی۔۔ اس نے اسے غصے سے دیکھا آنکھوں میں نا چاہتے ہوئے بھی پھر سے آنسو آ گئے۔۔

انہوں۔۔ مار ڈن دلہن بنو۔۔ اور مر ڈن دلہن کا تقاضا ہے کہ وہ اپنی شادی پہ نہیں روتی۔۔ وہ اسے پیار سے ڈپٹتا کندھے پہ ہاتھ رکھتا کمرے سے باہر لے آیا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

میرے آنسو ہیں یہ تو ان پہ مرضی بھی میری ہی چلے گی۔۔ تم کون ہوتے ہو کچھ کہنے والے۔۔ ابیہا نے غصے سے اسکا ہاتھ جھٹکنا چاہا لیکن اسکی گرفت بھی مضبوط تھی۔۔ تھک بار کر اس نے لفظوں کے تیر سے ہی اپنا بچاؤ کیا۔۔

آنسو تمہارے ہیں۔۔ پر یہ جو تمہارے منہ پہ میک اپ ہوا ہے نا اسے میں نے کروایا ہے اور میں نہیں چاہتا میری محنت کی کمائی تم اس طرح حرام کرو۔۔ اور ہاں جہاں تک بات ہے کہ میں کون ہوتا ہوں تو وہ ابھی تمہیں بیڈروم میں جا کر بتا دوں گا کہ میں کون ہوں۔۔ وہ۔ اب اسے سیڑھیوں پہ چڑھ کر اوپر کی جانب لے کر جا رہا تھا جہاں پہ ایک کمرہ اور ایک

سٹڈی روم تھا جو یقیناً اسکا تھا۔۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>

اس کی بات پہ ابیہا نے ایک جھرجھری سی لی تھی۔۔ اسکے عزائم اسے کچھ ٹھیک نہیں

لگ رہے تھے۔۔ اس نے غصے سے اسکے چہرے کی طرف دیکھا۔۔ ہمیشہ کی طرح وہ نقاب

سے ڈھکا ہوا تھا ابیہا کا دل کیا اسکے نیچے چھپے منہ کو اپنے لمبے ناخنوں سے نوچ لے۔۔

نوچ لینا منہ بھی۔۔ ابھی کمرے میں چلو۔۔ وہ جو اسکے چہرے کی طرف دیکھ رہی تھی چونک

کر سامنے دیکھا۔۔ دروازہ کھلا تھا۔۔ لیکن حیرت اسے اسکی سوچ پڑنے پہ ہوئی تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

بہت خبیث انسان ہے سچ میں۔۔۔ دل میں اسے لقب سے نوازتی وہ اندر داخل ہوئی اب اسکے علاوہ چارہ بھی تو کوئی نہ تھا۔۔۔

خبیث تو میں واقعی ہوں۔۔۔ اسکی سوچ کو رنگ دے کر وہ پیچھے کمرے میں داخل ہوا اور دروازہ بند کر دیا۔۔۔ دروازہ کیا بند ہوا ایسا کو لگا اسکا دک خلق میں آگیا ہو۔۔۔ اس نے فوراً واشروم کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔

اسکا ارادہ بھانپتا وہ اسکا ہاتھ تھام پیچھے سے تھام گیا۔۔۔ پھر اسکا رخ اپنی طرف موڑا۔۔۔

پہلے دیکھنے تو دو مجھے خود کو۔۔۔ اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتا اس نے اسکی پیشانی پہ لب رکھے۔۔۔

تمہیں مجھ سے بھاگنے کی ضرورت نہیں ہے ایسا۔۔۔ جانتا ہوں نکاح کا طریقہ غلط تھا۔۔۔ پر میں کیا کرتا اپنے دل کا۔۔۔ ہر وقت تمہیں سامنے دیکھنے کی چاہ کرتا تھا۔۔۔ مجھے تمہیں دیکھنے

کی چاہ ہے تمہارے آس پاس ہونے کی چاہ ہے۔۔۔ لیکن فکر مت کرو تمہیں تمہاری مرضی کے بغیر کبھی نہیں چھوؤں گا۔۔۔ کیونکہ تم میری بیوی ہو اور میں تمہارا محرم۔۔۔ اور محرم تو محافظ ہوتا ہے لٹیرا نہیں۔۔۔ اپنی پیشانی اسکی پیشانی سے لٹکائے وہ دھیمے دھیمے لہجے میں کہتا

CLASSIC URDU MATERIAL

ایہا کے رونگٹے کھڑے کر رہا تھا۔۔ اسکی گرم سانسیں وہ اپنے چہرے پہ بخوبی محسوس کر سکتی تھی۔۔

جاؤ۔۔ چیلنج کر کو۔۔ اسکی حالت کو محسوس کر کے اس نے اسے خود سے علیحدہ کیا تھا اور پیچھے ہو گیا۔۔ زبردستی کا قائل تو وہ کبھی بھی نہیں رہا تھا

اس سے پیچھے ہٹ کر ایہا فوراً واشروم کی طرف بھاگی تھی۔۔ اور زور سے دروازہ بند کر دیا تھا۔۔

بند دروازے کی طرف دیکھ کر تاشا نے گہرا سانس لیا۔۔ اور چہرے سے نقاب اتار دیا۔۔ پتہ

نہیں کیوں وہ چاہ کر بھی اسکے ساتھ زبردستی نہیں کر پایا تھا

@@@

وہ ایہا کے کمرے میں آئی تھی۔۔ کتنا مشکل دن تھا آجا کا بلکہ ابھی بھی مشکل کم نہیں

ہوئی تھی۔۔ سوچ بورڈ پہ اس نے بٹن دبایا اور پورا کمرہ روشنی میں نہا گیا۔۔ دھیمی چال چلتی

وہ اسکے بیڈ کے قریب آگئی۔۔ ابھی کل ہی تو وہ رات دیر تک باتیں کر کے سوئی تھی۔۔ وہ

جانتی تھی ایہا پریشان ہے اور اسے نیند نہیں آئے گی۔۔ اور وہ اس سے تب تک باتیں

کرتی رہی جب تک وہ سو نہیں گئی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اور اب کمرہ بالکل خالی تھا۔۔ اللہ کرے وہ بالکل ٹھیک ہو۔۔

یا اللہ میری دوست کی حفاظت فرمانا۔۔ اسکے تکیے پہ سر رکھ کر وہ پھر سے رو پڑی تھی۔۔ وہ اسکی دوست تھی پر ان کے درمیان رشتہ بہنوں سے بڑھ کر تھا۔۔

@@@-

وہ واشروم سے باہر آئی تو کمرے میں نائٹ بلب آن تھا اور وہ منہ تک کسبل اوڑھے لیٹا تھا۔۔ متوسط چال چلتی وہ صوفے کے قریب آئی اور اسی پہ بیٹھ گئی۔۔ ارادہ اسی پہ سونے کا تھا جب تاش کی گونجدار آواز آئی۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
میں نے جب کہا ہے کہ تمہیں تمہاری اجازت کے بغیر بھی نہیں لگاؤں گا۔۔ تو یہ سب کام کر کے تم میری توہین کیوں کر رہی ہو۔۔ وہ غرایا۔۔ لہجے میں جو پہلے نرمی تھی وہ اب غائب تھی۔۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

میں ادھر ٹھیک ہوں۔۔ وہ مسمنائی۔۔

تمہاری مرضی نہیں پوچھی میں نے۔۔ بیڈ پہ آؤ۔۔ اس بار آواز میں حکم تھا۔۔ دہاڑ کی آواز پہ ایسا خود بھی سہم گئی تھی۔۔ وہ نازک لڑکی اس سب کی عادی ہی کہاں تھا۔۔ دھیمی چال چلتی وہ بیڈ پہ آئی تھی۔۔ اور سہمی بچی کی مانند سکڑ کر لیٹ گئی تھی۔۔

Mera Mujrim Bna Mehrum by Aina Ahmed
(Complete Novel)

- 131 -

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

اسکے بیڈ پہ آنے پہ تاشا کے ہونٹوں پہ ایک جاندار مسکراہٹ آئی پھر اس نے کروٹ بدل کر اسکے اوپر بازو رکھ کر اسے خود سے قریب کر لیا۔۔

اس اچانک افتاد پہ ابیہا ایک دم چونک گئی تھی۔۔

آپ نے کہا تھا میری مرضی کے بغیر۔۔ وہ سہمی ہوئی بولی لیکن تاشا نے اسکی بات بچ میں ہی کاٹ دی۔۔

نہیں کروں گا کچھ تمہاری مرضی کے بغیر۔۔ یہ تو سن لیا ہے۔۔ یہ بھی کہا تھا کہ تمہارا

نزدیک ہونا میرے لیے ضروری ہے۔۔ وہ نہیں سنا گیا تم سے۔۔ اب سو جاؤ طپ کر

کے۔۔ آنکھیں نہ کھلی تمہاری۔۔ اسکی رعب سے ابیہا نے پٹ آنکھیں بند کر لیں۔۔ جیسے

کوئی بچہ بھوت کے آنے کے خوف سے کر لیتا ہے۔۔ اس کے اس طرح آنکھیں بند کرنے

پہ تاشا کے چہرے پہ پھر مسکراہٹ آ گئی۔۔ جسے اس نے ضبط کیا۔۔ ابیہا کی بیک اسکے

سینے سے لگی تھی اس وجہ سے اسکے تاثرات وہ دیکھ نہ سکی ورنہ ضرور اسکی چال کو سمجھ

جاتی۔۔

سارے دن کی تھکاوٹ تھی یا ڈانٹ کا اثر۔۔ آنکھیں بند کرنے کے تھوڑی دیر بعد ہی وہ

گہری نیند کی وادیوں میں تھی۔۔ جبکہ تاشا نے اسکے چہرے کو دیکھنے میں۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اس نے ایک گہری سانس لی اور اپنا منہ اسکی گردن میں چھپا کر سونے کی کوشش کرنے لگا۔۔

@@@

اس نے نیند میں کروٹ لی تو اسے اپنا ہاتھ کسی سخت چیز پہ محسوس ہوا۔۔ نیم بے ہوشی میں ہی اس نے ہلکی آنکھیں کھول کر دیکھا۔۔ پھر اسے مسلا۔۔ ہاتھوں میں بالوں کی وجہ سے گدگداہٹ ہوئی تھی۔۔ مٹھے کے ہزارویں حصے میں اس نے پٹ سے اپنی آنکھیں کھولیں۔۔

اسکا ہاتھ تاشا کے سینے پہ تھا۔۔ شرٹ کے بٹن کھلے ہونے کی وجہ سے سینے کے بالوں پہ اسکا ہاتھ تھا۔۔ ایکدم ہی ایسا کو پہلے شرمندگی اور پھر شرم نے آن گھیرا۔۔ سینے کے بالوں سے ہوتی اسکی نظر تاشا کے چہرے پہ گئی تھی۔۔ اس نے ہمیشہ اپنے چہرے پہ نقاب اوڑھ رکھا تھا آج پہلی بار وہ اسے بغیر نقاب کے دیکھ رہی تھی اور مبہوت ہو گئی تھی۔۔

لڑکیوں میں لوگ حسن کی مثالیں دیتے ہوں گے۔۔ لیکن وہ مردوں میں حسن کی مثال آپ تھا۔۔ سرخ و سپید رنگت۔۔ چہرے پہ زیادہ سفید رنگ ہونے کی وجہ سے داڑھی کے

CLASSIC URDU MATERIAL

بھورے بال تھے جو اسکے حسن کو چار چاند لگا رہے تھے۔۔۔ ستواں ناک۔۔۔ اور انکھوں پہ گھنی پلکوں کا پھرہ۔۔۔ ایہا نے آج تک اس سے زیادہ حسن نہیں دیکھا تھا۔۔۔ وہ بالکل ٹرانس کی کیفیت میں اسکا ایک ایک نقش دیکھ رہی تھی۔۔۔ اتنے غور سے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔ مجھے نظر لگانے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔ تاشا کی بات وہ ہڑبڑا گئی تھی۔۔۔

میں تو بس وہ۔۔۔ ہکلاہٹ میں اسے کوئی بات بھی نہیں سوجھ رہی تھی۔۔۔

میں تو بس وہ کیا۔۔۔ اسکا ہاتھ پکڑ کر اس نے اسے اپنے اوپر گرا لیا۔۔۔ اسکے کانوں میں بولا
آواز سرگوشی سے زیادہ نہ تھی۔۔۔

ایہا تو ایک دم سہم سی گئی تھی۔۔۔ خاموشی سے اسکے ساتھ لگ گئی۔۔۔

کتنا پیارا لگا میں۔۔۔ کوئی جواب نہ پا کر اس نے پھر سے بات شروع کی۔۔۔

م۔۔۔ مجھے۔۔۔ کک کیا۔۔۔ پتہ۔۔۔ ایہا کے تو جو اس ہی ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔۔

تو پھر کسے پتہ ہے۔۔۔ فکر مت کرو شوہر کی تعریف کرنے سے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ اب وہ اپنے ہونٹوں سے ایہا کے کانوں کی لووں کو چھو رہا تھا۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ابہا کی تو سانس ہی جیسے سینے میں اٹک گئی تھی۔۔ بھلا اتنی قربت کی وہ عادی ہی کہاں تھی۔۔ ایک تو نئی جگہ پہ ہونے سے سہمی تھی اور اوپر سے اسکی شادی بھی کونسا معمول کے مطابق ہوئی تھی بے شک پیچھے اسکا کوئی ایسا رشتہ نہ تھا سوائے فرح کے جس کے لیے وہ روتی لیکن تھی تو کڈنیپنگ کی شادی نہ۔۔ بے شک اس نے کہاں تھا وہ اسکی مرضی کے بغیر اپنا حق نہیں جتائے گا لیکن جو کچھ وہ کر رہا تھا وہ بھی ابہا کی سانس روکنے کے لیے کافی تھا۔۔

پل۔۔ پلیر۔۔۔ مم۔۔۔ مجھی جانے دے۔۔ اٹک اٹک وہ بشمکل اتنا ہی بول پائی۔۔ شاید تا شا

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

چلو ٹھیک ہے جاؤ جا کر فریش ہو جاؤ۔۔ پھر نیچے جا کر میرے لیے ناشتہ بھی بنانا۔۔ میں

<https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/>

ناشتہ۔۔ اسکی بات ابہا نے اسے گھوم کر دیکھا۔۔

کیا ہوا۔۔ ناشتہ بنانا نہیں آتا تمہیں۔۔ اسکے پوچھنے پہ ابہا نے نفی میں سر ہلایا۔۔ جب شاہ

دل کے گھر میں تو خانساں ماں تھا۔۔ پھر اسٹڈی وجہ سے اسے اتنا ٹائم بھی نہیں ملتا تھا

کہ کچن کا رخ کر سکے۔۔ اب اس اچانک افتاد پہ بیچاری بھوکلاتی نہ تو اور کیا کرتی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

چلو کوئی بات نہیں۔۔۔ تم فریش ہو کر نیچے جاؤ۔۔۔ بلکہ ہم دونوں اکٹھے چلتے ہیں۔۔۔ دونوں
میاں بیوی اج مل کر ناشتہ بنائیں گے۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ پیار سے اسکی ناک دباتا وہ
واشروم کی طرف بڑھا۔۔۔ جبکہ ابیہا پیچھے اسکی باتوں پہ حیران تھی۔۔۔

@@@

شاہ دل ابھی ابھی یونی سے واپس آیا تھا۔۔۔ چونکہ وہ یونی سے غائب ہوئی تھی اس لیے وہ
وہاں کے اسٹوڈنٹس سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا تھا کہ شاید کسی نے اسکو دیکھا ہو گا لیکن وی
سی نے یہ کہہ کر انکار کر دیا تھا کہ اس تصادم کی وجہ سے پہلے ہی بہت یونی کا نام خراب
ہوا ہے۔۔۔

اب وہ مزید خراب نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ اس وجہ سے اسٹوڈنٹس بھی ڈسٹرب ہوں گے۔۔۔ اور

اگر پتہ چلا کہ لکی یونی سے غائب ہوئی ہے تو یونی کی رپوٹیشن خراب ہوگی۔۔۔ وہاں سے نا

امید ہو کر وہ اسٹیشن جا رہا تھا۔۔۔ ذہن بالکل مائوف ہو چکا تھا کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا
کرے۔۔۔

کچھ سوچ کر اس نے جواد کو کال کی۔۔۔ ہاں جواد۔۔۔ میں یونی سے آگیا ہوں تم ایسا کرو ان
سے کہو سی سی ٹی وی کیمراز کی فوٹیج بھیجیں۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

او کے سر۔۔ جواد کے کہنے پہ اس نے موبائل آف کیا۔۔

یا اللہ میری مدد کر۔۔ گاڑی روک کر اس نے اپنا سر شٹیرنگ پہ رکھا۔۔ اس معاملے میں اسکا دماغ بالکل ماٹوف ہو چکا تھا۔۔

@@@

اب وہاں سے انڈے پکڑو املیٹ کے لیے۔۔ وہ بریڈ کو فرائی کر رہا تھا ساتھ میں ایہا اسکو چیزیں پکڑا کر اسکی ہیلپ کر رہی تھی۔۔

ایہا فوراً اسکے حکم کی تعمیل کرتے انڈے پکڑ لائی۔۔ تاشا نے بریڈ کو چوٹے سے اتارا۔۔ پھر باٹول میں انڈے کو توڑ کر اسے دیے۔۔

انہیں مکس کرو۔۔ اسے نیا حکم دیتا وہ ٹائمر اور پیاز کاٹ رہا تھا۔۔ اور ایہا پرو فیشنل انداز میں چلتے اسکے ہاتھ دیکھ رہی تھی۔۔

ایسے تو اس نے ٹی وی پہ شیف کو دیکھا تھا۔۔ کیسے وہ ایک ہاتھ سے پیاز پکڑے اور دوسرے سے نائف چلاتا زبردست انداز میں پیاز کو چا پ کر رہا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

کیا ہوا۔۔ اسے اس طرح اپنے اوپر ٹرانس کی کیفیت میں نظریں جمائے دیکھا۔۔ اور بس یہی اس سے غلطی ہوئی۔۔ چھری اسکی انگلی پہ لھی اور ایک تیز دھار خون کی نکلی تھی۔۔

اوہو۔۔ اسکا ہاتھ پکڑنے کے چکر میں ابہا نے ہاتھ میں پکڑے انڈے نیچے فرش پہ گرے تھے اور ان دونوں کے کپڑوں سمیت پیروں سمیت کو گندا کر گئے تھے۔۔

یہ۔۔ یہ۔۔ میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا۔۔ بوکھلاہٹ میں وہ پیچھے ہٹی اور سیٹ پہ پڑا شیشے کا بائول دھڑام سے نیچے جاگرا۔۔

ابہا تو بلکل۔۔ ہی گھبرا گئی تھی۔۔

ریلیکس ابہا کچھ نہیں ہوا کوئی بات نہیں۔۔ تاشا اپنا زخم بھول کر اسکو سنبھال رہا تھا۔۔
ابہا کو ایسے لگ رہا تھا کہ وہ صرف میسڈ اپ ہی کر سکتی ہے۔۔

آٹم سوری۔۔ نا چاہتے ہوئے بھی آنکھوں سے ایک آنسو نکل آیا۔۔

اسکی بات پہ تاشا مسکرایا۔۔

کوئی بات نہیں مائی لو۔۔ تم بس ادھر بیٹھو۔۔ میں خودی کر لیتا ہوں۔۔ میری غلطی ہے جو نئی نویلی دلہن سے کام کروانے لگ گیا۔۔ تم ادھر بیٹھو بس۔۔ اس کو کمر سے پکڑ کر اس

CLASSIC URDU MATERIAL

نے سیٹ پہ بٹھایا پھر شیشے کے ٹکڑے اٹھا کر ڈسٹبن میں رکھے۔۔ پہلے اپنے ہاتھ میں پٹی کی۔۔ پھر اسکے پیروں کو واش کر کے نیچے فرش کو صاف کیا۔۔ ابیہا کے پیروں کو چھونے پہ اس نے اپنے پاؤں پیچھے کیے لیکن اس نے بڑے ہی پیار اور عقیدت سے اسکے پاؤں صاف کئے۔۔

ابیہا تو اسکو دیکھ کر ہی حیران ہو رہی تھی۔۔ کیا کوئی اس قدر بھی محبت کر سکتا۔۔ اسکی ایک ایک انداز سے اسکے لمبے عقیدت چھلک رہی تھی۔۔ اور وہ غور سے اسکو دیکھ رہی تھی کیا تھا وہ شخص اپنی چوٹ کی پرواہ کئے بغیر اسکا احساس کر رہا تھا۔۔

کیا ہوا۔۔ سارا کام سمیٹ کر وہ اسکے پاس آیا۔ وہ مہبوت سی اسے دیکھ رہی تھی۔۔
Support@classicurdumaterial.com
کچھ نہیں۔۔ جواب بھی عجیب انداز میں آیا۔۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
چلو آؤ اوپر چلے۔۔ بیہا کے نہ نہ کرنے کے باوجود وہ اسکو گود میں اٹھا کر وہ اسے اوپر روم میں لے آیا۔۔

میں آجاتی خودی۔۔ جو نہی اس نے اسے واشروم کے باہر اتارا ابیہا مسمنائی۔۔ شرم کے مارے تو اس سے انکھیں بھی نہیں اٹھائی جارہی تھی۔۔

بی وہ ہو تم میری اور اتنا تو میرا حق بنتا ہے۔۔ اپنی ناک سے اسکی ناک رگڑتا وہ بولا۔۔

Mera Mujrim Bna Mehrum by Aina Ahmed - 139 -
(Complete Novel)

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

جاؤ اب واشروم میں جا کر فریش ہو جاؤ۔۔ میں تمہیں تمہارے کپڑے پکڑ دیتا ہوں۔۔ اسے واشروم میں بھیج کر وہ ابھی وارڈروب کی جانب بڑھا ہی تھا کہ نیچے کال بیک ہوئی۔۔ کپڑے اسے پکڑا کر وہ نیچے بھاگا۔۔ سامنے سکریں پہ فرید باوردی ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔۔ اس نے ایک نظر اپنے کمرے کی طرف دیکھا پھر کچھ سوچ کر چہرے پہ نقاب چڑھا کر باہر آ گیا۔۔

ہاں بولو فرید۔۔ اب اسکا رخ اس کمرے کی جانب تھا جہاں وہ ڈیلنگز وغیرہ کرتا تھا اسکو اس نے آفس کا نام دیا ہوا تھا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
سروہ ایس پی بڑے زور و شور سے ایس پی کو ڈھونڈ رہا ہے۔۔ فرید نے اسے نئی اطلاع دی۔۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
ڈھونڈنے دو۔۔ اب کچھ دیر اسے بھی خوار ہونے دو۔۔ تم ایسا کرو کہ دو ٹکٹس بک کرو اور

ناروے کی۔۔ میں سوچ رہا ہوں تھوڑا فریش ہو جاؤں۔۔ آتو جلدی جاؤں گا آخر اس شاہ دل کے بچے کا بھی کچھ کرنا ہے۔۔ لیکن میرے پیچھے کام مت روکنا۔۔

میرے جاتے ہی ایک اٹیک کروانا۔۔ اور اتنی دہشت پھیلا دینا کہ لوگ تاشا کے نام دے بھی ڈرے۔۔ اور ساتھ میں ایک اور کام کرو۔۔ بھستہ خور تنظیموں سے کہو اپنے کام میں

CLASSIC URDU MATERIAL

تیزی لے آئی۔۔ یہ معمولی کام کر کر کے تھک گیا ہوں۔۔ اب ایس پی ٹکر کا آیا ہے تو کام بھی ٹکر کا ہونا چاہیے نا۔۔ اسے آنکھ مارتا وہ اپنی چیئر کو گھما رہا تھا۔۔ جبکہ فرید اسکے سارے احکامات اپنے موبائل کے نوٹ پیڈ پہ سیو کر رہا تھا۔۔ جی ٹھیک ہے سر۔۔ میں آج ہی آپکی ٹکٹس بک کروا دیتا ہوں۔۔ اونہوں آج نہیں۔۔ آج شاپنگ پہ جاؤں گا۔۔ ایک دو دن تک رکھو۔۔ پیکنگ میں تھوڑا ٹائم گے گا آخر اس بار میں اکیلا نہیں ہوں۔۔

اسے سارے احکامات دیتا وہ ریوالونگ چیئر سے اٹھا۔۔ رخ اب اندر اپنے پورشن میں جانے کا تھا۔۔ آخر جو حکم اس نے دینا تھا وہ تو دے چکا تھا اب عمل کرنا تو فرید کا کام تھا۔۔ ٹھیک ہے سر۔۔ انشاء اللہ سارے کام ہو جائیں گے۔۔ فرید نے اسے تسلی دی۔۔ یم۔۔ ہنکارا بھرتا وہ واپس اپنے پورشن میں جا چکا تھا۔۔

@@@

کر لیے کپڑے چلنج۔۔ وہ روم میں آیا تو ابیہا واشروم سے چلنج کر کے نکل چکے تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جی۔۔ آپ کہاں گئے تھے۔۔ وہ واشروم سے باہر آئی تو وہ نہیں تھا اس کیے اس سے پوچھا۔۔

میں یہیں تھا۔۔ بس ذرا باہر کوئی دوست آیا تھا تو اس سے ملنے گیا تھا۔۔ اس نے مبہم سا جواب دیا کیونکہ سچ وہ اسے ابھی بتانا نہیں چاہتا تھا۔۔
ایک بات پوچھوں۔۔ وہ جھجکی۔۔

سو پوچھو میری جان۔۔ اسکا ہاتھ عقیدت سے اس نے اپنی آنکھوں سے لگایا ابہا کی نظریں جھک گئی۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
آپ ایسے کریں گے تو کیسے پوچھوں گی۔۔ اپنا ہاتھ چھڑاتے وہ بچوں کے سے انداز میں بولی۔۔ اس کے انداز پہ وہ ہنسا۔۔ پھر اسکا ہاتھ آنکھوں سے ہٹا لیا لیکن اچھے ہاتھوں میں قید رکھا۔۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ میں پوچھ رہی تھی کہ میں اس وقت کہاں ہوں۔۔ آئی مین شہر کے کونے حصے میں۔۔
ابیا پیار سے اس سے پوچھنا چاہ رہی تھی۔۔ تاکہ کسی طرح فرح کو بتا سکے۔۔ اس نے رشتے کو وہ پورا نہ سہی پر تھوڑا بہت قبول کر چکی تھی اور اسکی اہم وجہ تاشا کا اس کے ساتھ بی ہیویر تھا جسکی وجہ سے وہ یہ سب سوچنے پہ مجبور ہوئی تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ہم۔۔۔ اس نے منہ اوپر کر کے ہم کو تھوڑا لمبا کیا۔۔۔ تھوڑی بہت چالاک تو وہ اسکی سمجھ ہی گیا تھا۔۔۔ پھر اسکا دوسرا ہاتھ اچھے سینے پہ رکھا بہت جلد پتہ چل جائے گا تمہیں۔۔۔

اور وہ بہت جلد کب آئے گی۔۔۔ اب ایسا بھی اسکی ساتھ تھوڑی فرینک ہو چکی تھی کیونکہ اسے اطمینان ہو گیا تھا کہ وہ اسکو نقصان نہیں پہنچائے گا۔۔۔ اور یہی اطمینان اس کے لیے کافی تھا۔۔۔

اتنی کیا جلدی ہے میری جان کو۔۔۔ ابھی تو تم عبایا پہن کر ریڈی ہو جاؤ۔۔۔ ہم باہر شاپنگ پہ جا رہے ہیں۔۔۔ پھر وہی سے لچ کریں گے۔۔۔ پھر مووی دیکھیں گے اچھی سی اور پھر ڈنر کر کے گھر۔۔۔ کیا خیال ہے۔۔۔ اپنی پیشانی سے اسکی پیشانی ملاتا وہ اسکو سارے دن کا لائحہ عمل بتا رہا تھا۔۔۔

اچھا ہے۔۔۔ لیکن عبایا کیوں۔۔۔ ایسا تو باہر جانے کا سن کر ہی خوش ہو گئی تھی ورنہ وہ تو سمجھ رہی تھی کہ شاید اب یہی در و دیوار اسکا مقدر بن چکا ہے۔۔۔ اسکی بات پہ جہاں اسے خوشگوار حیرت ہوئی تھی وہیں عبایا کا ذکر عجیب لگا۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ہاں عبا یا۔۔ کیوں تم نہیں پہننا چاہتی۔۔ اسے دور کر کے اس نے اسکے چہرے کے تاثرات کو غور سے دیکھا۔۔

نہیں وہ دراصل میں نے کبھی پہننا نہیں ہے۔۔

تو کیا ہوا۔۔ اب پہن لو۔۔ اسکی بات پہ ابیہا نے اسے جن نظروں سے دیکھا وہ سمجھ گیا۔۔

تم یہ مت سمجھو کہ میں کوئی کنزرویٹو بندہ ہوں۔۔ لیکن میں یہ ضرور چاہوں گا کہ میری بیوی کو لوگ دیکھنے سے پہلے ہی اپنی نظریں جھکا لیں۔۔ جانتا ہوں تم نے پہلے کبھی سر پہ

دوپٹہ بھی نہیں لیا۔۔ لیکن کیا کروں یا۔۔ اپنی چیزوں کے بارے میں میں بہت پوزیسو

ہوں۔۔ پھر تم تو میری بیوی ہو کوئی چیز نہیں۔۔ تمہارے بارے میں کمپرومائز نہیں کر

سکتا۔۔ میں چاہتا ہوں تمہیں صرف میں دیکھوں اور کوئی نہیں۔۔ اپنی ناک سے اسکی ناک

رگڑتا وہ اسے اپنی فیلنگز بتا رہا تھا۔۔ اچھے وہ حساسات جو وہ محسوس کرتا تھا جو اس نے کبھی

کسی سے شیئر تو کیا کسی پہ ظاہر بھی نہیں کئے تھے۔۔ وہ اسکے سامنے اسکا بن کے رہنا

چاہتا تھا وہ جانتا تھا وہ پھول سی لڑکی اسکی تاشا کے روپ کی سختی کو برداشت نہیں کر

سکتی۔۔ اور وہ کروانا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔ آخر کو وہ محبت کرتا تھا اس سے۔۔ بلکہ نہیں

CLASSIC URDU MATERIAL

اسکی نظر پہلے اسے دیکھ کر جھکتی تھی وہ تو اس سے عقیدت کی حد تک شاید عشق کرتا تھا۔۔

ایہا دم سادھے اسکی باتیں سن رہی تھی۔۔ اس کے چپ رہنے پہ وہ پھر بولا۔۔
میں تمہیں فورس نہیں کروں گا جاناں۔۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ تم میرا مان رکھو گی۔۔ اور
بس یہی آخری بات ایہا کے دل میں آخری کیل کی مانند ثابت ہوئی تھی۔۔
وہ مسکرائی۔۔ شاید پہلی بار اس نے اسے مسکرا کر دیکھا تھا۔۔

ٹھیک ہے میں پہن لیتی ہوں۔۔ اور اس نے اس کا مان رکھ لیا۔۔ کہتے ہیں محبت سے بڑھ
کر کوئی چیز نہیں ہوتی۔۔ یہ ایسی چیز ہے جو تخت و تاج پلٹ دیتی ہے یہ تو پھر ایہا کا نازک
سادل تھا۔۔ کیسے نا اسکی محبت اور نکاح کی طاقت سے پگھلتا

@@@

ایک بات پوچھوں۔۔ سارے دن ایک دوسرے کے ساتھ گزارنے کے بعد اب وہ لانگ ڈرائیو
پہ تھے۔۔ جب ایہا نے اس سے پوچھا۔۔ اس سارے عرصے میں وہ اسکی نیچر کو اچھا خاصا
سمجھ گئی تھی وہ ایک نرم جو اور دھیمے مزاج کا آدمی تھا۔۔ لیکن اس نے اسے کڈنیپ
کیوں کیا۔۔ وہ اب تک یہ بات سمجھنے سے قاصر تھی

Mera Mujrim Bna Mehrum by Aina Ahmed
(Complete Novel)

- 145 -

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

ایک چھوڑو دس پوچھو۔۔ خالی سڑک پہ دھیمی رفتار میں گاڑی چلاتے اس نے اسے اجازت دی۔۔

آپ نے مجھے کڈنیپ کیوں کیا۔۔ آپ ویلے بھی تو شادی کر سکتے تھے۔۔ ابیہا نے جھگڑتے ہوئے پوچھا مبادا وہ غصہ ہی نہ کر جائے۔۔ اسکی بات پہ وہ ہنسا

میں جانتا ہوں تمہارے ذہن میں بہت سارے سوال ہیں۔۔ میں کون ہوں ہوں۔۔ میرا فیملی بیک گراؤنڈ۔۔ میرا بزنس۔۔ میرے بزنس کہ وجہ۔۔ میرا مزاج۔۔ میرا کریکٹر۔۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ میں ان سب کی ایک بھی وضاحت تمہیں نہ دوں۔۔ تم خود مجھ سے اتنی محبت کرو مجھے مجھ سے زیادہ جان لو۔۔ اتنا کہ جتنا شاید میں خود کو بھی نہ جان پاؤں۔۔

وہ ایک ربط سے بول رہا تھا۔۔ گاڑی رک چکی تھی اور وہ انکھیں بند کیے اپنے خیالات کا اظہار کر رہا تھا۔۔ جیسے کسی ڈوب گیا ہو۔۔

اور اگر میں نہ جان پائی تو۔۔ اسکی بات پہ اس نے انکھیں کھول کر اسے دیکھا اسکی شکل ایسی تھی جیسے کسی بچے کو بغیر اسٹڈیز کے پیپر دے دیا ہو۔۔ اسکی شکل دیکھ کر اسے نا چاہتے ہوئے بھی ہنسی آگئی۔۔ اسکا ہاتھ پکڑ کر اس نے اپنے ہونٹوں سے لگایا۔۔ ابیہا کے گالوں پہ سرخی دوڑی

CLASSIC URDU MATERIAL

فکر مت کرو میں تمہیں موقع دوں گا۔۔ اس نے جیسے اسکی مشکل آسان کر دی۔۔
کب۔۔

ہم ایک دو دن میں ناروے جارہے ہیں۔۔ اب یہ سوال کا جواب تھا یا ویسے اطلاع۔۔ ابیہا
سمجھ نہیں پائی۔۔
وہاں کیا کرنے جائیں گئے ہم۔۔

توبہ ہے لڑکی۔۔ نوبیا ہتا جوڑا کیا کرنے جاتا ہے وہاں۔۔ ظاہر سی بات ہے ادھر جا کر اکٹھے
ٹائم سپنڈ کریں گئے۔۔ ورنہ ادھر رہا تو اپنے بزنس کے بکھیڑوں میں پھنسا رہوں گا۔۔ تاشا
کا دل کیا اسکی عقل پہ ماتم کرے کوئی اتنا بھی معصوم ہو سکتا ہے۔۔
کیسا بزنس۔۔ وہ پھر اسی پوائنٹ پہ آگئی۔۔

سمجھ جاؤ گی۔۔ ابھی وقت ہی کتنا گزرا ہے ہمیں۔۔ اس نے بات ٹالنی چاہی۔۔ اب وہ
گاڑی اسٹارٹ کر رہا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ارے ہاں ایک اور بات۔۔ ابہا کو اچانک پھر سے کچھ یاد آیا تھا۔۔ اور تاشا کے دل کی دھڑکن بڑھی۔۔ اب پتہ نہیں اس بندی کو کیا یاد آگیا ہے۔۔ یہ سب وہ سوچ ہی سکا بولنے کی ہمت آخر بیوی کے سامنے کب کسی نے کی ہے۔۔
جی پوچھیے۔۔ اب وہ گاڑی گھر کے راستے پہ ڈال چکا تھا
آپکا نام کیا ہے۔۔ اسکے سوال پہ تاشا کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔
ہائے کیسی دلہن ہو تم۔۔ اپنے دولے کا نام ہی نہیں پتہ تمہیں۔۔

ہاں تو میرا کیا قصور۔۔ آپ نے بتایا ہی نہیں۔۔ ابہا اس کے ہنسنے پہ برا منا چکی تھی۔۔
بھلا اسکا کیا قصور تھا ایک تو اس نے خود ہی نہیں بتایا۔۔ بس دنیا جہان کی باتیں کر لیں۔۔
اور اب پوچھا تو تمسخر اڑا رہا ہے۔۔

تمسخر نہیں اڑا رہا یار۔۔ ویسے ہنسی آگئی۔۔ اب ابہا اسکی سوچ پڑنے حیران نہیں ہوتی
تمہی۔۔ کیونکہ کل سے اب تک وہ کچھ بھی سوچ رہی تھی اسے لفظوں کا رنگ وہی دے رہا
تھا۔۔

اب بتائیں گئے کہ اسی طرح سسپنس میں رکھ کر مارنا ہے۔۔ میں بتا رہی ہوں اگر ہارٹ
اٹیک ہوا مجھے تو میرے ڈیٹھ سرٹیفیکٹ پہ ریزن آف ڈیٹھ ایکسس آف کیورو سیٹی ہو گا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اسکی بات پہ وہ پھر بے ساختہ قہقہہ لگا بیٹھا۔۔

اللہ لڑکی اتنی باتیں کہاں سے کر لیتی ہو۔۔ اسکی ابھی بھی ہنسی نہیں رک رہی تھی۔۔

اس منہ سے۔۔ جس پہ آپ فدا ہو گئے ہیں۔۔ ایک ادا سے کہا گیا۔۔ اور تاشا اس ادا پہ فدا ہی تو ہو گیا تھا۔۔

یہ تو تم نے سچ کہا۔۔ اسکا ہاتھ پکڑ کر اس نے اپنے ہاتھ میں لے لیا۔۔

بدل لے بات۔۔ بس نام مت بتائیے گا۔۔ ابیہا کی سوئی ابھی تک وہی اٹکی تھی۔۔

ناراض کیوں ہو رہی ہو۔۔ بتاتا ہوں۔۔ میرا نام۔۔ وہ رکا۔۔۔۔ ابیہا اسے ہی دیکھ رہی تھی اس نے ایک نظر اسے دیکھا۔۔

میرا نام ضمراں ہے۔۔ آخر اس نے سسپنس توڑ ہی دیا۔۔ وہ جو سوچے بیٹھا تھا اب اپنا نام کسی کو نہیں بتائے گا۔۔ ضمراں مرچکا ہے اب صرف تاشا ہے اور ضمراں کبھی زندہ نہیں ہو گا۔۔ لیکن اسے کیا پتہ تھا یہی نام اسکی زندگی بنا دے گا۔۔ اس نے ایک گہرا سانس لیا۔۔ ماضی کی یادوں نے اسے پھر سے اذیت میں ڈال دیا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

آہاں۔۔ تو پھر میں اب مسز ایہا ضمراں ہوں۔۔ ایہا اپنی ہی رو میں بولی تھی اور اسکے بولے کے انداز پہ وہ ہنس پڑا تھا۔۔ ماضی کا قصہ کہیں پیچھے رہ گیا تھا۔۔ جی۔۔ آپ ایہا ضمراں ہیں۔۔ وہ بھی ہنسا۔۔

چلو شکر۔۔ یہ کیرو سیٹی بھی ختم ہوئی۔۔ اب کے وہ کھل کر مسکرائی۔۔ اور ضمراں تو جیسے اسکی ہنسی میں ہی کھو گیا تھا۔۔ بلکہ نہیں اسکا غم اسکی ہنسی میں کھو گیا تھا۔۔ مل رہی تھی تو صرف خوشی۔۔

@@@

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
ہو۔۔

بیک سائڈ پہ گیٹ اور گیراج تھا اور اس سے اگے ایک دروازہ۔۔ دروازے کے سامنے تھوڑی سی ہریالی جو آرٹیفیشل انوائٹمنٹ قائم کی تھی۔۔ کیونکہ یہ فل پیکڈ گھر تھا۔۔ وہاں سے اگے دروازے نکل کر وہ اپنے بیک پورشن میں آجاتا تھا۔۔ گھر اس نے خود اس طرح

CLASSIC URDU MATERIAL

کا بنایا تھا اور اس بارے میں کسی کو پتہ بھی نہ تھا۔۔ جب اسکا دل کرتا تھا اکیلے رہنے کو وہ نقاب کے بغیر اسی راستے سے چلا جاتا تھا اور یہی سے واپس آ جاتا تھا۔۔

گاڑی پارک کر کے وہ شاپرز ہاتھ میں ابیہا کو لے کر اندر کمرے میں آیا۔۔

ہو فف۔۔ آج تو واقعی تھکا دیئے والا دن تھا۔۔ میں نے کافی دیر بعد اتنا انجوائے کیا۔۔

عبایا اتارتی وہ واقعی کافی ریلیکس فیل کر رہی تھی یوں۔۔ باہر کی ہوا سے اعصاب سکون میں چلے گئے تھے۔۔ ضمراں اسکی بات سن کر مسکرایا۔۔

تمہیں مزہ آیا۔۔ وہ بیڈ پہ جوتوں سمیٹ لے چکا تھا ابیہا عبایا اتار کر ائی تو اسے بھی اچھے

پاس بٹھا لیا۔۔

ہاں نا بہت۔۔ ابیہا واقعی آج بہت خوش تھی۔۔

چلو شکر ہے۔۔ پیسے لگائے ضائع نہیں گئے۔۔ ضمراں کے کہنے پہ ابیہا نے اسکے کندھے پہ

ایک دھموکا جڑا۔۔

بڑے کنجوس ہیں اپ قسم سے۔۔ ابیہا کی بات پہ وہ دونوں ہی ہنس رہے تھے۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ہاں تو کیا کروں۔۔۔ نئے نئے پیسے خرچ کر رہا ہوں۔۔۔ دل کو ہول تو پڑے گئے ہی نا۔۔۔ اب تم سے پہلے کوئی گرل فرینڈ ہوتی تو عادت ہوتی۔۔۔ وہ اب اسے تنگ کرنے کے موڈ میں تھا۔۔۔

ضمران۔۔۔ ابہا شک کی سی کیفیت میں چیخی ساتھ ہی اسکو مارنے کے لیے کشن اٹھایا۔۔۔ لیکن تب تک ضمران اسکا ارادہ بھانپتا ہنستا ہوا واشروم کی طرف بھاگ گیا۔۔۔

@@@

آپ کو اب تک پتہ کیوں نہیں چلا۔۔۔ کیسے ایس پی ہیں آپ۔۔۔ تین دن ہو گئے ہیں اور اب تک ابہا کا کچھ اتلاپتا نہیں۔۔۔ جانتی ہوں آپ اس کے لیے اجنبی بن چکے ہیں بالکل۔۔۔ لیکن پلیز انسانیت کے ناطے ہی اسے ڈھونڈ لیں۔۔۔ فرح آج پولیس اسٹیشن ہی آگئی تھی۔۔۔ کب سے وہ انتظار کر رہی تھی کہ ابھی ڈھونڈ لیں گے۔۔۔ لیکن تین دن ہونے کو تھے اور کوئی پیش رفت نہیں تھی۔۔۔

فرح کام ڈاؤن۔۔۔ بیٹھوا دھر۔۔۔ شاہ دل نے اسے تحمل سے سمجھانا چاہا۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

کیا سمجھوں میں۔۔ کیا سمجھانا چاہتے ہیں آپ۔۔ کیا واقعی آپ کو کوئی پرواہ نہیں ہے۔۔
لیکن ایسا کچھ بھی سمجھنے کو تیار نہ تھا۔۔ ایک بے چینی تھی جو اسے اپنا احاطہ کئے ہوئے
تھی۔۔

ایسا میں کوشش کر رہا ہوں۔۔ انشاء اللہ بہت جلد ایسا ہمارے ساتھ ہوگی۔۔ تم بیٹھو تو۔۔
وہ فرح کو پیار سے سمجھانا چاہ رہا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا پولیس اسٹیشن میں کوئی تماشا
کے۔۔

میں یہاں بیٹھنے نہیں آئی۔۔ اب کہ وہ چیخی۔۔

میں آپ کو بتا رہی ہوں۔۔ اگر ایسا مزید دو دن تک نہیں ملی تو انجام کے ذمے دار آپ ہوں
گئے۔۔ وہ غصے سے کہتی وہاں سے واک اوٹ کر گئی۔۔ جبکہ شاہ دل پیچھے سر پکڑ کر بیٹھ

گیا۔۔ اسے خود سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے۔۔

@@@

ضمران۔۔ وہ پینگ کر کے فارغ ہوئی تھی جب اس نے ضمران کو پکارا

CLASSIC URDU MATERIAL

ہممم۔۔ وہ موبائل پہ کوئی کام کر رہا تھا ابیہا کی بات پہ صرف ہمم ہی کہا۔۔ میں فرح سے بات کرنا چاہتی ہوں۔۔ بہت جھجک کر اس نے بات کہہ ہی دی۔۔ اسکی بات پہ وہ چونکا۔۔

کیوں۔۔

میرا کوئی نہیں ہے۔۔ شاہ دل کی پرواہ نہیں مجھے اب۔۔ لیکن وہ یقیناً بہت پریشان ہو گی۔۔ میں چاہتی ہوں کہ ناروے جانے سے پہلے اسے تسلی دے دوں۔۔ اگر آپکی اجازت ہو تو۔۔ ابیہا کی بات نے اسے سوچنے پہ مجبور کر دیا تھا۔۔ وہ چاہ کر بھی ابیہا کو انکار نہیں کر سکتا تھا۔۔ لیکن اگر اس نے یہ بات ایس پی سے شیئر کر دی تو۔۔

ابیہا۔۔ مجھے کوئی ایشو نہیں پر اگر وہ یہ بات اپنے تک رکھے۔۔ اسے کہہ دو کہ میں ٹھیک

ہوں۔۔ اور جہاں بھی ہوں خوش ہوں۔۔ زیادہ ڈیٹیل میں نہیں جاؤ گی تم۔۔ اوکے؟۔۔

اپنا موبائل ان لاک کرتا وہ اسے ساتھ ہدایت دے رہا تھا۔۔ ابیہا پوچھنا چاہتی تھی کہ کیوں۔۔ کیا ایسی بات ہے جو وہ چھپا رہا ہے لیکن پھر یہ سوچ کر چپ کر گئی کہ کبھی وہ کال سے بھی منع نہ کر دے۔۔ پھر اس نے خود بھی کہا تھا کہ مجھے پہچانو۔۔ اور وہ موقع

CLASSIC URDU MATERIAL

بھی دے رہا تھا تو اسے اتنی جلد بازی نہیں دکھانی چاہئے تھی۔۔ اب ابنار مل شادی میں
اتنی ابنار میلیٹی تو چلتی ہے نا۔۔

اسکے ہاتھ سے موبائل لے کر اس نے فرح کو کال ملائی۔۔ بیل جا رہی تھی اس نے ایک
نظر ضمیران کو دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔
ہیلو۔۔ آخر فون اٹھا لیا گیا تھا۔۔

ہیلو ابیہا۔۔ فرح جو ابھی واشروم سے نکلی تھی اور ان ناٹون نمبر دیکھ کر شش و پنج کا شکار
تھی۔۔ فون اٹھاتے ہی ابیہا کی آواز سن کر حیرت اور خوشی کے لے جٹے تاثرات سے بولی۔۔
ہاں فرح میں ابیہا بات کر رہی ہوں۔۔ کیسی ہو تم۔۔ ابیہا کی آنکھ میں ناچاہتے ہوئے بھی
انسو آ گئے تھے آخر کتنا عرصہ انہوں نے ساتھ گزارا تھا۔۔ وہ دوست سے زیادہ بہنیں
تھی۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔ تم کیسی ہو ٹھیک تو ہونا؟۔۔ کہاں چلی گئی تھی تم۔۔؟؟ تمہیں پتہ
میں کتنی پریشان ہو گئی تھی۔۔ فرح بھی رو پڑی تھی۔۔
اسکی بے تابی پہ ابیہا کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ آ گئی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

میں ٹھیک ہوں پاگل۔۔ اور بالکل سیف ہوں۔۔ تم پریشان مت ہو۔۔ کہاں ہوں؟؟ ابھی یہ نہیں بتا سکتی۔۔ اور تمہیں بھی میرے بارے میں کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں۔۔ میں مناسب وقت آنے پہ تمہیں خود سب بتا دوں گی۔۔ بس ابھی اس لیے کال کی ہے کہ تم پریشان مت ہو۔۔ بس اپنا خیال رکھنا۔۔ اوکے؟؟ ابیہا نے ساری باتیں ایک ہی سانس میں کہہ دی۔۔ اسے ڈر تھا کہ غلطی سے بھی اسکے منہ سے کوئی بات نہ نکل جائے۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔ لیکن۔۔ اس سے پہلے کہ وہ پوچھتی ابیہا نے اسکی بات کاٹ دی۔۔

لیکن بھی بعد میں فرح۔۔ اپنا خیال رکھنا۔۔ پھر بات ہوتی ہے۔۔ اللہ حافظ۔۔ فسن بند ہو چکا

تھا اور فرح حیرت زدہ سی فون کو دیکھ رہی تھی۔۔ جبکہ ہونٹوں پہ مسکراہٹ تھی۔۔

وہ ٹھیک ہے۔۔ فرح کے لیے یہی کافی تھا۔۔ موبائل سائڈ پہ رکھ کر وہ کچن میں چل دی۔۔

آخر اٹھے دنوں بعد اسے اب سچ میں بھوک محسوس ہو رہی تھی۔۔

@@@

وہ فون رکھ کر پیچھے مڑی ہی تھی کہ پیچھے ضمیران کو کھڑا پایا۔۔ وہ سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھ

رہا تھا۔۔ اسے لگا تھا شاید وہ جا چکا ہے لیکن وہ دروازے سے لگا سکی ساری باتیں سن رہا

CLASSIC URDU MATERIAL

تھا۔۔ اس کے قریب آکر اس نے اسکے ہاتھ سے موبائل لیا۔۔ پھر اسکے کندھے پہ اپے ہونٹ رکھے۔۔

تھینکس میرا مان رکھنے کے لیے۔۔ اسکی اس گستاخی پہ ابیہا کی سانسیں کی تھیں۔۔ اسکو خود سے الگ کر کے وہ نیچے آگیا تھا۔۔

ابیہا کی باتوں نے واقعی اسکا سر فخر سے بلند کر دیا تھا۔۔ اسے لگ رہا تھا کہ اس نے اس بار اعتبار کر کے غلط نہیں کیا۔۔ مسکراتے ہوئے وہ اس نے نقاب چڑھایا اور اپنے پورا آشن سے باہر آیا۔۔

کیونکہ اب اسکا تاشا موڈ آن ہو چکا تھا۔۔ بھتہ خور تنظیموں میں سے ایک تنظیم وعدے کی خلاف ورزی کر رہی تھی اور اسکو انجام تک پہنچانا تاشا کو خوب آتا تھا۔۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/ کہاں ہے وہ۔۔ آواز میں دہاڑ تھی۔۔

سر اسے نیچے بیس سیل میں رکھا ہے۔۔ اور اگلے حکم کے مطابق زنجیروں سے باندھ دیا ہے۔۔ فرید اسے خبر دیتا اسکے پیچھے پیچھے چل رہا تھا کیونکہ بیسمنٹ کا سنتے ہی اس کے قدم نیچے کہ طرف بڑھ رہے تھے۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ٹھیک ہے جاؤ تم۔۔ سیک میں آکر اس نے اسے جانے کا حکم دیا۔۔ سامنے ہی شفقت

زنجیروں میں دیوار کے ساتھ سیدھا بندھا تھا۔۔

ہاں بھائی شفقت۔۔ کیا حال چال ہیں۔۔ سنا ہے تو غداری کر رہا تھا ہمارے ساتھ۔۔ چیئر

گھسیٹ کر اسکے سامنے بیٹھتا وہ بولا

مجھے جانے دے تا شا۔۔ آئندہ کبھی نہیں کروں گا۔۔ وہ رو رو کر منتیں کر رہا تھا۔۔

جانے دیتا جانے دیتا ہوں۔۔ اتنی جلدی کیا ہے۔۔ اب وہ اٹھ کر خنجر اسکے گالوں پہ پھیر

رہا تھا۔۔ اور اسکی نوک اتنی تیز تھی کی جہاں جہاں ہلکی سی بھی نوک لگتی تھی شفقت کی

چیمیں نکل رہی تھی۔۔

اور دیکھاؤ تجھے انجام۔۔ وہ وحشی بن چکا تھا۔۔ ٹاریچر کے وقت تو وہ ویسے بھی وحشی بن جاتا

تھا اسے غداروں سے سخت نفرت تھی۔۔ اور انہیں وہ تڑپا تڑپا کر مارتا تھا۔۔

مم۔۔۔ مجھ۔۔۔ مجھے۔۔۔ مم۔۔۔ معا۔۔۔ معاف کر دو۔۔۔ درد کی شدت سے وہ اٹک اٹک کر

بول رہا تھا۔۔

کر دیتا ہوں۔۔ ابھی تو گیم شروع ہوا ہے۔۔ خنجر کو دور پھینکتا وہ پاس گئے بٹنر کی طرف

آیا۔۔۔ یہ بٹنر زنجیروں کے ساتھ ایٹچ تھے۔۔ ایک بٹن دبانے پہ زنجیر نیچے یا اوپر کی طرف

Mera Mujrim Bna Mehrum by Aina Ahmed

- 158 -

(Complete Novel)

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

کھچتی تھی اور جسم کا وہ حصہ الگ ہو جاتا تھا۔۔ ابھی ابھی اس نے پاس پڑا پیلا بٹن دبایا۔۔
اور بس اتنی سی دیر تھی شفقت کو اپنی بائیں ٹانگ پہ کچاٹو محسوس ہونا شروع ہو گیا تھا۔۔
خدا کے لیے معاف کر دو۔۔ پلیز۔۔ مجھے جانے دو۔۔ وہ چیخ رہا تھا۔۔ لیکن وہاں کسے اثر تھا
آہستہ آہستہ اسکی ٹانگ کچاٹو کی وجہ سے ادھر رہی تھی۔۔
اور شفقت کی چیخیں اب دلخراش چیخوں میں بدل گئیں تھیں۔۔

@@@

<https://www.classicurdumaterial.com/>

کہاں رہ گئے تھے۔۔ وہ ابھی ابھی شفقت کی ٹھکائی کر کے آیا تھا۔۔ اس لیے کچھ تھکن

سی چڑھی تھی۔۔ لیکن ابہا کے خالص بیویوں والے انداز پہ اسکے لب اپ واپ مسکرا

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
اٹھے۔۔

کیوں تم میرا ویٹ کر رہی تھی۔۔ اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر وہ کمرے کی جانب چلتا ہوا
بولا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اب ایسی بھی بات نہیں۔۔ وہ تو میں اکیلی تھی تو ڈر لگ رہا تھا گھر میں۔۔ اسکی بات پہ
ضمران نے اچنبے سے اسے دیکھا۔۔ پھر اسکو کندھے سے پکڑ کر سامنے کیا۔۔
ڈر کیوں لگ رہا تھا۔۔

اکیلی جو تھی گھر میں اس لیے لگ رہا تھا۔۔ اس کے ایک ایک انداز میں بچوں سی
معصومیت تھی۔۔ ضمران اسکی کس کس ادا پہ فدا ہوتا۔۔

شش۔۔ تم اکیلی نہیں ہو۔۔ میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔۔ کبھی اکیلا پن ہو تو مجھے
محسوس کرنا۔۔ تم مجھے ہمیشہ اپنے آس پاس پاؤ گی۔۔ اپنی پیشانی سے اسکی پیشانی ملاتا وہ
جذب سے بول رہا تھا اور ایسا اسکے لفظوں کو اندر اتار رہی تھی۔۔

مجھے بھوک لگ رہی ہے۔۔ اسکی قربت سے وہ پگھل رہی تھی لیکن ابھی وہ پگھلنا نہیں
چاہتی تھی۔۔ اس لیے بات بدل دی۔۔

کب تک مجھ سے بھاگو گی۔۔ وہ بھی اسکا مطلب خوب سمجھتا تھا
اتنی جلدی تھک گئے۔۔ بھنویں اچکا کر پوچھا گیا۔۔ اسکی بات پہ وہ ہنسا۔۔
تھکوں گا تو میں ساری عمر نہیں۔۔ بے شک آزما لو۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

میں آزمانا چاہتی ہوں۔۔ وہ بھی اسکی انکھوں میں دیکھ کر بولی۔۔ آخر تا شاکی بیوی تھی۔۔
کمی نہ کمی سے تو جھلک آتی نا۔۔

ٹھیک ہے۔۔ اسکی بات پہ اس نے اسے مسکرا کر الگ کیا۔۔
تم تیار ہو جاؤ۔۔ میں تب تک صفائی کر لوں۔۔ اپنی شرٹ کے کف لنکس اوپر کرتا وہ اس
سے مخاطب ہوا۔۔

صفائی۔۔ اسکی بات پہ ایسا کامنہ ہی تو کھل گیا تھا۔۔ اس کے گھر میں تو میڈ آتی
تھی۔۔ اور مردوں کو اس نے کام کرتے دیکھا ہی کب تھا۔۔ شاہ دل تو اٹھ کر پانی بھی
نہیں پیتا تھا۔۔ اور یہ صفائی کی بات کر رہا تھا۔۔

ہاں یار۔۔ میں اپنے کام خود کرنے کا عادی ہوں۔۔ اب ہم کل جا رہے ہیں تو اتنے دن
گھر بند رہے گا۔۔ میں سوچ رہا تھا صفائی ہو جائے گی تو اتنا گندہ نہیں ہو گا۔۔ اب وہ
پینٹ کے پائچے فولڈ کر رہا تھا۔۔

آپ اکیلے کریں گے۔۔ وہ ابھی تک شکڈ تھی۔۔

یار ظاہر سی بات ہے۔۔ تم پریشان مت ہو۔۔ میں پہلے بھی کرتا ہوں اب بھی کر لوں
گا۔۔ شروعات اس نے بیڈ شیٹ کی چادر ٹھیک کرنے سے کی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

بلکل نہیں۔۔ مجھے اچھا نہیں گے گا اپ اکیلے کریں۔۔ میں بھی آج آپکے ساتھ مل کر صفائی کروں گی۔۔ اب وہ بھی نزدیک آکر بیڈ شیٹ سیٹ کر رہی تھی اسکے ساتھ۔۔

اگر تمہاری خوشی ہے اس میں تو ٹھیک ہے۔۔ وہ بھی اب خوشی سے اسکا ساتھ دے رہا تھا۔۔ آخر ایسے ہی سہی وہ اسکے ساتھ اچھا ٹائم سپینڈ تو کر رہا تھا۔۔

@@@

اففف۔۔ یہ کس چیز کا داغ ہے جو اتر ہی نہیں رہا۔۔ وہ صحن میں پوچا لگا رہی تھی جب بار بار ایک جگہ پہ صفائی کرنے سے بھی داغ نہیں دھل رہا تھا۔۔ آخر تھک ہار کر وہ نیچے بیٹھی اس داغ کا معائنہ لینے لگی۔۔

ضمران جو کچن کی صفائی کر رہا تھا ابیہا کی آواز پہ باہر آیا۔۔

یہ خون کا داغ ہے کیا۔۔ ابیہا کی بات پہ اسکا گلا خشک ہوا۔۔

تم۔۔ تم ادھر کیا کر رہی ہو۔۔ اٹھو۔۔ نہیں صاف ہوتا تو میں کر لیتا ہوں۔۔ تم اٹھو شاباش۔۔ اپنے لہجے کی بوکھلاہٹ پہ قابو پاتا وہ اسے اٹھا کر صوفے پہ لے آیا۔۔

لیکن وہ داغ۔۔ اس سے پہلے کہ وہ پھر سے وہی راگ الاپتی ضمران نے بات بدلی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

تم تھک گئی ہوگی۔۔ ٹھہرو میں تمہارے لیے کچھ کھانے کو لے کر آتا ہوں۔۔ وہ فوراً کچھ کی طرف بڑھا۔۔ جبکہ ابیہا کو ایک دم عجیب لگا تھا۔۔ جیسے وہ کچھ چھپا رہا ہو۔۔
تو کیا یہ پہلا موقع تھا۔۔

نہیں نہیں وہ ایسا کیوں کرے گا۔۔ ضمیران ایک اچھا انسان ہے۔۔ اگر ایسا ویسا کچھ ہوتا تو میں ایک ہفتے سے اسکے ساتھ ہوں۔۔ کچھ نہ کچھ تو پتہ چل ہی جاتا۔۔ افوہ ابیہا کیا سوچ رہی ہو۔۔

یہ لوتازہ تازہ جوس پیو۔۔ وہ اپنی ہی سوچوں میں گم اپنے سوالوں کے جواب دے رہی تھی

جب وہ اس کے لیے جوس لے آیا۔۔

ویسے مجھے اندازہ نہیں تھا۔۔ اسکے ہاتھ سے گلاس لے کر اس نے شرارتی لہجے میں کہا۔۔

کیا اندازہ نہیں تھا۔۔ اس نے اسے اچنبے سے پوچھا۔۔

یہی کہ اپ اتنے اچھے خائساں ماں ہونے کے ساتھ صفائی والی بائی بھی ہیں۔۔ اس نے اسکی گھرداری پہ چوٹ کی۔۔

اوہ ہیلو۔۔ آل رائوندر کہتے ہیں اسے۔۔ ضمیران نے فرضی کالر جھاڑے۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ہا ہا ہا۔۔ آل رائونڈر میں دھمکے شمکے بھی لگا لیتے ہیں یا نہیں۔۔ وہ اب ہنس رہی تھی۔۔

اللہ۔۔ توبہ کرو۔۔ کیا کہہ رہی ہوا پٹے میاں کو۔۔ وہ اسے مصنوعی غصے سے گھور رہا تھا۔۔

الے میلا بے بی لونے لگا۔۔ الے الے لونا نہیں۔۔ وہ اسکے جھوٹے انسو صاف کرتی اسے

پچکار رہی تھی۔۔

جاؤ رہنے دو میں بات ہی نہیں کروں گا اب تم سے۔۔ ضمیران واقعی ناراضگی سے دوسری

طرف منہ موڑ گیا۔۔

چلو یہ بھی اچھا ہوا۔۔ اب میں ناروے میں جا کر سکون سے گھوموں گی۔۔ وہ اسے مزید

تنگ کر رہی تھی۔۔

میں نے تمہیں لے کر ہی نہیں جانا۔۔ ضمیران رخ موڑے ہی بولا۔۔

نانا۔۔ شوہروں کو اپنی بیویوں سے ایسے مذاق نہیں کرنے چاہیے۔۔ آپ کیوں چاہتے ہیں

کہ آپ وہیل چیئر پہ جائیں۔۔ اب کے وہ اسے دھمکی دے رہی تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

تم میری ٹانگیں توڑو گی۔۔ ضمراں شکڈ سا اپنی بیوی کا فرمان سن رہا تھا جس کو وہ اپنی جلد بازی میں بے حد معصوم ہونے کا عہدی دے چکا تھا۔۔ اور اب وہ تھکن میں بھی اتنا بول رہی تھی۔۔

نہ نہ۔۔ ٹانگیں ٹوٹی تو دوبارہ جڑ جائیں گی۔۔ میں ایسا کروں گی کاٹ ہی دوں گی۔۔ ضمراں کو ابیہا کی بات سن کر شک ہو رہا تھا کہ کہیں اس نے اسکا تا شا والا روپ دیکھ تو نہیں لیا۔۔ وہ شاک سا اسے دیکھ رہا تھا۔۔

اتم ابیہا ہی ہونا؟۔۔ وہ اس کو ہاتھ لگاتا جیسے یقین کر رہا تھا۔۔ وہ جو جس پی رہی تھی

لیکن ضمراں کو وہ ایک ڈیکولا لگ رہی تھی جو گلاس میں خون پی رہا ہو۔۔

آپ ڈر گئے۔۔ اس کے قریب آکر اس نے اسے سسپنس بھرے انداز میں پوچھا۔۔

جو تمہارے ابھی تیور ہے نا وہ ہر ایک کو ڈرنے پہ مجبور کر دے۔۔ پیچھے ہٹو ڈیکولا نہ ہو تو۔۔

اسکو پیچھے کرتا وہ کچھ کی جانب بڑھا۔۔ جبکہ ابیہا کا پیچھے فلگ شکاف قہقہہ پڑا تھا۔۔ اسے

پہلی بار کسی کو تنگ کرنے میں اتنا مزہ ا رہا تھا۔۔

@@@

CLASSIC URDU MATERIAL

السلام علیکم -- وہ کافی دنوں بعد آج نور کی طرف آیا تھا۔۔ وہ جو وقت گزاری کے لیے کتاب پڑھ رہی تھی ایکدم چونکی۔۔

والسلام۔۔ کتاب سائڈ پہ رکھ کر وہ اسکے پاس آئی۔۔

کیسی ہو۔۔ وہ اسٹک اور کیپ سائڈ پہ رکھتا بولا۔۔

ٹھیک ہوں۔۔ آپ آج کافی دنوں بعد آئیں ہیں سب ٹھیک تو ہے نا۔۔ اس سب کے بعد سے نور اتنی کانفیڈنٹ ہو گئی تھی کہ اس سے اسکا حال چال پوچھ سکے۔۔ یا اس سے تھوڑی بہت بات چیت کر سکے۔۔ آخر تکلف کی دیوار ان کے درمیان سے تو گر ہی چکی

تھی۔۔

اللہ کا شکر ہے۔۔ کیا کر رہی تھی۔۔ وہ اسکے قریب آیا اب جب اپنا حق جتا چکا تھا تو پھر یہ

تکلف کیسا۔۔

کتاب پڑھ رہی تھی۔۔ اپ بتائیے۔۔ کیسا رہا دن۔۔ کھانا لگاؤں آپ کے لیے۔۔

نہیں۔۔ بھوک نہیں۔۔ وہ اسکے کندھے پہ سر رکھتا بولا۔۔ اس وقت وہ بہت تھک چکا تھا

اور صرف مینٹلی سکون چاہتا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اسکے قریب آنے پہ نور کے کان سرخ ہوئے تھے۔۔

مجھے اپ سے بات کرنی ہے۔۔ اخر وہ ہمت مجتمع کرتے بولی۔۔

ہمم۔۔ شاہ دل اسکی گردن پہ جھکا اسکی خوشبو کو اپنے اندر اتار رہا تھا۔۔

میں جاب کرنا چاہتی ہوں۔۔ وہ سوچ سکی تھی کہ وہ جاب کرے گی۔۔ اخر کب تک یوں گھر میں تنہا رہتی۔۔ کچھ نہ کچھ تو اسے کرنا تھا۔۔

کیوں۔۔ اسکی بات پہ وہ چونکا۔۔

کیوں کیا مطلب۔۔ کچھ نہ کچھ تو مجھے کرنا ہے نا شاہ دل۔۔ آج نہیں تو کل۔۔ کب تک

یوں گھر میں تنہا رہوں گی۔۔ ویسے بھی میں گھر رہ کر بور ہو جاتی ہوں۔۔ اسکی شرٹ کے

بٹن پہ ہاتھ پھیرتی وہ بولی۔۔ اسکی بات پہ شاہ دل نے ایک گہرا سانس لیا۔۔

اپنا سامان پیک کر لینا۔۔ کل ہم چلیں گے۔۔

کہاں۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ہمارے گھر۔۔ اسکے چہرے کی لٹ کو پیچھے کرتا وہ بولا۔۔ اب وہ جب سب کام کر چکا تھا تو یوں چوروں کی طرح نور کو الگ فلیٹ میں رہنے کی کوئی تک نہیں بنتی تھی۔۔ وہ اسکی بیوی تھی اور اسکو اسی کے ساتھ رہنا تھا۔۔

شاہ دل کی بات پہ وہ مسکرائی۔۔ اب وہ سب کی سامنے مسز نور شاہ دل بن کر جائے گی یہ خیال ہی اس کے لیے بہت خوش آئند تھا۔۔

ٹھیک ہے۔۔ مسکراتے ہوئے اس نے شاہ دل کی طرف دیکھا۔۔

کوئی اور مسئلہ تو بولو۔۔ وہ پھر سے اسکی گردن پہ جھک چکا تھا۔۔ اور نور اس میں تو مزید اب کچھ بھی بولنے کی ہمت ہی نہیں رہی تھی۔۔

گردن سے ہوتے اس نے اسکی کانوں کی لوٹوں کو پیار سے چھوا تھا اور نور۔۔ وہ تو جیسے دل و جان سے لرز گئی تھی۔۔ اس نے شاہ دل کی شرٹ کو زور سے بھینچا۔۔

مجھے لگا تھا کہ شاید تم سے محبت نہیں کر پاؤں گا۔۔ لیکن صحیح کہتے ہیں نکاح سے بڑی کوئی طاقت نہیں ہوتی۔۔ میں ہار گیا ہوں آج تمہارے سامنے۔۔ اسکو بانہوں میں اٹھا کر وہ بیڈ پہ لٹاتا ہوا بولا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جبکہ نور کی آنکھیں ہنوز بند تھیں۔۔۔ وہ اسکی شدتوں کو صرف محسوس کر رہی تھی۔۔۔ وہ اس پہ جھکا اور اپنے پیار کی بے پناہ مہریں اس پہ ثبت کرتا چلا گیا۔۔۔

@@@

پہلے کبھی بیٹھی ہو جہاز پہ۔۔۔ وہ ناروے کے لیے فلائی کرنے گئے تھے اور ابیہا کے تاثرات سے لگ رہا تھا کہ وہ پہلی بار ایرو پلین پہ بیٹھی ہے۔۔۔

اونہوں۔۔۔ اسکی بات پہ ابیہا نے سہمے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔ ضمراں نے پیار سے مسکرا کر اسے دیکھا پھر اسکا ایک ہاتھ پکڑ کر اس نے اپنے ہاتھ میں لیا اور دوسرا ہاتھ اسکے کندھے کے گرد باندھ لیا۔۔۔

ریلیکس۔۔۔ دیراز نتھنگ ٹو فیئر۔۔۔ اسپیشلی وین ائم و دیو۔۔۔ انڈر اسٹینڈ۔۔۔ آخر میں تنبیہ

تھی یا کیا لیکن ابیہا کو سکون آگیا تھا۔۔۔ اس نے اسکے کندھے پہ سر رکھ کر آنکھیں موند

لیں اور اسے لگا جیسے اسکے سارے غم ضمراں نے لے لیے ہوں۔۔۔ وہ پہلی بار محبت کے

معنوں کو سمجھ رہی تھی۔۔۔ اسے لگ رہا تھا وہ پہلے ایک خول میں جیتی رہی ہے۔۔۔ اور

ضمراں کی محبتوں سے وہ خول پگھل رہا تھا۔۔۔ جو مذاق۔۔۔ جو باتیں۔۔۔ اس نے کبھی کسی

CLASSIC URDU MATERIAL

سے شیئر نہیں کی تھی وہ اب ضمراں سے کر کہتی تھی۔۔۔ وہ ڈر۔۔۔ وہ خدشے جو اسے اپنی ذات سے ہمیشہ لاحق رہتے تھے وہ اہستہ آہستہ ختم ہو رہے تھے۔۔۔

اس کے کندھے پہ سر رکھے وہ اپنے روشن مستقبل کی بارے میں سوچ رہی تھی جب جہاز فلائی کر گیا اور وہ دونوں اس جہاں سے دور نکل آئے۔۔۔ جہاں وہ جا رہے تھے وہاں نہ تو کوئی تاشا تھا اور نہ ہی اسکا ظلم۔۔۔ وہاں صرف ضمراں تھا اور اسکی ڈھیر ساری محبتیں۔۔۔

@@@

آپ نے کبھی مجھے اپنے پرنس کے بارے میں نہیں بتایا۔۔۔ وہ ابھی ابھی گھوم پھر کر ہوٹل میں آئے تھے۔۔۔ ابیہا کافی حد تک ضمراں کو جان چکی تھی اور ضمراں ابیہا کو۔۔۔
دونوں نے ہی کافی کوالٹی ٹائم سپینڈ کیا تھا ناروے میں۔۔۔ محبت شرارت اعتبار عقیدت اور ایسے ہی کئی جذبات ان کے درمیان جنم لے چکے تھے۔۔۔

ابیہا اب اسے اور جاننا چاہتی تھی۔۔۔ اتنا جاننے کے بعد بھی وہ اس کا بزنس۔۔۔ اس کا ارنگ وے اور اسکی فیملی کے بارے میں نہیں جان پائی تھی۔۔۔ اس بارے میں اس نے

CLASSIC URDU MATERIAL

کئی بار پوچھا بھی لیکن وہ ہر بار ٹال جاتا تھا۔۔ اس لیے ابیہا نے آج دو ٹوک بات کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔

کیا کرو گی جان کر۔۔

ایک ٹھنڈی آہ بھر اس نے ابیہا کی طرف دیکھا۔۔ اتنا تو وہ جان چکا تھا کہ وہ اب ٹلے گی نہیں۔۔ آخر وہ کب سے تو اس سے اس سب کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔۔

کیا مطلب کیا کروں گی جان کر۔۔ آپ میرے شوہر ہیں۔۔ آپکے بارے میں جاننا مجھے اچھا لگے گا۔۔ وہ جانتی تھی وہ کچھ چھپا رہا ہے۔۔ لیکن کیا۔۔ یہ سمجھنے سے وہ قاصر تھی۔۔

تو شوہر تمہارا میں ہوں۔۔ تعلق تمہارا مجھ سے ہے۔۔ میری فیملی سے نہیں ہے اور نہ ہی وہ

ہے۔۔ اور اس کا کیا پاسٹ ہے وہ میں شیئر نہیں کرنا چاہتا۔۔ ہوپ سو تم دوبارہ یہ بات

نہیں کرو گی۔۔ ضمیران نے اسے صفا چٹ جواب دے دیا تھا۔۔ لیکن روکے انداز میں۔۔

وجہ اسکے اندر کی اذیت تھی جسے وہ اپنے لہجے سے چھپا رہا تھا۔۔

ٹھیک ہے۔۔ ابیہا خاموش ہو گئی تھی۔۔ آخر کہتی بھی تو کیا۔۔ اتنا روکھا لہجہ ابیہا نے پہلی

بار اسکا دیکھا تھا۔۔ اور تھوڑی سہم بھی گئی تھی۔۔ وہ تو ہمیشہ اس سے نرمی سے بات کرتا

تھا پھر ایسا کیا ہے کہ وہ مجھے بتانا نہیں چاہتا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اچھا یہ بتاؤ۔۔ تم نے کھانا کھایا۔۔ وہ اب لیپ ٹاپ سائڈ پہ رکھ کر اسکا ہاتھ پکڑ چکا تھا۔۔
شاید اسے اپنے لہجے کی تلخی کا اندازہ ہو چکا تھا اس لیے اب نرمی کا عنصر شامل تھا۔۔
ایہا جو اداس ہو کر بیڈ شیٹ کے ڈیزائن پہ انگلی پھیر رہی تھی۔۔ ایک نظر اسے دیکھا۔۔
ہاں کھا لیا ہے۔۔ ایہا کا موڈ آف ہو چکا تھا۔۔

ناراض ہو گئی میری بیوی مجھ سے۔۔ وہ اسے بانہوں میں لے چکا تھا۔۔ آخر وہ اسکی بیوی
تھی اگر وہ نخرے دکھا رہی تھی تو نخرے دکھانا اسکا حق تھا۔۔ اور اسکے نخرے اٹھانا ضمیران
کا فرض۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
تو کیا نہیں ہونا چاہئے۔۔ وہ اب بھی خفا تھی اسکی بانہوں میں آکر بھی اسکا موڈ ٹھیک
نہیں ہوا تھا۔۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ایہا۔۔ ضمیران نے اسے خود سے الگ کر کے اسکے چہرے کو ہتھیلی کے پیالے میں لیا۔۔
اسکے بلانے پہ ایہا نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔ چہرے پہ ابھی بھی ناراضگی تھی۔۔
دیکھو۔۔ مجھے اس سب سے اذیت ہوتی ہے۔۔ اپنے پاسٹ سے دکھ پہنچتا ہے۔۔ میں اسے
دہرانا نہیں چاہتا۔۔ کیونکہ میں جب بھی اسے یاد کرتا ہوں مجھے غصے آ جاتا ہے اور میں وہ
غصہ تم پہ اتارنا نہیں چاہتا۔۔ مجھے سمجھو میری جان۔۔ کچھ چیزوں کا چھپے رہنا ہی بہتر

Mera Mujrim Bna Mehrum by Aina Ahmed - 172 -
(Complete Novel)

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

ہے۔۔ کیونکہ وہ کھل جائیں تو اپنی یاد میں بھی بہت تباہی لاتی ہے۔۔ بس تم سے گزارش ہے میرے بارے میں کبھی ایسا کچھ پتہ چلے جو ناقابل یقین ہو تو بدگمان مت ہونا مجھ سے۔۔ بلکہ یہ سوچنا کہ ایسا کیوں ہوا۔۔ اپنی پیشانی سے اسکی پیشانی ٹکاتا وہ اسکے گال پہ اپنا انگوٹھا پھیر رہا تھا۔۔

ابہا اس کی بات سنتے سنتے آخر میں چونکی ضرور تھی لیکن پھر فوراً ہی ریلیکس ہو گئی تھی۔۔ آپ کبھی کوئی ایسا کام کرنا ہی نہ کہ مجھے آپ سے بدگمان ہونا پڑے۔۔ ابہا کی بات پہ اس نے اسے غور سے دیکھا۔۔ اسکی بات پہ وہ چپ ہی تو کر گیا تھا۔۔ کیا کہ گئی تھی

<https://www.classicurdumaterial.com/> وہ۔۔

Support@classicurdumaterial.com سو جاؤ۔۔ اسے خود سے الگ کر کے وہ اپنی بیڈ سائڈ پہ آکر لیٹ گیا۔۔ جبکہ ابہا اسے

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> حیرت سے دیکھ رہا تھا۔۔

سب پورا تھا تو کہاں خلاء تھا ان میں۔۔ یہ سب وہ سوچ ہی سکتی تھی۔۔ کیونکہ جواب تو اسے کہیں نہیں مل رہا تھا۔۔ آخر تھک ہار کر اس نے آنکھیں موند لیں۔۔

@@@

CLASSIC URDU MATERIAL

صبح جب اسکی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو ضمیران کی بانہوں میں پایا۔۔۔ جب سے اسکی شادی ہوئی تھی ضمیران اسے خود میں سمو کر سوتا تھا۔۔۔ رات اس تلخی کے بعد وہ خود سے سوال و جواب کرتی اسے پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔ لیکن شاید ضمیران جاگ رہا تھا۔۔۔ اس لیے تو وہ جب اٹھی تو اسکی بانہوں میں تھی۔۔۔ ایک نظر اس نے اس حسین چہرے کو دیکھا۔۔۔ پھر اس پہ ہاتھ پھیرا۔۔۔

مجھے یقین ہے کہ تم ایک اچھے انسان ہو۔۔۔ پھر کیا چیز ہے جو مجھے تم سے دور کرتی ہے۔۔۔ یہ بات میں سمجھنے سے قاصر ہوں۔۔۔ اسکی بند آنکھوں پہ انگلی کے پوٹے دھیرے سے

پھیرتے وہ اسکے نقش چھو رہی تھی۔۔۔ وہ نجانے رات کے کس پہر سویا تھا کہ ابیہا کے چھونے سے بھی اسکی آنکھ نہیں کھل رہی تھی۔۔۔ ورنہ تو وہ ابیہا کے ذرا سے کسمسانے پہ

ہی اٹھ جاتا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر وہ یونہی اسکے حصار میں رہی جیسے سکون محسوس کر رہی ہو۔۔۔ پھر تھوڑا اوپر ہو کر اسکے رخساروں پہ اپٹے لب رکھے۔۔۔ اور یہ شاید پہلی بار تھا کہ ابیہا نے یوں اپٹے لب اسکے گال پہ رکھے ہوں۔۔۔ یا یوں اپنی محبت کا اظہار کیا ہو۔۔۔ ہاں محبت اسے محبت ہو چکی تھی اس سے۔۔۔ اسکے دل سے اسکے کریکٹر سے۔۔۔ اسکی روح سے۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

یہ خیال ہی اس کے کیے کتنا انمول تھا کہ وہ اسکا شوہر صرف اس سے پیار کرتا ہے۔۔ اور وہ پورے طمطراق سے اسکے دل پہ راج کرتی ہے۔۔ عورت کو مرد سے محبت ہونہ ہو۔۔ لیکن یہ خیال ہی اسے غرور اور فخر بخشتا ہے کہ وہ جس کے نکاح میں ہے وہ صرف اسکا ہے۔۔ اسکے نہ صرف دل میں بلکہ اسکے دماغ میں بھی وہی بستی ہے۔۔ اس سے اسکا جسم کا نہیں روح کا رشتہ ہے۔۔

یہ سب سوچتے ہوئے وہ بھول چکی تھی کہ وہ اب تک اس کشمکش میں ہے کہ کیا خلاء ہے ان میں۔۔ اسے اب اس بات کی خوشی تھی کہ وہ ایک مکمل زندگی گزار رہی ہے۔۔

ایک فینٹسائز لائف جس میں صرف محبت اور خوشیاں ہیں۔۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>

اگر وہ نہیں ذکر کرنا چاہتا تو مجھے بھی ضرورت نہیں ہیں کریدنے کی۔۔ کچھ سوچ کر وہ

مطمئن ہو گئی تھی۔۔ پھر اسکے سینے پہ اپنے ہونٹ رکھے۔۔ لمس کی حدت تھی یا کچھ اور

اس کے لب رکھنے سے ضمیران ہلکا سا کھسمسایا تھا۔۔

اسکی نیند کا خیال کر کے وہ پھر سے اسکے سینے سے لگ گئی اور پھر سکون سے آنکھیں موند لیں۔۔

@@@

CLASSIC URDU MATERIAL

ناظرین آپ دیکھ رہے ہیں۔۔۔ ملک کے حالات بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔۔۔ اور پولیس صرف خاموش تماشاخی بنی ہے۔۔۔ یہاں کتنے لوگ ہلاک ہو رہے ہیں۔۔۔ اور کتنے زخمی۔۔۔ لیکن انہیں اس سب سے کوئی سروکار نہیں۔۔۔ انکا کہنا تو یہی ہے کہ وہ کوشش کر رہے ہیں۔۔۔ پر یہ کیسی کوشش ہے کہ جس میں حالات بہتر نہیں بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔۔۔ رپورٹر خبریں دے رہی تھی اور شاہ دل پریشان بیٹھا سب دیکھ رہا تھا۔۔۔

کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔ نہ ایسا کا کچھ پتہ چل رہا تھا اور اوپر سے شہر میں دھماکے پہ دھماکے ہو رہے تھے۔۔۔ بھتہ خور تنظیمیں بھی تیز ہو گئیں تھیں۔۔۔ روز

کوئی نہ کوئی ایک بندہ وہ بھتہ نہ دیئے کی صورت میں ہلاک کر دیئے تھے۔۔۔ اور شاہ دل پریشان تھا۔۔۔ Support@classicurdumaterial.com

یقیناً یہ تاشا کا کام تھا اتنا تو وہ کنفرم تھا لیکن عدالت ثبوت مانگتی ہے۔۔۔ اور فی الوقت اسکے پاس کوئی ثبوت نہ تھا۔۔۔

@@@

CLASSIC URDU MATERIAL

ہاں فرید۔۔ کیسے حالات ہیں۔۔ وہ آج ہی ناروے سے واپس آیا تھا اور آتے ہی فرید سے رپورٹس لے رہا تھا۔۔ ابیہا سفر کی تھکن سے ہی اتنا تھک چکی تھی کہ آتے ہی سو گئی تھی۔۔ اس لیے تو ناشا فوراً ہی ادھر آ گیا تھا۔۔ آخر اٹنے دن کا کام پینڈنگ پہ تھا۔۔ سر آپ کے حکم کے مطابق سارے کام ہو چکے ہیں۔۔ فرید فخر سے بتاتے ہوئے بولا۔۔ آخر اس نے ہر کام بہت دل سے کیا تھا۔۔

ویری گڈ۔۔۔ اور وہ ایس پی۔۔ اسکا کیا بنا۔۔ اب وہ رپو الونگ چیئر پہ بیٹھا گھوم رہا تھا۔۔ ہاتھ میں سگار تھا۔۔

سر اسکو کچھ سمجھ گئے گی تو کچھ کرے گا نہ۔۔ اسکے ہوش ابھی سنبھل نہیں پاتے کہ میں دوسرا حملہ کروا دیتا ہوں۔۔ فرید کی بات پہ اسکا جاندار قہقہہ پڑا۔۔

زبردست میرے شیر۔۔ زبردست۔۔ اسکا انعام بھی تمہیں جلد دیں گئے۔۔ اس نے اٹھ کر اسکے کندھے پہ تھپکی دی اور گڈ لک کہتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔ جہاں اسکی عزیز از جان اسکا انتظار کر رہی تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جب سے وہ ناروے سے آنے والے تھے تب سے وہ ابیہا کے موڈ میں واضح تبدیلی محسوس کر رہا تھا۔۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ جو جذبات وہ ابیہا کے لیے رکھتا ہے وہ بھی اب اس کے لیے رکھنے لگی ہے۔۔ اور یہ سوچ ہی اس کے لیے کافی خوش آمد تھی۔۔

مسکراتا ہوا وہ روم میں داخل ہوا۔۔ آتے ہوئے وہ پھول بھی توڑ کر لایا تھا اس کے لیے۔۔ لیکن وہ ہنوز بیڈ پہ سوئی ہوئی تھی۔۔ وہ مسکراتا ہوا بیڈ کے قریب آیا۔۔

اوائے۔۔ سلپنگ بیوٹی۔۔ اٹھنا نہیں ہے کیا۔۔ وہ پیار سے اسکی چہرے پہ گلاب پھیرتا ہوا بولا۔۔ لیکن وہ کچھ زیادہ ہی گہری نیند میں تھی۔۔ ہلکا سا بھی نہ کسمسائی۔۔

اسے گہری نیند سوتا دیکھ کر اسکی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔ ساند پہ گلاب رکھ کر وہ اٹھنے ہی

لگا تھا کہ اسکی نظر اسکی گردن اور کندھے کے درمیان موجود تل پہ پڑی اور بس وہی اٹک

گئی۔۔ اب وہ تل اسکو گستاخی کرنے پہ اکسارہا تھا۔۔ کچھ سوچ کر اس نے جھک کر اس

تل کو اپنے لبوں سے چھو لیا۔۔ کچھ دیر اپنے ہونٹ یونہی اس کے اوپر رکھے پھر اسکی نیند

خراب ہونے ڈر سے اٹھ گیا۔۔

بھرپور سولو۔۔ رات میں پوچھوں گا۔۔ پیار سے اسکا گال تھپتھپاتا وہ کمرے سے باہر آ

گیا۔۔

سوچ سوچ کر تھک گیا تھا وہ۔۔ لیکن کوئی سرا اس کے ہاتھ میں نہیں آ رہا تھا۔۔ کوئی گواہ کوئی ثبوت اسکے ہاتھ نہیں لگ رہا تھا۔۔ مسلسل سوچنے سے اسے فرسٹیشن ہو رہی تھی اب۔۔ اس نے اپنے بال مٹھی میں جکڑے۔۔ ابھی وہ ایسے ہی بیٹھا اپنی سوچوں میں گم تھا جب فون رنگ ہوا۔۔

ہیلو۔۔ ٹینشن میں اس نے بن دیکھے ہی فون اٹھا لیا۔۔

سلام ایس پی کیسے ہو۔۔ تاشا کی دلکش آواز سن کر اسکے اعصاب تن گئے تھے۔۔ اسکا

لبس نہیں چل رہا تھا کہ تاشا کو فون سے ہی شوٹ کر دے۔۔

تو یہ تھا تمہارا لیول۔۔ 4۔۔ لوگوں کو قتل کرنا۔۔ بھتہ خور لوگوں کی تعداد بڑھانا۔۔ تو فل تباہی

تھا تمہارا لیول۔۔ 4۔۔ کیا خوشی ملتی ہے تمہیں اس سب سے۔۔ بولو۔۔ وہ چیخا۔۔

ارے ارے آرام سے۔۔ یہ سب بھی تھا۔۔ لیکن۔۔ ابیہا کو تو تم بھول ہی گئے۔۔ اس

نے اب اسکی دکھتی رگ پہ پاؤں رکھا اور بالکل ٹھیک جگہ پہ رکھا تھا اس لیے تو شاہ دل تمللا

اٹھا تھا۔۔

تم۔۔ ابیہا تمہارے پاس ہے۔۔ شاہ دل کا دل کر رہا تھا اسے ایک موٹی سی گالی دے۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

بلکل -- وہ ہنسا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی ایہا کو ہاتھ لگانے کی -- مرد بنو تا شا -- مجھ سے لڑو -- خواتین کو بیچ
میں مت لے کر آؤ -- غصے کی شدت سے شاہ دل کی گردن کی رگیں پھول رہی تھی --
اتنا غصہ اسے شاید ہی کبھی آیا ہو --

ہالڈ آن -- ہالڈ آن -- لڑکے -- مرد بن کر ہی لڑ رہا ہوں -- اور جہاں تک بات ہے اسے
ہاتھ لگانے کی تو آف کورس بیوی بنا کر ہی اسے ہاتھ لگایا ہے -- وہ شاہ دل کو چڑا رہا تھا --
اسکا غصہ اسے سکون دے رہا تھا --

بیوی -- اسکی ساری بات پہ اس لفظ پہ وہ شاکڈ ہوا -- یہ لفظ سن کر ہی اسکا دماغ ماؤف ہو
گیا تھا --
<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

ہاں -- بیوی -- لفظ بیوی پہ وہ زور دیتا بولا جیسے اسے کچھ باور کروا رہا ہو --
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

تم اچھا نہیں کر رہے -- اب اسکی آواز دھیمی ہو چکی تھی -- بے بسی ہی بے بسی تھی جو
اسے اپنے گھیرے میں لیے ہوئے تھی --

کیسی بات ہے نا ایس پی - ہیرو اور ولن کی ایک ہی جان -- سننے میں کتنا زبردست لگتا
ہے نا -- پر پتہ ہے کیا تم نے اپنی جان کو کمزوری بنا لیا ہے -- جبکہ تا شا -- تا شا کو

Mera Mujrim Bna Mehrum by Aina Ahmed - 180 -
(Complete Novel)

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

کمزوریاں پسند نہیں۔۔ اس لیے وہ اپنی ہر کمزوری کو طاقت بنا لیتا ہے۔۔۔ یہی وجہ ہے کہ تم آج بے بس ہو۔۔ سوائے غصے کے کچھ نہیں کر سکتے۔۔ اور میری جان میری طاقت ہے۔۔ اس لیے میں خوش ہوں۔۔ اور قہقہے لگا رہا ہوں۔۔ اپنی بات پہ وہ پھر ہنسا تھا۔۔ یوں جیسا شاہ دل کے زخموں پہ نمک چھڑک کر اسے مزہ آرہا ہو۔۔ اسے ٹارچر پسند تھا اور یہ بھی تو ایک قسم کا ٹارچر ہی تھا جو وہ شاہ دل کے ساتھ کر رہا تھا۔۔ شاہ دل نے غصے سے فون بند کر دیا اب یہ اسکی بکواس نہیں سن سکتا تھا۔۔ تاشا نے ہنستے ہوئے پہلے بند فون کو دیکھا۔۔ پھر ہنستے ہوئے مڑا۔۔

لیکن جو نہی اس کی مظر سامنے پڑی وہ تو جیسے وہی ساکت ہو گیا۔۔ کیونکہ آگے ابیہا سن کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> @@@

ابھی اسکی آنکھ کھلی ہی تھی کہ نرم گلابوں کی خوشبو اسکے نتھوں سے ٹکرائی۔۔ مشکل سے انکھیں کھول کر اس نے پاس پڑے گلاب کو دیکھا۔۔ گلاب پہ نظر پڑتے ہی اسکے لب آپ و آپ مسکرا اٹھے تھے۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

گلاب کو ہاتھ میں پکڑ کر اس نے اسے سونگھا۔۔ یوں جیسے لانے والے کی خوشبو کو اپنے اندر اتارا ہو۔۔ پھر مسکراتے ہوئے بیڈ سے اٹھی۔۔ اج وہ سوچ چکی تھی کہ ضمراں سے اپنی محبت کا اظہار کر دے گی۔۔

ضمراں۔۔ وہ اسے آواز دیتے ہوئے سیڑھیاں اتر رہی تھی پر وہ اسے کئی نظر نہیں آ رہا تھا۔۔ نیچے صحن میں بھی وہ کہیں نہیں تھا۔۔ نہ کچن میں۔۔ اچانک اسکی نظر جم روم میں پڑی تھی جس کا دروازہ ادھ کھلا تھا۔۔

ضم۔۔ اس سے پہلے کہ وہ آواز دیتے ہوئے دروازہ کھولتی اندر سے آتی آوازوں نے اسکے قدم وہی جکڑ لیے۔۔ وہ اندر شاید کسی سے بات کر رہا تھا۔۔ چونکہ وہ دروازے کی اوٹ میں تھی اس لیے دیکھ نہ سکی کہ اندر کوئی ہے یا نہیں۔۔ لیکن ضمراں کی آواز وہ اچھے سے پہچانتی تھی۔۔ اور اس کے منہ سے جو لفظ ادا ہو رہے تھے وہ ابیہا کو ہلا دینے کے لیے کافی تھے۔۔

ارے ارے آرام سے۔۔ یہ بھی تھا لیول 4 میں۔۔ لیکن ابیہا کو تو تم بھول ہی گئے۔۔ اسکی بات پہ ابیہا ساکت ہو گئی تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

آگے سے پتہ نہیں کیا بات کہی گئی تھی جس پہ وہ ہنسا۔۔ اب ابیہا سمجھ گئی تھی کہ وہ فون پہ کس سے باتیں کر رہا ہے لیکن آگے کون ہے یہ ابھی بھی وہ نہیں جان پائی تھی۔۔ ابھی وہ اسی کشمکش میں تھی کہ وہ پھر سے بولا۔۔

ہالڈ آن ہالڈ آن لڑکے۔۔ مرد بند کر ہی کر رہا ہوں۔۔ اور جہاں تک بات ہے ہاتھ لگانے کی تو آف کورس بیوی بنا کر ہی ہاتھ لگایا ہے۔۔ کیسی بات ہے نا ایس پی۔۔ ہیرو اور ولن کی ایک ہی جان۔۔ سننے میں کتنا زبردست لگتا ہے نا۔۔ پر پتہ ہے کیا تم نے اپنی جان کو کمزوری بنا لیا۔۔ جبکہ تاشا۔۔ تاشا کو کمزوریاں پسند نہیں۔۔ اس لیے وہ اپنی ہر کمزوری کو طاقت بنا لیتا ہے۔۔ اس لیے یہی وجہ ہے کہ تم آج کمزور اور بے بس ہو۔۔ اس لیے غصے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے جبکہ میری جان میری طاقت ہے۔۔ اس لیے تو میں خوش ہوں اور قمقمے لگا رہا ہوں۔۔ اب وہ باقاعدہ قمقمے لگا رہا تھا۔۔ اور ابیہا ساکت سی سب سن رہی تھی۔۔ کچھ تھا اس کے اندر جو چھنا کے سے ٹوٹا تھا۔۔

کیا سمجھ چکی تھی وہ اس شخص کو۔۔ اور کیا نکلا تھا وہ۔۔ اب سارے سوالوں کے جواب اسے مل رہے تھے۔۔ وہ تھا تاشا۔۔ اس سے تو پورا ملک اور شاید باہر کے لوگ بھی واقف

CLASSIC URDU MATERIAL

تھے ایسا کیسے نہ ہوتی۔۔ اس نے اس سے نکاح کڈنیپ کیوں کر کے کیا۔۔ کیونکہ وہ شریف ہوتا تو شریفوں کی طرح شادی کرتا نا۔۔ وہ تو دہشت گرد غنڈا لٹیرا اور سمگلر تھا۔۔ پہلے اس نے شاہ دل پہ اعتبار کیا۔۔ اور اس نے اسے دھوکا دیا۔۔ لیکن اسے ضمراں نے نکالا اس فیز سے۔۔ اور اب پتہ چلا کہ ضمراں بھی ایک دھوکے کے سوا کچھ نہ تھا۔۔ اس نے اپنا آپ گیٹاپ بنایا صرف میرے ساتھ وقت گزاری کے لیے۔۔ اصل میں تو وہ تاشا تھا اور صرف ایس پی سے اپنا انتقام لینا چاہتا تھا اور اسی کی آڑھ میں ایسا بھی آگئی تھی۔۔ یہ سب سوچتے ہی ایک غصے کی لہر اسکے رگ و پے میں سرایت کر گئی تھی۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ اپنی سوچوں میں غم تھی جب وہ مڑا۔۔ وہ ہمیشہ اپنے پورشن میں ہی ایس پی سے بات کرتا تھا۔۔ اسی وجہ سے اب بھی یہی تھا لیکن ایک غلطی جو اس سے ہو چکی تھی وہ تھی یہ کہ وہ ایسا کی موجودگی کو نظر انداز کر چکا تھا۔۔ ایک دم اسے دیکھ کر وہ پریشان ضرور ہوا تھا لیکن پھر فوراً سنبھلا۔۔

ارے جان یہاں کیا کر رہی ہو۔۔ اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھنے کو وہ اگے بڑھا۔۔ ہاتھ مت لگانا مجھے۔۔ ایسا بولی نہیں غرائی تھی۔۔

ایسا۔۔ وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ سب سن چکی ہے۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

نام مت لو میرا اپنی گندی زبان سے -- اس کے غصے پہ وہ حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا اسے جو لگا تھا کہ وہ اسے سمجھے گی تو غلط تھا --

دیکھو -- مجھے سمجھنے کی کوشش کرو -- بہت تحمل سے وہ اسے اپنی بات سمجھانا چاہ رہا تھا -- (تحمل اور تاشا) -- لیکن بیوی تھی آخر وہ اسکی -- اس کے آگے تو کرنا تھا --

کیا سمجھنے کی کوشش کروں -- تمہاری اس مکاری کو؟ یا تمہاری دہشت گردی کو جو تم نے پھیلا رکھی ہے -- نفرت ہو رہی ہے تم سے -- وہ غصے سے کہتی مڑی -- آنسو لڑکھنے کو بے تاب تھے لیکن وہ انہیں ایسے شخص کے سامنے ضائع نہیں کرنا چاہتی تھی --

<https://www.classicurdumaterial.com/>
اچھا ایسی بات ہے تو وہ کیا تھا جب تم نے کہا تھا کہ --

Support@classicurdumaterial.com

Don't judge the book by its cover..

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
وہ اسے اسکی بات یاد دلایا تھا کہ کبھی تو وہ اسے سمجھے گی --

اسکی بات پہ وہ مڑی -- ایک نظر اسے دیکھا -- اور جب بولی تھی تو لہجے میں بلا کی سختی اور نفرت تھی --

Okay.. then let's read through the inner content..

Mera Mujrim Bna Mehrum by Aina Ahmed
(Complete Novel)

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

تم پتہ کون ہو۔۔۔ جو روزانہ بے شمار معصوم لوگوں کی جانیں لیتا ہے۔۔۔ دھماکے کرواتا ہے۔۔۔ اور ان دھماکوں سے لوگ اپنے گھر سے بھی نکلنے سے ڈرتے ہیں۔۔۔ تم ہمارے ملک کی بدنامی ہو۔۔۔ تمہاری وجہ سے ہم پوری دنیا میں بدنام ہیں۔۔۔ اور یہی نہیں تم ہر الیگل کام کرتے ہو۔۔۔ ہزاروں لوگوں کو نشتے کا عادی بنا دیا ہے تم نے۔۔۔ ہزاروں لوگوں کو حرام مل رہا ہے تمہاری وجہ سے۔۔۔ اور سب سے اہم بات۔۔۔ تم نے تو مجھے بھی صرف اپنے ہتھیار کے لیے استعمال کیا۔۔۔ صرف شاہ دل کو نیچا دکھانے کے لیے۔۔۔ اور تم کہہ رہے ہو کہ میں بک کو اسکے کور سے جج کر رہی ہوں۔۔۔

اسکی بات پہ تاشا کا دل کیا کہ زمین میں دھنس جائے۔۔۔ ہوتا ہے نا ایسا۔۔۔ آپ جانے

ہوتے ہیں کہ آپ کیسے ہیں۔۔۔ بہت برے بہت بے رحم۔۔۔ مگر پھر بھی جب وہی سچ

باتیں کوئی دل میں رہنے والا بولتا ہے تو دل کے در و دیوار لہو لہاں ہو جاتے ہیں۔۔۔ رگیں

اپنے ہونے کا ماتم کرنے لگتی ہیں۔۔۔ اور تب لگتا ہے کہ زندگی تنگ پڑ گئی ہے۔۔۔

تاشا کے ساتھ بھی یہی ہو رہا تھا وہ جانتا تھا کہ وہ برا ہے۔۔۔ جانتا تھا کتنا گھٹیا ہے۔۔۔ لیکن

جب اسے شیشہ اپنی ہی عزیز از جان دکھا رہی تھی تو تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔ زندگی میں کبھی

CLASSIC URDU MATERIAL

کوئی آیا ہی نہیں تھا اسے شیشہ دکھانے کے لیے اور جو آیا تھا اسے اب وہ کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔

لیکن مجھے لگا تھا کہ شاید تم مجھ سے محبت۔۔ وہ آخری کوشش کرتا اسے اسکی محبت یاد دلا رہا تھا جو وہ جان چکا تھا کہ وہ اس سے کرتی ہے۔۔
کیا۔۔۔ اسکی بات کو ابیہا نے پیچ میں ہی کاٹ دیا۔۔
تمہیں لگا میں تم سے محبت کرتی ہوں۔۔ وہ ہنسی۔۔

محبت اور وہ بھی تم سے۔۔ وہ مسلسل ہنس رہی تھی۔۔ اتنا کہ ہنستے ہنستے اسکی آنسو اسکی گالوں کو بھگونے لگے تھے۔۔ یہ وہ تکلیف تھی جو اسے ہو رہی تھی لیکن وہ اسکی سامنے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔۔

ہنستے ہنستے وہ ایکدم رکی۔۔ پھر آنسو صاف کر کے اسکی قریب آئی۔۔

Bad boys does not loved by anyone because they do
not know how to love..

(برے لڑکوں سے کوئی پیار نہیں کرتا کیونکہ وہ کسی سے پیار کرنا جانے ہی نہیں۔۔)

CLASSIC URDU MATERIAL

۰ اپنی بات کہہ کر وہ رکی نہیں سیدھی اوپر کمرے میں آئی تھی اور دروازہ بند کر کے ہی دم لیا تھا۔۔ دروازہ بند کیا کرنا تھا اسکے سارے ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے۔۔ اسے شاید محبت راس ہی نہیں تھی۔۔ اس لیے تو ہر بار نئے طریقے سے دکھ ملتا تھا۔۔ وہ روتی ہوئی زمین پہ بیٹھتی چلی گئی۔۔ اسے یوں لگ رہا تھا اسکا سارا وجود چھلنی ہو گیا ہو۔۔

دکھ تھا کہ کم ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔ جب شاہ دل گیا تھا تو اتنا دکھ نہیں تھا کیونکہ اس سے رشتہ اتنا مضبوط نہیں تھا۔۔ اب تو دکھ ہی دکھ تھا کیونکہ ضمیران سے تو اسکا روح کا رشتہ تھا۔۔ اور جن سے روح کا رشتہ ہو جب وہ دکھ دیتے ہیں نا تو روح تک چھلنی ہو جاتی ہے۔۔

اسکی بھی روح کو چوٹ لگی تھی۔۔ جس کے تازیانے اسے اپنی رگوں میں محسوس ہو رہے تھے۔۔
<http://www.classicurdumaterial.com/Support@classicurdumaterial.com>

ایک چھین تھی جس نے اسکے پورے وجود کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔۔
<http://www.classicurdumaterial.com/>

@@@

وہ ایزی چیئر پہ بیٹھا مسلسل ابیہا کی باتوں کو سوچ رہا تھا۔۔ کیا کیا نہیں تھا جو اسے ماضی سے یاد آ رہا تھا۔۔ دماغ کی نسیں جیسے پھٹنے کو تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ ٹھیک کہتی ہے۔۔ میں نے لوگوں کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔۔ مجھے تو واقعی محبت کرنا آتا ہی نہیں۔۔ اور جو لوگوں کو اتنا نقصان پہنچاتا ہو وہ بھلا خود کیسے خوش اور پرسکون رہ سکتا ہے۔۔ میرے زندگی میں بھی کیسے خوشی آسکتی ہے۔۔ وہ خود سے ہی سوال کر رہا تھا۔۔

تم نے کوشش کی تھی اچھا بننے کی ضمان۔۔ کیا کیا اس دنیا نے تمہارے ساتھ۔۔ تمہیں اور برا بنادیا۔۔ تم برے نہیں تھے کوئی بھی برا نہیں ہوتا۔۔ ہر ایک کو برا بنایا جاتا ہے۔۔ تمہیں بھی برا بنایا گیا ہے۔۔ اسکے اندر سے جیسے آواز آئی۔۔

نہیں تم شروع سے برے تھے تمہارے اندر برائی تھی۔۔ اس لیے وہ باہر آئی۔۔ جو چیز اندر ہوتی ہے وہی باہر آتی ہے تم بھی برے تھے تمہیں بھی لوگوں کو تکلیف پہنچا کر سکون ملتا تھا اس لیے تو وہ تمہارے ساتھ رہنا نہیں چاہتی۔۔ اندر سے ایک اور آواز آئی۔۔

غلط۔۔ یاد ہے نا تمہیں۔۔ کیسے تمہیں سب لوگ تنگ کرتے تھے۔۔ تم سے بات تک کرنا

پسند نہیں کرتے تھے۔۔ صرف اسی وجہ سے کہ تم ایک برے انسان ہو۔۔ تمہارے ماں باپ کی طرح تم بھی برے ہو۔۔ اسکے اندر ایک جنگ سی تھی۔۔ اسکے اچھے دو خیالات ایک دوسرے کو رد کر رہے تھے۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

تو تم چاہتے تو ان کو محبت سے اپنی طرف مائل کر سکتے تھے۔۔ پر تم نے کیا کیا۔۔ خود بھی
برے بن گئے۔۔ ان کے کھے کو سچ کر دکھایا۔۔ جانے ہو کیوں۔۔ کیونکہ تمہارے اندر
برائی تھی۔۔ اور اسی کی وجہ سے آج ابیہا تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔۔ اسے جیسے ایک
اور اصلیت دکھائی گئی۔۔

نہینننن۔۔ وہ چیخا۔۔ ہوں جیسے اپنی اندر کی آوازوں کو دبایا ہو۔۔

نہیں۔۔ ابیہا مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔۔ وہ مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔۔ وہ حواس باختہ
سا اوپر کمرے کی طرف بھاگا۔۔ یوں جیسے اسے شک ہو کہ وہ اسے چھوڑ کر چلی جائے

گی۔۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com @@@

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

رو رو کر وہ ہلکان ہو چکی تھی لیکن تکلیف تھی کہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی
کوئی تسلی کے بول بولے والا بھی تو نہ تھا۔۔ باہر پہلے بادل جو صرف گرج رہے تھے اب ان
سے نکلتا مینہ زور پکڑ چکا تھا۔۔ ابیہا کو یوں لگ رہا تھا کہ جیسے یہ بادل بھی اس کے سوگ
میں شامل ہوں۔۔ کچھ سوچ کر وہ چلتی ہوئی کھڑکی کے قریب آئی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ریلنگ کو سائڈ پہ گھسیٹ کر وہ بارش کو اپنے ہاتھوں میں محسوس کر رہی تھی۔۔ لوگ اسے عموماً ابر رحمت کہتے ہیں پر جس زور سے آج بادل برس رہا تھا ایسا کو لگ رہا تھا جیسے وہ اسکی تکلیف پہ رو رہا ہے۔۔ اسکے غم میں پریشان ہے۔۔ وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب دھڑام کی آواز سے کمرے کا دروازہ کھلا اور وہ بھاگتا ہوا اندر آیا۔۔

ایسا کیا تم مجھے چھوڑ کر چلی جاؤ گی۔۔؟۔۔ پلیز مجھے چھوڑ کر مت جانا۔۔ تمہیں پتہ ہے نا میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔ پلیز مجھے چھوڑ کر مت جانا۔۔ تا شا جس سے پوری دنیا ڈرتی تھی آج کیسے اسکے جانے کے ڈر سے کانپ رہا تھا۔۔ ایسا کو وہ اپنے ہوش میں نہیں لگ رہا تھا۔۔ ایک دم کو اسکا دل نرم ہوا تھا لیکن یہ سوچ کر پھر سخت ہو گیا کہ کیسے اس نے اسکے جذبات کے ساتھ کھیلا تھا۔۔

اور شاید اب یہ ڈرامہ بھی اس لیے چا رہا ہے۔۔ تاکہ میں اسکا چہرہ باہر جا کر ایکسپوز نہ کر دوں اور وہ پکڑا نہ جائے۔۔ صرف اپنی خود غرضی کے لیے وہ یہاں آیا ہے۔۔ ہاں ایسا ہی ہے۔۔ اس کے اندر نے جیسے اس بات کی تصدیق کی۔۔ بدگمانی زور پکڑ چکی تھی۔۔ اب ہر صفائی غلط تھی۔۔ اب ہر بات جھوٹی تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ جو اسکی ذات کو اپنے انتقام کے لیے استعمال کر رہا ہے اسے کیا پرواہ اسکے ان زخموں کی جو اسکی روح پہ گئے ہیں۔۔ اس تکلیف کی جو اسکی ذات سے اسے ملی ہے۔۔

ایک نفرت بھری نگاہ اس نے اسکے سر پہ ڈالی تھی۔۔

بند کرو یہ اپنا ڈھونگ۔۔ تمہارے سارے ڈرامے دیکھ چکی ہوں۔۔ اب اعتبار نہیں ہے تم پہ۔۔ وہ اسے پیچھے دھکیلتی باہر دروازے کی جانب بڑھی جب اسکا ہاتھ ضمیران نے پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا۔۔

تمہیں لگتا ہے کہ تم مجھے چھوڑ کر جا سکتی ہو۔۔ تو یہ تمہاری بھول ہے۔۔ میں مر جاؤں گا لیکن تمہیں چھوڑوں گا نہیں۔۔ اب تاشا کو بھی غصہ آگیا تھا۔۔ اسکا تاشا موڈ آن ہو چکا تھا جو اپنی بات کی نفی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔

جب میں رہوں گی ہی نہیں تو کسے ساتھ رکھو گے۔۔ اپنا آپ اس سے چھڑواتی اس نے پاس پڑا گلدان توڑا اور اس کی نوک اپنے گلے پہ رکھ لی۔۔

تاشا تو اس افتاد پہ گھبرا ہی گیا تھا۔۔ فوراً اپنے ہاتھ سر بندر کی صورت میں اوپر کرتا بولا۔۔ اوکے اوکے فائن۔۔ میں کچھ نہیں کر رہا۔۔ پلیز اسے نیچے رکھو۔۔ وہ کسی بھی صورت میں ایہا کا نقصان برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

پہلے مجھ سے وعدہ کرو کہ مجھے کل گھر چھوڑ کر آؤ گے۔۔ وہ چیخنی۔۔ اپنی بات منوانے کا اسکے پاس اس کے علاوہ اور کوئی چارہ بھی نہ تھا۔۔

ٹھیک ہے میں کل تمہیں چھوڑ آؤں گا۔۔ پکا چھوڑ آؤں گا کل۔۔ خود چھوڑ کر آؤں گا۔۔ وہ اسکی ہر بات ماننے کو تیار تھا۔۔ وہ بس رونے والا تھا۔۔ وہ جانتا تھا ابیہا اب واقعی خود کو نقصان پہنچا سکتی تھی اس لیے وہ کچھ بھی کرنے کو تیار تھا۔۔ جاؤ یہاں سے۔۔ اپنا ہاتھ ہلکا پیچھے کرتی وہ بولی۔۔

پہلے اسے نیچے رکھو۔۔ وہ تسلی چاہتا تھا۔۔

میں نے کہا جاؤ یہاں سے۔۔ وہ ہذیانی انداز میں چیخنی۔۔ تا شا اس پہ ایک تاسف بھری نظر ڈالتا کمرے سے باہر چلا گیا۔۔ جبکہ پیچھے سے ابیہا نے گلدان کو دور پھینکا اور چیخ چیخ کر روتی اپنے گٹنوں پہ بیٹھتی چلی گئی۔۔ قسمت کیسی اسکی زندگی میں رات لے کر آئی تھی جس میں صبح کا شاید اب کوئی نام و نشان نہ تھا۔۔

@@@

CLASSIC URDU MATERIAL

یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے۔۔ وہ اس وقت گاڑی میں موجود تھے۔۔ وہ ابیہا کو چھوڑنے اس کے گھر جا رہا تھا۔۔ ایک آخری امید کے طور پہ اس نے ابیہا سے پوچھا۔۔

ہاں۔۔ آگے سے صفا چٹ جواب آیا تھا۔۔ اس نے ایک نظر اسے دیکھا جس کے چہرے پہ بلا کی سختی تھی۔۔ ایک گہرا سانس لے کر وہ خاموش ہو گیا آخر وہ کہتا بھی تو کیا۔۔

اپنا خیال رکھنا۔۔ گھر کے باہر گاڑی روک کر اس نے اسے دیکھا۔۔ انکھوں میں واضح التجا تھی کہ مت جاؤ۔۔ لیکن ابیہا اسکی طرف دیکھتی تو سمجھتی نا۔۔ اسکی طرف دیکھے بغیر وہ گاڑی سے اتر کر گیٹ کے اندر چلی گئی۔۔ ضمیران اسے آخر تک دیکھتا رہا۔۔

وہ مڑ کر دیکھے گی ابھی۔۔ اسکا دل کہہ رہا تھا۔۔ لیکن دل کب ہمیشہ سچ کہتا ہے۔۔ وہ تو صرف بہلانا جانتا ہے۔۔

لیکن نہیں اس نے مڑ کر نہ دیکھنا نہ تھا نہ دیکھا۔۔ یہاں تک کہ ضمیران کی انکھوں میں امید کے جلتے دیپ بجھتے چلے گئے۔۔

@@@

کون ہو تم۔۔ وہ گھر آئی تھی کہ سامنے ایک انجان لڑکی کو دیکھ کر رک گئی اور شاید نور بھی اسکے رعب و دبے کو دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ۔۔ میں۔۔ نور۔۔ وہ ہکلائی۔۔

کون نور۔۔ ابیہا نے سخت چنوں سے اسے گھورا۔۔ نور تو اس سے واقف ہی نہیں تھی لیکن اسکے طور اطوار سے لگ رہا تھا کہ پوہ شاہ دل کی جانے والی ہے۔۔

جی۔۔ میں شاہ دل کی بیوی۔۔ اسکے تعارف پہ ابیہا ایک دم چونکی۔۔ لیکن پھر خود ہی اسکے اعصاب ڈھیلے پڑتے گئے۔۔ وہ جانتی تھی اس سب کے بارے میں۔۔ لیکن اپنی ٹینشن میں بالکل بھول گئی تھی۔۔ جبکہ اسے تو تیار ہونا چاہیے تھا آگے سے ایک نئے فرد کو دیکھنے کے لیے۔۔

ہم۔۔ اچھا۔۔ شاہ دل آئے تو اسے کہنا کہ میں اپنے روم میں ہوں۔۔ مجھ سے آکر لے۔۔

اسے بتا کر وہ اپنے روم میں چلی آئی۔۔ اس وقت وہ اتنی ٹینسڈ تھی کہ کچھ سمجھ نہیں آ رہا

تھا۔۔ ساری رات نہ سونے کی وجہ سے ذہن عجیب کشمکش میں تھا۔۔

کمرے میں آکر اس نے ڈار سے سلپنگ پلزنکالی اور پانی کے ساتھ لے کر کمفرٹر اوڑھ کر لیٹ گئی۔۔ اس وقت وہ صرف سکون چاہتی تھی جو اسے قدرتی تو مل نہیں سکتا تھا۔۔ اس لیے اسے دوائیوں کا سہارا لینا پڑا تھا۔۔

@@@

CLASSIC URDU MATERIAL

آآآ۔۔۔ کمرے میں آکر وہ زور سے چیخا۔۔۔ دماغ کی رگیں پھول سی گئی تھی۔۔۔ پاس پڑا

ٹیبل اس کی پاؤں کی ٹھوکر سے دور جا گرا۔۔۔

وہ ابیہا کی موجودگی میں

خود کو وحشی بننے سے باز رکھ رہا تھا۔۔۔ لیکن اسکا اندر گھل رہا تھا۔۔۔ پاس پڑا شیشے کا جگ پکڑ

کر اس نے زمین پہ پھینکا۔۔۔

وہ خود رو رہا تھا۔۔۔ ہاں وہ رو رہا تھا۔۔۔ ساری دنیا کو رلانے والا آج خود رو رہا تھا۔۔۔ بلکہ نہیں

وہ تو اس سے پہلے بھی روتا رہا تھا۔۔۔ شاید اسے دائمی خوشی نصیب ہی نہیں تھی۔۔۔

ٹوڑ پھوڑ سے تھک ہار کر وہ زمین پہ بیٹھتا چلا گیا۔۔۔ ماضی ریل کی مانند اسکی آنکھوں کے

سامنے گھوم رہا تھا۔۔۔

@@@

ماما میں گھر آ گیا۔۔۔ ثروت بیگم لان میں مالی سے کانٹ چھانٹ کر وارہی تھی جب ضمیران

بھاگتا ہوا ان کے گلے جا لگا۔۔۔ اور ہمیشہ کی طرح انہوں نے اسے ہوا میں اٹھا کر گال پہ

CLASSIC URDU MATERIAL

پیار کیا۔۔ یہ تو انکی روز کی عادت تھی وہ ہمیشہ سکول سے آتا اور وہ اسے ہوا میں اچھال کر پیار کرتی۔۔ انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ وہ 10 سال کا ہو چکا ہے۔۔ اسکا وزن اور قد اس حساب سے بڑھ رہا ہے۔۔ انکی اس کے لیے محبت ہی اتنی تھی کہ یہ سب چیزیں ان کے لیے معنی ہی نہیں رکھتی تھی۔۔

آگیا میرا پیارا بیٹا۔۔ اسے نیچے اتار کر انہوں نے اسکے پھر سے گال چومیں۔۔ آخر اکلوتی اولاد تھی۔۔ اسی لیے تو ثروت بیگم کے انگ انگ سے اسکے لیے محبت چھلکتی تھی کہ کوئی دوسرا محبت کو بانٹنے والا نہیں تھا۔۔

جی ماما۔۔ اور بہت بھوک بھی لگی ہے۔۔ ضمراں نے بیچاگی سے پیٹ پہ ہاتھ رکھتے ہی کہا۔۔ ہر بار ایسا ہی ہوتا تھا وہ جب سکول سے آتا تھا آتے ہی بھوک کا راگ الاپے لگتا تھا۔۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

بابا بابا۔۔ ثروت بیگم اسکے اتلاو لے پن پہ ہنسی۔۔

چلو پھر آؤ۔۔ اج میں اپنے بیٹے کو اسپیکٹی بنا کر دیتی ہوں۔۔ اور مالی بابا صرف انہی پودوں کی کانٹ چھانٹ کیجئے گا۔۔ باقی انکو رہنے دیں۔۔ وہ مالی بابا کو حکم صادر کرتیں ضمراں کا ہاتھ پکڑ کر اندر چلی آئیں۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اما اسکو اسپیگی کیوں کہتے ہیں۔۔ وہ اسپیگی بنانے کی ریسپی پہ کمنٹیڑی کر رہا تھا۔۔
اسکو اسکے بنانے کا طریقہ حرف بہ حرف یاد تھا۔۔ لیکن روزانہ ہی کوئی نہ کوئی سوال اسکے
ذہن میں آتا تھا اور وہ پوچھ کر ثروت بیگم کا یا تو سر کھاتا یا انہیں ہنسنے پہ مجبور کر دیتا۔۔
کیونکہ۔۔ یہ چائے میں بنی تھی۔۔ وہ پین میں چھج ہلاتے ہوئے اسکے بے تکے سے سوال کا
بے تکہ سا جواب دیا۔۔

تو کیا چائے میں بننے والی ہر چیز کو اسپیگی کہتے ہیں۔۔ اس کے معصومانہ سوال پہ ثروت
بیگم کا بے اختیار قہقہہ پڑا تھا وہ ایسے ہی اپنی باتوں سے انکا دل بہلائی رکھتا تھا۔۔

نہیں میری جان۔۔ ایسا نہیں تم زیادہ مت سوچو۔۔ اور انہیں کھا کر انجوائے کرو۔۔ باؤل
اسکے سامنے رکھ کر انہوں نے بات کو ٹالنا چاہا کیونکہ اب انکے پاس کوئی بے تکہ سا جواب

بھی نہیں تھا۔۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

بھوک کی شدت تھی یا ماں کی تابعداری۔۔ ضمیران نے واقع دوسرا کوئی فضول سوال نہیں
کیا تھا بلکہ اب وہ چپ کر کے مزے سے اسپیگی کھا رہا تھا۔۔

@@@

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ لان میں فٹ بال کھیل رہا تھا جب گاڑی کے ٹائر چرچرانے کی آواز آئی۔۔ اس چرچراہٹ کی آواز تو وہ لاکھوں میں پہچان سکتا تھا۔۔

اسلام و علیکم ڈیڈ۔۔ وہ فٹ بال چھوڑ کر بھاگتا ہوا ان کے گلے لگ گیا۔۔

اوہ۔۔ میرا شیر۔۔ اسکے آنے پہ انہوں نے بھی اپنی بانہیں واکی تھیں۔۔

کیسا رہا دن میرے شیر کا۔۔ اب وہ اسے پکڑے اندر کی جانب چل رہے تھے۔۔ جہاں انہیں پتہ تھا کہ انکی متاع حیات انکا انتظار کر رہی ہے۔۔

آج میں نے سکول میں فٹ بال میچ جیتا۔۔ گھر آکر ماما کے ہاتھ کی اسپیکٹی کھائی۔۔ وہ انہیں اپنے پورے دن کی روداد انگلیوں پہ گن کر بتا رہا تھا۔۔ اور جسٹس ستارا سکی باتیں ایلے غور سے سن رہے تھے جیسے وہ بہت ہی اہم پوائنٹس گنوا رہا ہو۔۔

اسلام علیکم۔۔۔ آج جلدی آگئے آپ۔۔ انہوں نے ابھی لائونج میں پاٹوں رکھا ہی تھا کہ ثروت بیگم آگئی۔۔ اور انکی آمد پہ ہی ضمراں کی روٹین کو بریک لگا تھا۔۔

ہاں۔۔ سوچا آج اپنے بیٹے کے ساتھ کچھ ٹائم اسپینڈ کر لوں۔۔ کیوں شیر ٹھیک ہے نا۔۔ آخر میں انہوں نے ضمراں سے تائید چاہی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

یس۔۔ ہم اکٹھے فکشن مووی دیکھیں گے۔۔ وہ باقی بچوں سے مختلف تھا۔۔ شروع سے ہی اسے کارٹون پسند نہیں تھے۔۔ اسے فکشن پسند تھا۔۔ اور وہ اس کو بہت اچھا کاپی بھی کرتا تھا۔۔ اسکی بات پہ ستار صاحب ہنسے۔۔

ٹھیک ہے شیر۔۔ تم جا کر تیاری کرو۔۔ ہم آج فکشن مووی ہی دیکھے گے۔۔ اسے نیچے اتار کر انہوں نے اسے بہانے سے اسکے کمرے میں بھیجا۔۔

کیا بنا کیس کا۔۔ اسکے جانے کے بعد ثروت بیگم نے ان سے پوچھا۔۔ وہ خوب جانتی تھی کہ وہ آج کل کچھ پریشان ہیں۔۔

بنا کیا ہے۔۔ سیاسی پارٹی کا کیس ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ فیصلہ ہمارے حق میں ہو۔۔ وہ جیسے صوفے پہ ڈھے سے گئے۔۔

باقی سب کیا چاہتے ہیں۔۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔ آپ بس اللہ رسول کی خاطر حق پہ مبنی فیصلہ کیجئے گا۔۔ وہ بھی ان کے ساتھ صوفے پہ بیٹھ کر انہیں سمجھاتے ہوئے بولی۔۔ انکی بات پہ وہ مسکرائے۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

مجھے تھریٹس بہت مل رہے ہیں۔۔۔ اوہ تو اب وہ سمجھی تھی اصل پریشانی انہیں ثروت بیگم اور ضمیران کی تھی۔۔۔ اپنی تو انہوں نے کبھی پرواہ نہ کی تھی۔۔۔ انکی بات پہ ثروت بیگم نے انکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا۔۔۔ اور جب بولی تو لہجے میں مضبوط عزائم کی جھلک تھی۔۔۔

آپ میری اور ضمیران کی پرواہ مت کریں ستار۔۔۔ جب ہم فیصلہ اللہ کے لیے کر رہے ہیں تو وہ کیونکر نہ ہماری اولاد کو محفوظ رکھے گا۔۔۔ آپ کو یاد ہے نا کیسے حضرت ابراہیم اپنے نومولد بچے اسماعیل کو چھوڑ کر چلے گئے تھے۔۔۔ کس کے بھروسے گئے تھے۔۔۔ وہاں تو دور دور تک کوئی نہ تھا۔۔۔ وہ اسے اللہ کے بھروسے چھوڑ کر گئے تھے۔۔۔ اور اللہ نے دیکھیں کیسا

انکا رتبہ بلند کیا۔۔۔ ہمیں بھی وقتی آزمائش ضرور ہے لیکن میرا ایمان ہے کہ اگر ہم انصاف

کے تقاضوں کو پورا کرے گا تو ہمارا ساتھ اللہ دے گا۔۔۔ ستار بیگم نے ایک فخریہ نظر اپنی

بیگم پہ ڈالی تھی وہ جب جب اپنی بیوی بچے کی وجہ سے پریشان ہوئے انہوں نے انکا یونہی

حوصلہ باندھا تھا۔۔۔

مجھے فخر ہے کہ اب ہماری شریک حیات ہیں۔۔۔ اللہ نے نجانے ہمیں کس نیکی کا اجر دیا

ہے آپ کی صورت میں۔۔۔ انکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے وہ جذب سے بولے تھے۔۔۔ لہجے

میں محبت سے زیادہ عزت و احترام تھا۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

انکی بات پہ ثروت بیگم مسکرائی اور انہیں تسلی دی۔۔

آپ آرام کریں میں آپ کے لیے چائے لے کر آتی ہوں۔۔ انکے جانے کے بعد ستار صاحب نے صوفے سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں۔۔ جبکہ ضمیران جو اپنے باپ سے پلگ کا کہنے آیا تھا۔۔ انکی باتیں سن کر وہی سے چپ چاپ واپس چلا گیا۔۔

وہ اتنا بڑا تو نہیں تھا عمر میں۔۔ مگر اتنا سمجھدار ضرور تھا کہ ان باتوں کو سمجھ سکتا۔۔ وہ بے تکی سوال صرف ثروت بیگم کو ہنسانے کے لیے کرتا تھا وہ جانتا تھا کہ اسکی ماں کا کل سرمایہ ہے وہ۔۔ اس لیے وہ اپنی اوٹ پٹانگ باتوں سے انکا دل لگائے رکھتا تھا۔۔ مگر اصل میں وہ بات کی ہر باریکی کو سمجھتا تھا اور کیسے نہ سمجھتا اسکی رگوں میں جسٹس ستار کا خون جو دوڑ رہا تھا۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> @@@

کہاں ہیں تمہارا باس۔۔ گن مین اپنی ڈیوٹی پہ تھا جب دو آدمی اندر زبردستی گھس آئے تھے۔۔

کون ہے تم۔۔ اور یہاں کیا کر رہا ہے۔۔ گن مین چونکہ پٹھان تھا اس لیے پشتو کا عنصر اسکی زبان سے چھلکتا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ہم کون ہیں یہ تمہارے مالک کو بتائیں گے۔۔ وہ بھی جیسے آج سب کو مارنے کے درپہ تھے۔۔

ہم تم کو اندر۔۔ اس سے پہلے کہ گن مین مزاحمت کرتا پیچھے سے ایک اور آدمی نے آکر اسکے سر پہ گولی مار دی۔۔

تم لوگ کیا ٹائم ویسٹ کر رہے ہو۔۔ چلو یہاں سے۔۔ وہ تینوں اس پہلے کہ اندر جاتے گولی کی آواز سن کر ستار صاحب باہر آئے تھے۔۔

کیا ہوا فضل۔۔ باقی کے الفاظ انکے منہ میں ہی رہ گئے تھے کیونکہ آگے ہی فضل الدین کی لاش خون میں لت پت پڑی تھی۔۔ اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتے۔۔ تینوں آدمیوں میں سے ایک نے گولی ستار صاحب کی ٹانگ پہ ماری تھی۔۔ وہ دھڑام سے نیچے گرے تھے۔۔

جبکہ باقی دو ان کو گھسیٹ کر اندر لے آئے تھے۔۔

وہ ٹانگ سے نکلنے والے خون سے کراہ ہی تو اٹھے تھے۔۔

ہاں بھائی تو تو ہے جسٹس ستار۔۔ اسے زمین پہ پھینک کر وہ سامنے صوفے پہ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھا کر بیٹھا۔۔ درد کی شدت سے انہیں کھانسی ہونے لگی تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

کیوں اے۔۔ تو دے گا ہمارے مالک کے خلاف فیصلہ۔۔ ایک آدمی نے جو شاید ان تینوں کا سربراہ تھا نے انہیں گدی سے پکڑا۔۔

کل جا کر تو عدالت میں بولے گا کہ جو فیصلہ دیا وہ غلطی کی بنیاد پہ تھا۔۔ سہی میں وزیر اعلیٰ صاحب ہی حق پہ ہے۔۔ سمجھا؟۔ کیا بولے گا۔۔ وہ انہیں سیدھا کرتا جیسے اپنے الفاظ سننا چاہتا تھا۔۔

میں کل جا کر عدالت میں کہوں گا کہ میں نے جو فیصلہ دیا وہ بالکل ٹھیک اور درست تھا۔۔ وہ بالکل بے خوفی سے اسکی انکھوں میں دیکھ کر بولا۔۔ لہجے میں بلا کی سختی اور چٹانوں جیسی مضبوطی تھی۔۔ انکی بات پہ اس نے ہنستے ہوئے سر ہلایا۔۔

ٹھیک ہے بھائی ٹھیک ہے۔۔ وہ جیسے مزہ لے رہا تھا انکی بات کا۔۔

جاؤ تم دونوں اور پورا گھر چھان مارو۔۔ جو بھی ملتا ہے لے آؤ۔۔ وہ انہیں حکم صادر کرتا خود پر سکون ہو کر بیٹھ گیا۔۔

کچھ ہی دیر میں اسکے بندے خوف کی وجہ سے اپنی ماں سے چپکے ضمراں اور بہادری اور اعتماد سے چلتی ثروت بیگم کو باہر لے آئے تھے۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اب بول۔۔ بولے گا عدالت میں کل۔۔ ثروت کی گردن پہ بندوق رکھتا وہ اسے بلیک میل کر رہا تھا۔۔

کوئی ضرورت نہیں آپ کو ستار۔۔ یہ گولی چاہے میرے بدن کہ آر پار ہو جائے مجھے خوشی ہو گی کہ آپ نے حق کا ساتھ دیا۔۔ لیکن اگر میں زندہ رہی لیکن اگر آپ نے میری جان بچانے کے لیے ایسا بول دیا تو مجھے اپنے زندہ رہنے پہ بھی افسوس ہو گا۔۔ اس حالت میں بھی وہ ایسی باتیں بول رہی تھی جو دشمن کو للکار دیں۔۔ ستار نے ایک نظر اپنی نڈر بیوی کو دیکھا۔۔ جو اپنے زمانے کی ایک جانی مانی صحافی تھی وہ کیسے نا آج ظلم کے خلاف بولتی۔۔

آہاں۔۔ چھوری تو تو بڑی فٹ ہے رے۔۔ اس آدمی نے ایک غلیظ نظر ثروت پہ ڈالی۔۔ اور وہی ستار کی غیرت کو جگانے کے لیے کافی تھی۔۔

پیچھے ہو میری بیوی سے۔۔ بامشکل اٹھ کر اس نے اسے دھکا دیا۔۔ بس یہی بات اسے طیش دلا گئی مٹھے کے ہزارویں حصے میں اس نے ستار کے پیٹ پہ گولی ماری۔۔

آہ۔۔ ستار وہی پہ بیٹھتا چلا گیا۔۔ گولی شاید اسکے گردے کے حصے کو چھو کر گزری تھی ثروت بھاگتی ہوئی ستار کے پاس آئی

CLASSIC URDU MATERIAL

ستار اپ ٹھیک ہیں۔۔۔ لہجے میں فکر مندی تھی وہ ستار کے پاس تھی جب گینگ کے سربراہ نے ضمراں کو پکڑا۔۔۔

اب بتا۔۔۔ بولے گا۔۔۔ وہ غصے سے ضمراں کو پکڑتا اسکے سر پہ بندوق تان چکا تھا۔۔۔
اگر کسی کے بچے کے حق کے لیے مجھے اپنے بچے کو قربان کرنا پڑے تو میں ایثار کے طور پہ یہ کام بھی کرنے کو تیار ہوں۔۔۔ وہ بولی نہیں تھی غرائی تھی۔۔۔ اور اسکی بات پہ سربراہ ہنسا۔۔۔

صفر باندھو اس جسٹس اور بچے کو۔۔۔ وہ کسی صفر نامی بندے کو حکم دیتا بولا۔۔۔ ستار درد کی وجہ سے کوئی مزاحمت نہ کر سکا اور ضمراں خوف کی وجہ سے۔۔۔ وہ دس سال کا بچہ ہراساں سایہ سب دیکھ رہا تھا۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔ ثروت جو ضمراں کو پکڑنے کو آگے بڑھی تھی سربراہ نے اسے بازوؤں سے پکڑ لیا۔۔۔

کیوں چھوڑو۔۔۔ تو تو وہ بلبلی جس کو پکڑ کر چھوڑنے کا دل تو کسی کافر کا بھی نہ کرے۔۔۔
وہ اسے پیچھے سے بازوؤں کے گھیرے میں لیتا اسکے کان میں بولا۔۔۔ صاف پتہ چل رہا تھا اسکی نیت خراب ہو چکی تھی۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

سر کام ہو گیا۔۔ صفدر اور دوسرے آدمی نے اسے اطلاع دی۔۔

تیل چھڑک جسٹس پہ۔۔ آج انکا انصاف کا بھوت میں اتارتا ہوں۔۔ ثروت کو بالوں سے پکڑ کر اس نے حکم دیا۔۔

آہ۔۔ درد کی شدت سے ناچاہتے ہوئے بھی اسکے منہ سے کراہ نکل آئی۔۔ ستار بھی نیم بے ہوشی میں تھا۔۔ اسکا ذہن جیسے مائوف ہو رہا تھا۔۔

دیکھ جسٹس اپنی بیوی کی عزت لٹتی دیکھ۔۔ کھول اے اسکی انکھیں۔۔ ثروت کے چہرے کو ہاتھ سے پکڑ کر اس نے اسکی شرٹ پھاڑ دی جبکہ صفدر ستار کی انکھیں زبردستی کھول کر رکھی تھی۔۔

وہ بے بس سا اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی بیوی کی عزت لٹتی دیکھ رہا تھا لیکن اسکے جسم میں اتنی سکت نہیں تھی کہ اٹھ سکے۔۔

آخر میں جب وہ اپنی حوس پوری کر چکا تو صفدر کا اشار کیا اس نے لائٹر آن کر کے ستار کے قریب کیا۔۔ اب تم دونوں ایک دوسرے کی موت دیکھو۔۔ جیب سے چاقو نکال کر اس نے ثروت کے پیٹ میں کئی وار کیے اور اسی وقت صفدر نے لائٹر جسٹس کی طرف اچھال دیا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اس سارے ماحول میں صرف دو آوازیں گونج رہی تھیں۔۔ ایک ستار کی چیخنے کی اور ایک
ضمران کے رونے کی۔۔ ثروت تو پہلے ہی کملہ پڑھ کر اپنی جان دے چکی تھی۔۔

بھاؤ۔۔ اسکے ماں باپ کو ختم کرنے کے بعد وہ اسکے قریب آیا۔۔ مقصد صرف اسے ڈرانا تھا
وہ جو پہلے ہی سہما تھا مزید سہم کر بیٹھ گیا۔۔

بابا بابا بابا۔۔ منیر ہنسا۔۔ اسے اس بچے کو ڈرانے میں مرزہ آ رہا تھا۔۔

سر اس بچے کا کرنا کیا ہے۔۔ صفدر نے سوال کیا۔۔ باقی سب کو ٹھکانے لگا چکے تھے۔۔
اب وہی رہ گیا تھا اور پارٹی نے کہا تھا کہ سب کا خاتمہ ہونا چاہیے۔۔

اسکو میرے ٹھکانے پہ لے جاؤ۔۔ اور خبر پہنچاؤ کہ سب مارے گئے ہیں۔۔ اسکے سر پہ
ہاتھ پھیرتا وہ شاطر انداز میں بولا۔۔ صفدر اسکے حکم کہ تعمیل کرتا اسے منیر کے ٹھکانے پہ
لے گیا جبکہ پیچھے منیر نے سب اوکے کا کہنے کے لیے پارٹی کو کال کی۔۔

@@@

شام ہو گئی ہے ضمران کو اسکے کمرے میں چھوڑ آؤ۔۔ منیر صفدر کو حکم دیتا اپنے کمرے
میں گم ہو گیا۔۔ ایسا ہی ہو رہا تھا جب سے وہ اسکے گھر آیا تھا وہ اسے اچھی تعلیم دے رہا تھا

CLASSIC URDU MATERIAL

لکھا پڑھا رہا تھا۔۔ لیکن رات میں وہ اسے اندھیرے کمرے میں بند کر دیتا تھا۔۔ مقصد صرف یہ تھا کہ وہ اپنے ہر ڈر کو ختم کر سکے۔۔ اس سے لڑ سکے۔۔

وہ روتا تھا بلکتا تھا اپنے ماں باپ کو یاد کرتا تھا۔۔ اور وہ ہر بار یہی بات کہتا تھا کہ تیرے ماں باپ برے لوگ تھے میں نے انکو ختم کر کے دنیا پہ احسان کیا۔۔

وہ کمرے میں نہیں جانا چاہتا تھا۔۔ لیکن وہ اسے وہی قید رکھتا تھا۔۔ وہ اسے بے ہس بنانا چاہتا تھا۔۔ اور وہ تب ہی بن پاتا جب وہ اپنے ہر ڈر سے لڑنا سیکھ جاتا۔۔

ضمران نے بھی اسے مایوس نہیں کیا تھا۔۔ ایک دن ایسا آیا کہ اس نے اندھیرے کو ہرانا سیکھ لیا۔۔ پھر اسے بل ڈوگڑ سے بہت ڈر لگتا تھا۔۔ اس نے اسے مارنا سیکھ لیا۔۔ اسے

گولی کی آواز سے ڈر لگتا تھا۔۔ اور اس نے اسی گولی سے اپنا فیورٹ کتا مارا۔۔ وہ اپنی پسندیدہ چیز مار کر اپنی خواہشات کو مار کر دن بدن بے حس ہوتا جا رہا تھا۔۔

صرف ایک ڈر تھا اسے اور وہ تھا منیر کا ڈر۔۔ وہ اکیس سال کا ہو چکا تھا اور وہ آج بھی بھاؤ کرتا تھا تو ضمران ڈر جاتا تھا اسے اسکے الفاظ ابھی بھی یاد تھے۔۔

دیکھنا تیرے ماں باپ کا کیا حال کیا۔۔ میرے ساتھ دغا کرے گا تو تیرا اس سے بھی بدتر کروں گا۔۔ بچپن کے الفاظ اور وہ ڈر اسکے ذہن میں بیٹھ گئے تھے۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اور پھر وہ آخری ڈر بھی ختم ہو گیا۔۔ اس نے اپنے ہاتھوں سے منیر کا قتل کیا تھا۔۔ نہ صرف اپنا ڈر ختم کیا بلکہ اپنے سارے بدلے بھی لے لیے۔۔

اور بس وہ آخری دن تھا ضمیر کا۔۔ اسکے بعد تاشا نے جنم لیا تھا۔۔ اسکی ساری ٹیم اب اسکے انڈر تھی۔۔ اسے بے حس بنایا تھا اور وہ بے حس بن گیا تھا۔۔

اس دنیا میں انصاف نہیں۔۔ انصاف کرنے والا صرف مرتا ہے۔۔ بس یہی بات اسکے ذہن میں تھی اور وہ اسی کے نقش و قدم پہ چلتا رہتا اگر اسے ابیہا نہ ملتی۔۔ بلکہ اسے ابیہا کی شکل میں ایک راستہ ملا تھا وہ سوچ چکا تھا وہ بہت جلد سب چھوڑ دے گا۔۔ وہ ابیہا سے

پیار نہیں عشق کرتا تھا۔۔ اور اس کے لیے وہ سوچ چکا تھا وہ سب چھوڑ دے گا۔۔ لیکن

برائی کہاں جان چھوڑتی ہے۔۔ آپکا ماضی آپ کے ساتھ چسپا ہو جاتا ہے۔۔ جسے دنیا کی

کوئی طاقت الگ نہیں کر سکتی۔۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

@@@

CLASSIC URDU MATERIAL

اسلام و علیکم -- وہ گھر آیا تھا تو نور سامنے ہی سبھی سنوری سی اسکا انتظار کر رہی تھی -- یہ بھی شاہ دل کا حکم تھا کہ وہ جب بھی گھر آئے وہ اسے سبھی سنوری لے -- اور وہ اسکی ہدایت پہ تب سے عمل کر رہی تھی --

و علیکم اسلام -- کیسا رہا دن -- اسے کندھے کے حلقے میں لیے وہ صوفے پہ آکر بیٹھا -- اپ کا انتظار کٹتے کٹتے کٹ گیا -- اس نے بھی اسکے کندھے پہ سر رکھ کر جواب دیا -- دونوں میں اب اتنی محبت تو قائم ہو ہی چکی تھی --

ارے ہاں -- آج کوئی لڑکی آئی تھی -- میں نے نام نہیں پوچھا نہ انہوں نے بتایا -- کہہ رہی تھی اچھے کمرے میں ہوں -- جب آپ آئے تو آپ سے کہوں کہ آپ ان سے آکر ملیں -- اچانک اسے یاد آیا کہ آج صبح ایک لڑکی آئی تھی -- سارے دن کاموں میں وہ اتنا الجھی رہی کہ یاد ہی نہیں رہا -- خانساں ماں بھی چھٹی پہ تھا اس لیے کھانا بھی اسے ہی بنانا تھا --

نام کیوں نہیں پوچھا -- اسے الگ کر کے اس نے پوچھا -- وہ مجھے یاد نہیں رہا -- دوپٹے کو کنارے کو لپیٹتی وہ شاہ دل کو اتنی پیاری لگی کہ اس نے اسکی کلاس لینے کا ارادہ ترک کر دیا --

CLASSIC URDU MATERIAL

چلو کوئی بات نہیں۔۔ یہ بتاؤ وہ کس روم میں ہیں۔۔ اسے ریلیکس کرتا اس نے اپنی پیٹ کے ساتھ لگی پسٹل کو یقینی بنایا۔۔

وہ اس کمرے میں۔۔ اوپر چھت پہ جس کمرے کی طرف اشارہ کیا تھا ایک دفعہ تو شاہ دل کو شاک لگا تھا۔۔

اس کمرے میں۔۔ اس نے کنفرم کرنے کو حیرت سے پوچھا۔۔ کیونکہ وہ کمرہ تو ایہا کا تھا۔۔

جی اسی کمرے میں۔۔ شاہ دل کے تاثرات نے نور کو بھی پریشان کر دیا تھا۔۔

ٹھیک ہے میں آتا ہوں۔۔ وہ دوسری کوئی بھی بات سنے بغیر دو تین ڈگ میں سیڑھیوں کو فاصلہ ختم کرتا اوپر آیا تھا۔۔ اندر جانے سے پہلے کمرے کا دروازہ ناک کرنا نہیں بھولا تھا۔۔

وہ جو ابھی نیند سے اٹھی اپنے آپ کو بہتر محسوس کر رہی تھی۔۔ کھٹکے کی آواز پہ چونکی۔۔ مڑ کر دیکھا تو سامنے ہی شاہ دل کو کھڑے پایا۔۔

ایہا۔۔ وہ بے یقینی اور خوشی کے لے جٹے تاثرات سمیت آگے بڑھا تھا۔۔ آگے بڑھنے سے پہلے اس نے لائٹ ان کر دی تھی۔۔ کیونکہ شام ہونے کی وجہ سے کمرے میں واضح اندھیرا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اسکے بیڈ کے قریب آکر اس نے اسکے سر پہ ہاتھ پھیرا اور پھر ہاتھ پکڑ کر قریب ہی بیٹھ گیا۔۔ یوں جیسے اس کے ہونے کا مسلسل خود یقین دکانا چاہتا ہو۔۔

8 ایہا کہاں چلی گئی تھی تم۔۔ کون لے کر گیا تھا میری گریٹا بتاؤ مجھے۔۔ وہ اسکا ہاتھ تھامے اس سے پوچھ رہا تھا اور ایہا سن سی سب سن کر رہی تھی لیکن یوں جیسے اس سے کسی نے اسکی قوت گویائی چھین لی ہو۔۔ آج اس نے کافی دیر بعد شاہ دل کے منہ سے میری گریٹا سنا تھا۔۔ اپنائیت کا احساس تھا یا کیا وہ اسکے کندھے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رودی۔۔

اس وقت اسے کچھ یاد نہیں تھا کہ شاہ دل بھی اسکے ساتھ کتنا برا کر چکا ہے۔۔ اسے اس وقت صرف اتنا پتہ تھا کہ اسے کسی سہارے کی ضرورت ہے۔۔

ایہا بس بھی کرو۔۔ پہلے تو شاہ دل نے اسے رونے دیا لیکن جب وہ کتنی دیر رونے کے بعد نہ سنبھلی تو شاہ دل نے اسکا چہرہ پکڑ کر اوپر کرنا چاہا۔۔ جس پہ ایہا نے اور سختی سے اپنا سر اسکے کندھے سے ٹکا دیا۔۔

اس نے میرے ساتھ بہت برا کیا شاہی۔۔ تمہاری گریٹا کو توڑ دیا اس نے شاہی۔۔ اس میں پہلے اس نے جان بھری اور پھر توڑ دیا۔۔ شاہی میں کبھی معاف نہیں کروں گی اسے۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اس نے بے جان کر دیا تمہاری گریبا کو۔۔ وہ اسکے کندھے سے لگی اپنے دل کا غبار آنسوؤں کے ساتھ ساتھ لفظوں سے بھی نکال رہی تھی۔۔

اسکی بات پہ شاہ دل نے سختی سے اپنی مٹھیاں بھینچی۔۔ وہ اتنا تو جان چکا تھا کہ وہ تا شا کے پاس تھی۔۔ ابھی کل ہی تو اس نے اسے کال کر کے بتایا تھا۔۔ اور وہ باتوں باتوں میں اسکا نمبر ٹریس کروا چکا تھا اب بس فائل رائونڈ کھیلنا باقی تھا۔۔ جس پہ شاہ دل کو بھروسہ تھا کہ جیت اسی کی ہو گا۔۔

چندا ادھر میری طرف دیکھو۔۔ اسکا چہرہ اس نے زبردستی اوپر کیا۔۔ آنسوؤں کی وجہ سے بال اسکے چہرے پہ چپک گئے تھے۔۔ انہیں پیچھے ہٹاتا اس نے پیار سے اسکا چہرہ صاف کیا۔۔

کوئی نہیں توڑ سکتا میری گریبا کو۔۔ جو توڑے گا میں اس کو توڑ دوں گا۔۔ اسے عبرت کا

نشان بنا دوں گا۔۔ اب بتاؤ۔۔ کیا ہوا ہے۔۔ تمہارا شاہی زندہ ہے ابھی۔۔

اسکے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لے کر وہ پوچھ رہا تھا۔۔ ابیہا سوچ میں پڑ گئی۔۔ کیا بتائیے اسے کہ کس طرح اس نے اسے استعمال کیا اپنے ہتھیار کے لیے۔۔ مگر یہ بات تو شاہ دل پہلے سے جانتا تھا۔۔ تو بولے میں کیا حرج تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ہاں اسے بول کر اپنا غبار نکال لینا چاہیے۔۔ جانتا تو وہ پہلے سے ہی ہے۔۔ اس کے اندر سے
آواز آئی۔۔ اور ساتھ ہی خاموشی سے اس کے لب وا ہوئے تھے۔۔

تاشا۔۔ بولنے ساتھ ہی وہ پھر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

تاشا نے شاہو۔۔ تاشا نے توڑ دیا تمہاری ابیہا کو۔۔ اسکو ریزہ ریزہ کر دیا۔۔ اس نے اس کے
کندھے پہ سر رکھے اپنے دل کا غبار نکال دیا۔۔

وہ رو رہی تھی اور شاہ دل غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچے ہوئے تھا۔۔

@@@

<https://www.classicurdumaterial.com/>

کھانا کھائیں گئے آپ۔۔ وہ ابھی ابھی ابیہا کو سلا کر آیا تھا۔۔ وہ ریکارڈنگ جیب میں رکھ رہا
تھا جب نور کی آواز پہ چونکا۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ہاں ایسا کرو تم ڈانٹنگ ٹیبل سیٹ کرو میں آ رہا ہوں۔۔ اسے جواب دیتا وہ سیدھا اپنے روم
میں گیا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

وہاں پہنچ کر اس نے جیب سے ریکارڈنگ نکالی تھی۔۔ اس کے پاس تاشا کے خلاف کوئی ثبوت نہ تھا۔۔ وہ جانتا تھا ابیہا تاشا کے پاس سے آئی ہے اب وہ اسے اس بیس پہ گرفتار کر سکے گا۔۔ ابیہا کا کہنا اس کے لیے ثبوت کے طور پر کام کرنا تھا۔۔

بہت جلد تم جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہو گئے تاشا۔۔ اپنی شاطر طبیعت پہ ہنستے ہوئے اس نے ریکارڈنگ سیف میں رکھی اور باہر آ گیا۔۔

@@@

<https://www.classicurdumaterial.com/>

وہ توڑ پھوڑ کر کے تھک ہار کر بیٹھا تھا جب دروازے پہ بیل ہوئی۔۔ وہ اتنا ٹوٹ چکا تھا کہ فی الحال کسی سے ملنے کی ہمت تھی نہ خواہش۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

پھر بھی ملنا تو تھا۔۔ مشکل سے اٹھ کر وہ دروازے تک گیا۔۔ کیمرا آن کرنے پہ اس کی نظر سامنے ہی کھڑے فرید پہ پڑی۔۔

ہاں بولو فرید۔۔ سپیکر آن کر کے اس نے پوچھا۔۔ اواز ابھی تک بوجھل تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

سر وہ ایس پی نے ہمارے ایرے کو ٹریس کر لیا۔۔ کچھ دیر میں وہ پہنچنے والا ہو گا۔۔

ہمیں یہاں سے نکلنا ہے۔۔ فرید کی بات پہ وہ چونکا۔۔

ایس پی نے۔۔ اسے کیسے پتہ چلا۔۔ غصے کی ایک لہر اسکے اندر دوڑی۔۔

سر خبر کے مطابق آپکی کال سے ٹریس کیا ہے۔۔ وہ جھجھکا۔۔ کیونکہ بات ہی کچھ عجیب سی تھی۔۔ اسکی بات پہ تاشا نے گہرا سانس لیا۔۔

تم سب جاؤ۔۔ اس جنگ کو میں خود لڑوں گا۔۔ کچھ سوچ کر وہ پرسکون ہو کر بولا۔۔

لیکن سر۔۔ وہ ابھی کچھ بولے ہی لگا تھا جب تاشا نے اسکی بات بیچ میں کاٹ دی۔۔

میں نے کہا جاؤ تم سب۔۔ آواز میں دھاڑ تو نہیں لیکن واضح تنبیہ تھی۔۔

خی سر۔۔ فرید اب بیچارا کیا کہہ سکتا تھا۔۔ تابعداری سے سر ہلاتا وہ پورے عملے کو لے کر

وہاں سے چلا گیا۔۔ اب وہاں پیچھے صرف تاشا رہ گیا تھا۔۔

@@@

ایہا۔۔ وہ کمرے میں بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی جب وہ اسکے کمرے میں آیا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اسکے آنے پہ اس نے ایک نظر اسے دیکھا وہ سامنے ہی سول ڈریس میں کھڑا بے حد ہینڈسم لگ رہا تھا لیکن ابیہا کو اسکی ہینڈسمنس نے کیا۔۔ اسکا دل تو ضمیران کا اسیر تھا اس لیے تو اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود دل ہمک ہمک کر اسکے معصوم ہونے کی گواہی دیتا تھا۔۔
ہاں بولو شاہو۔۔ نگاہیں اب دوبارہ اوراق پہ تھیں یہ الگ بات ہے کہ اب ان پہ دھیان نہیں تھا۔۔

کیا ہر وقت تم کتابوں میں سر دیے بیٹھی رہتی ہو۔۔ چلو اٹھو۔۔ کہیں باہر آؤٹنگ پہ چلیں۔۔ اسکے ہاتھ سے کتاب سائڈ پہ رکھ کر وہ اسکے ہاتھ پکڑ کر اٹھا رہا تھا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
شاہو میرا نہیں دل کر رہا۔۔

Support@classicurdumaterial.com
چلو گی تو دل بھی کرے گانا۔۔ چلو شاباش جب سے آئی ہو ایسے ہی بیٹھی ہو۔۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
اسے زبردستی کھینچ کھانچ کر وہ باہر لے ہی آیا تھا۔۔

اور ابیہا کی نانا کے باوجود وہ اسے گاڑی میں بٹھا کر اب ڈرائیو کر رہا تھا۔۔

@@@

CLASSIC URDU MATERIAL

ہم نے نور کو کیوں نہیں لیا۔۔ وہ دونوں اب قدرے سنسان جگہ پہ آ گئے تھے۔۔ جب ابیہا کو خیال آیا۔۔

بس میں چاہتا تھا کچھ دیر ہم اکیلے اسپینڈ کرے۔۔ تھا تو وہ پرسکون لیکن ابیہا کو پتہ نہیں کیوں وہ نارمل نہیں لگ رہا تھا کچھ مشکوک سا انداز تھا اسکا۔۔
وہ ساتھ ہوتی تو اچھا ہوتا۔۔ باہر کے مناظر کو دیکھتے ہوئے وہ بولی۔۔ سوئی ابھی ابھی وہی پہ انکی تھی۔۔

چھوڑو نہ یہ سب۔۔ کیا باتیں لے کر بیٹھ گئی ہو۔۔ اس نے ڈرائیونگ کرتے ہوئے اسکا

ہاتھ پکڑ لیا اور یہی ابیہا کو خطرے کی گھنٹی محسوس ہوئی تھی۔۔

اسکے بولنے سے پہلے اس نے اسکا دوسرا ہاتھ بھی پکڑ کر ان پہ ہتھ کڑیاں لگا کر اپنی سیٹ

کی بیک سیٹ سے لگالی۔۔

یہ کیا کر رہے ہو۔۔ ابیہا شاکڈ سی چیخی۔۔

سوری ابیہا۔۔ پر یہ ضروری ہے۔۔ اسے حیرت میں چھوڑ کر اس نے گاڑی سٹارٹ کر

دی۔۔ جبکہ ابیہا چیختی چلاتی رہ گئی پر وہاں اثر کسے تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ہاں جواد ٹیم لے کر پہنچ رہے ہو۔۔ وہ اب فون کان سے لگائے جواد سے رابطے میں تھا۔۔

یس س آٹم پرابلی دئیر۔۔ جواد نے اسے انفارم کیا۔۔ وہ الگ گاڑی میں باقی کی پولیس فورس کے ساتھ تھا۔۔

ٹھیک ہے پھر۔۔ میں پانچ منٹ میں پہنچ رہا ہوں۔۔ کوشش کرنا میری گاڑی کے پیچھے ہی تماری گاڑی ہو۔۔

اوکے سر۔۔ جواد کے کہتے ہی اس نے لائن ڈسکنٹ کر دی جبکہ ابیہاشاک سی سب کچھ سمجھنے میں قاصر تھی۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
@@@

Support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ تب سے اپنے گھر کے باہر اونچی جگہ پہ بیٹھا ایس پی کا انتظار کر رہا تھا۔۔ اپنے اندرونی گھر جس میں صرف وہ رہتا تھا کو وہ پہلے ہی آگ لگا چکا تھا۔۔ باہر سے سارا سامان اسکے باشندے پہلے ہی اکٹھا کر کے لے کر جا چکے تھے اور وہ بالکل اکیلا اپنی جنگ لڑنے کو تیار تھا۔۔

ایک بندوق ہاتھ میں۔۔ دو اسکی پینٹس میں چھپی تھی۔۔ ایک چاقو اسکی پینٹ کے نیچے پنڈلی کے ساتھ لگا تھا۔۔ مختصر یہ کہ وہ تھوڑا ہی سہی پر آخری سانس تک لڑنے کو تیار

Mera Mujrim Bna Mehrum by Aina Ahmed
(Complete Novel)

- 220 -

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

تھا۔۔ وہ اپنی سوچوں میں گم تھا جب اسے دور سے آتی ایک گاڑی دیکھائی دی۔۔ وہ آنکھیں

بند کر کے بھی پہچان سکتا تھا کہ یہ ایس پی کی گاڑی ہے۔۔

ایک مسکراہٹ اسکے لبوں کو چھو گئی۔۔

تو یعنی یہ بھی اکیلا آیا ہے لڑنے کو۔۔ اپنے خیال پہ خودی ہنستا وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔

وہ اب کار سے نکل کر پسینہ سیٹ کا دروازہ کھول کر کسی کو باہر نکال رہا تھا۔۔ تا شا

حیرت سے باہر نکلنے والے کو دیکھ رہا تھا۔۔ اور باہر نکلنے والی ہستی کو دیکھ کر وہ یقیناً شاگڈ

ہوا تھا۔۔ بلکہ اس سے زیادہ شاگڈ وہ اسکے نکالے جانے کے طریقے پہ ہوا تھا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

ایہا۔۔ اسکے لبوں نے ہلکی سرگوشی کی۔۔

Support@classicurdumaterial.com

کہاں ہوتا شا۔۔ باہر نکلو دیکھو اپنی جولیٹ کو کیسے تڑپ رہی ہے۔۔ وہ ایہا کی گردن پہ چاقو

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

رکھتا ہوا چیخا۔۔ اور تا شا شاگڈ سایہ سب منظر دیکھ رہا تھا۔۔ اسکی متاع حیات۔۔ اسکی

زندگی۔۔ یوں تڑپ رہی تھی۔۔ پہلے اس نے سوچا کہ یہ کوئی ٹریپ ہو لیکن نہیں۔۔ ایہا کی

آنکھوں سے نکلنے والے آنسوؤں نے اسے اپنا خیال جھٹکنے پہ مجبور کر دیا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

باہر آؤ تا شا۔۔ وہ ایک باہر پھر سے دھاڑا۔۔ اور بس سب کو بے بس کرنے والا۔۔ اپنی بیوی کے آگے بے بس ہو گیا۔۔ اپنے پاس سے ساری بندوق نکال کر وہ صرف ایک بندوق لے گیا۔۔

میری بیوی کو چھوڑو ایس پی۔۔ مجھے کمزور مرد کے طعنے دیئے والے خود کتنے کمزور نکلے۔۔ مجھے پکڑنے کے لیے ایک عورت کو ہتھیار بنایا۔۔ وہ بندوق کو ہاتھ میں لیے آگے بڑھ رہا تھا۔۔ ارادہ یہی تھا کہ کسی طرح شاہ دل کے چاقو والے ہاتھ پہ گولی مار کر اسے گرا سکے۔۔ تاکہ ابیہا محفوظ ہو جائے۔۔

وہ کیا ہے ناتاشا تم نے سنا تو ہو گا۔۔ ایوری تمہنگ از فیئر ان لو اینڈ وار۔۔ میں بھی اسے ہی فالو کر رہا ہوں۔۔ پہلے سے اور زیادہ مضبوطی سے اس نے اب ابیہا کی گردن کو پکڑ رکھا تھا۔۔

اسکی بات پہ وہ ہنسا۔۔

دیکھو تمہارا بدلہ مجھ سے ہے۔۔ ابیہا سے نہیں۔۔ اب بیوقوف مت بنو اور اسے چھوڑ دو۔۔ مردوں کی طرح لڑو۔۔ مجھے پتہ ہے کہ تم اسے کوئی نقصان نہیں پہنچاؤ گے۔۔ آفر آل وہ نہ صرف میری بیوی بلکہ تمہاری کزن بھی تو ہے نا۔۔ اور تم ایک زمانے میں محبت کرتے

CLASSIC URDU MATERIAL

تھے اس سے۔۔ اب وہ اسے الگ طریقے سے ٹریک پہ لا رہا تھا۔۔ اس طرح کہ وہ ابیہا کو چھوڑ دے۔۔

اوہ۔۔ تو تمہیں ایسا لگتا ہے کہ میں اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔۔ آؤ تمہیں چھوٹا سا ڈیو دیتا ہوں۔۔ کہتے ساتھ ہی اس نے ابیہا کی شاہ رگ کے ساتھ ہلکا سا کٹ لگایا اور خون کی ایک دہار بہہ نکلی۔۔

تاشا تو اسکا خون دیکھ کر۔۔ اسکی تکلیف سے آئی آنکھوں کی نمی دیکھ کر تڑپ ہی گیا تھا فوراً سر ہنڈر کرتا ہوا بولا۔۔

ٹھیک ہے۔۔ ٹھیک ہے۔۔ میں سر ہنڈر کرتا ہوں۔۔ وہ فوراً بندوق کو نیچے کرتا ہوا بولا۔۔
اتے میں ہی پولیس کے ہارن بجے تھے۔۔ اور جواد اپنی وین میں فورس کو لے کر آیا تھا۔۔

ابیہا کے منہ پہ شاہ دل کا ہاتھ تھا ورنہ وہ تاشا کو ضرور روکتی۔۔ اسے چیخ چیخ کر کہتی کہ مرنے دو اسے۔۔ لیکن اس دوغلے انسان کے اگے خود کو سر ہنڈر مت کرو۔۔ مگر اسکی آواز۔۔ اسکی بے بسی اور آنسوؤں کے ساتھ ہی بہہ گئی تھی۔۔

آنکھوں کو میچ کر اس نے اپنے سامنے اپنے مغرور شوہر کے غرور کو ٹوٹے دیکھا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اریسٹ کروا سے۔۔ وہ بندوق نیچے رکھ چکا تھا۔۔ ہاتھ پیچھے سر کے ساتھ بندھے تھے جب شاہ دل نے جواد کو حکم دیا اور وہ حکم کی تعمیل کرتا اسکے پاس آیا تھا اور اسکے ہاتھ میں ہتھکڑی باندھتا اسے وین تک لے کر جا رہا تھا۔۔

تاشا چاہتا تو ان سب کو ہی آسانی سے ہینڈل کر سکتا تھا لیکن وہ مجبور تھا۔۔ اور آج پہلی بار اسکی جان اسکی کمزوری بن گئی تھی۔۔ شاہ دل کے پاس سے گزرتے ہوئے اس نے ایک گہری اور مسکراتی نظر ابیہا پہ ڈالی جس کی آنکھوں میں اس کے لیے پریشانی اور تکلیف واضح تھی۔۔

اس کے آنکھوں میں آج اس نے پہلی بار اپنے زخم کی تکلیف نہیں بلکہ تاشا کے غرور ٹوٹنے کی تکلیف تھی۔۔ وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔
تاشا ایک دم رکا اور چلتا ہوا ابیہا اور شاہ دل کے قریب آیا۔۔

آج کے بعد اسے اگر تم نے ذرا سا بھی نقصان پہنچایا تو اسکے ذمہ دار تم خود ہو گئے۔۔ شاہ دل کی آنکھوں میں غصے کی لہر کے ساتھ واضح تنبیہ تھی۔۔ پھر وہ ابیہا کی طرف مڑا۔۔
اپنا خیال رکھنا میری جان۔۔ جتنے میرے گناہ ہیں شاید نہ بچ پاؤں میں۔۔ لیکن پلیز میرے پیچھے میرے گناہوں کی معافی کی خدا سے دعا کرتی رہنا۔۔ ہو سکتا ہے وہ میری بخشش کر

CLASSIC URDU MATERIAL

دے۔۔ کیونکہ میں جنت میں تمہارے ساتھ قدم رکھنا چاہتا ہوں میری جان۔۔ آنسوؤں کے پھندے نے گلے میں اٹک کر اسے بات کو وہی تک روکنے پہ مجبور کر دیا۔۔

تاشا اور آنسو۔۔ عجیب لگتا ہے نا۔۔ پر ایسا ہوا تھا۔۔ ابیہا نے محسوس کیا کہ وہ اسی وجہ سے رک گیا۔۔ آخر روح کا رشتہ تھا انکا۔۔ وہ رشتہ جو سب سے پہلے اس دنیا میں بنا۔۔ جس کی بنا پہ سارے رشتے ہیں۔۔

وہ کیسے نہ اسکی آنکھوں سے اسکی بے بسی اور تکلیف پڑھتی۔۔ جو اسکے پکڑے جانے کی نہیں تھی۔۔ بلکہ اسے بچانے کی تھی۔۔

اپنا خیال رکھنا۔۔ جو اد نے جب اسے زبردستی گھسیٹا تو وہ دور سے بس اتنی سی ہانک لگا پایا اور وین میں بیٹھ گیا۔۔ اسکے بعد جب تک وین اسکی آنکھوں سے اوجھل نہ ہوئی ابیہا اسے دیکھتی

رہی۔۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اسے کچھ ہوش نہ تھا کہ شاہ دل اسکے منہ سے ہاتھ ہٹا کر اب اسکے زخم کی مرہم پٹی کر رہا ہے۔۔ وہ اس قدر اسکی گرد دیکھنے میں کھوئی تھی کہ اینٹی سیپٹک کہ چھبن بھی اسکا دھیان نہ بھٹکا سکی۔۔

چونکی تو تب جب شاہ دل نے اسے پکارنے کے ساتھ اسکا کندھا ہلایا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ہم۔۔ وہ اپنے ہی دھیان میں تھی۔۔ ایک دم چونکی۔۔ اچانک تو اسے سمجھ ہی نہ آئی کی
ابھی کیا ہوا ہے۔۔ اگے کون ہیں۔ وہ ابھی کس کو دیکھ رہی تھی۔۔ ذہن یوں جیسے مائل
ہوتا چلا گیا۔۔ پھر تاریک۔۔ اور آہستہ آہستہ یہ اندھیرا اسکی آنکھوں کے سامنے آگیا اور وہ
وہی گرتی چلی گئی۔۔

@@@

کیسے ہوتا تھا۔۔ کہا تھا ایک دن تم جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہو گئے۔۔ وہ ابھی ابھی
ہوسپٹل سے آیا تھا۔۔ ابھی ابھی بے ہوش تھی۔۔ ڈاکٹر کے مطابق اسے گہرا شک لگا تھا
اسکے پاس نور کو چھوڑ کر وہ سیدھا پولیس اسٹیشن آیا تھا۔۔
اسکی بات پہ وہ ہنسا۔۔ لیکن اسکی ہنسی کی آواز صرف شاہ دل۔ سن ہی سکا کیونکہ چہرے
پہ تو ابھی تک نقاب تھا۔۔ اسکے کوئی جواب نہ دیئے پہ شاہ دل نے اسکے نقاب کی طرف
ہاتھ بڑھایا جسے بڑی پھرتی سے تاشا نے بچ میں ہی پکڑ لیا۔۔

میں تمہیں پہلے ہی کہہ چکا ہوں ایس پی۔۔ یہ کام نہیں کرو۔۔ پہلے حکم دیا تھا۔۔ اب التجا
کرتا ہوں۔۔ میرا چہرہ چھپا رہنے دو۔۔ پلیز۔۔ اب کے اسکی لفظوں کے ساتھ ساتھ آنکھوں
میں ریکولسٹ تھی۔۔ اور پتہ نہیں کیا ہوا کہ شاہ دل نے اپنا ہاتھ واقعی کھینچ لیا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ٹھیک ہے تم چاہتے ہو کہ تمہارا چہرہ ایکسپوز نہ ہو۔۔ تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ نہیں ہو گا۔۔

اپنی بات پہ اسکو ایک نظر دیکھتا وہ لاک اپ سے باہر چلا گیا۔۔

گاڑی میں پہنچ کر بھی ذہن اسکا مسلسل الجھتا تھا۔۔ دھیان تو اسکا فون پہ ہونے والی بیل

نے اپنی طرف متوجہ کروایا۔۔

سکرین پہ نور کا نمبر دیکھ کر اس نے کال پک کی۔۔

ہاں بولو نور۔۔ اب وہ گاری سٹارٹ کر چکا تھا۔۔

کیا ہوش آگیا اسے۔۔ اچھا چلو ٹھیک ہے میں آتا ہوں۔۔ مختصر سی بات کر کے اس نے

کال کاٹ دی تھی۔۔ اب اسکا رخ ہاسپٹل کی طرف تھا جہاں ابہا کو ہوش میں آگیا تھا۔۔

اسکاری ایکشن سوچ کر ہی اس نے جھرجھری سی لی تھی۔۔

@@@

اس نے جونہی کمرے کا دروازہ کھولا۔۔ اسکی نظر سیدھی سامنے بیڈ پہ بیٹھی ابہا پہ پڑی

تھی۔۔ وہ گم صم سی اپنی ہاتھوں کو لکیروں کو دیکھتی گہری سوچ میں گم تھی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ چلتا ہوا اسکے قریب آیا۔۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا ایہا خود ہی بول پڑی۔۔

کیوں کیا ایسا۔۔ نظریں ابھی تک نیچے تھی۔۔ نور سائڈ پہ بیٹھی ان دونوں کزنز کو دیکھ رہی تھی۔۔

ایہا۔۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا ایہا نے ساتھ پڑا واس اسے دے مارا۔۔ لیکن خوش قسمتی تھی یا بد قسمتی۔۔ وہ شاہ دل کے بالکل ساتھ سے ہوتے ہوئے دیوار پہ جا لگا۔۔ نام مت لو۔۔ وہ بولی نہیں غرائی تھی۔۔ آنکھیں غصے کی وجہ سے لال انگارہ ہو رہی تھی۔۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ سامنے کھڑے شخص کا حشر کر دے۔۔

شاہ دل شاکڈ سا اسے دیکھ رہا تھا۔۔ اسے پتہ تھا کہ وہ چیخے گی۔۔ چلائے گی لیکن اتنا ایکسٹریم ری ایکشن دے گی اسکا اس نے سوچا بھی نہ تھا۔۔

کیا سمجھ لیا تم سب نے مجھے۔۔۔ کھلونا ہوں یا ربوٹ ہوں۔۔ جس کی کوئی فیلنگز کوئی جذبات نہیں ہے۔۔ اس کو بس تم سب اپنے مقصد کے لیے استعمال کرنا چاہتا ہے۔۔ پہلے تاشا نے کیا اور اب تم نے۔۔ کیا فرق رہ گیا تم دونوں میں۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

بلکہ نہیں اس نے تو مجھے نقصان کیا۔۔ میری مرضی کے بغری ہاتھ بھی نہیں لگایا جبکہ میں اسکی بیوی تھی۔۔ اور تم۔۔ وہ وقفہ دیئے کے لیے رکی۔۔ سر اٹھا کر شاہ دل کو دیکھا۔۔ لیکن جب دوبارہ بولی تو لہجے کانچ کے ٹوٹے جیسی چھبن تھی۔۔

تم نے تو اپنے ہونے کا بھی پاس نہ کیا۔۔ چلا دی میری گردن پہ چھری؟۔۔ صرف اپنی وردی پہ سو کالڈ سٹارز بڑجھانے کے لیے۔۔ لہجے میں تاسف کے ساتھ دکھ بھی تھا۔۔ اپنوں سے اعتبار ٹوٹے کا دکھ۔۔

شاہ دل خاموش کھڑا سب سن رہا تھا۔۔ کہتا بھی تو کیا۔۔ بولنے کو اس کے پاس کچھ تھا ہی کہاں۔۔ وہ جو سارے راستے لفظوں کے تانے بانے جوڑ کر آیا تھا اب جیسے زبان کو تالے لگ گئے تھے۔۔

ابہا مجھے معاف کر دو۔۔ آنکھوں سے ایک انسو نکلا تھا۔۔ جواب دکھاوے کا تھا یا کیا۔۔ ابہا سمجھ نہیں پائی۔۔ کیونکہ وہ اتنے سالوں میں اسے سمجھ نہیں پائی تھی۔۔ وہ جو کیا تھا اور کیا نکل آیا تو اب اسے کیا سمجھتی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جب مر جوؤ گئے تب معاف کر دوں گی۔۔ فی الحال چلے جاؤ یہاں سے۔۔ اپنا رخ موڑ کر اس نے پوری طرح سے ناگواری اظہار کیا تھا وہ ابھی شاہ دل کی شکل دیکھنے کی بھی روادار نہ تھی۔۔

اس نے گہری نظر اس پہ ڈالی شاید وہ اسے دیکھ لے شاید معاف کر دے مگر نہیں۔۔ وہ تو چٹانوں کی سی سختی لیے بیٹھی تھی۔۔ بالکل پتھر۔۔

ایک نظر اسے دیکھ کر پھر نور کو دیکھا۔۔ اسے آنکھوں کے اشارے سے اسکا خیال رکھنے کا کہہ کر کمرے سے کیا ہاسپٹل سے ہی باہر آ گیا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
@@@

فرید مجھے تو ٹینشن ہو رہی ہے۔۔ سر ابھی تک نہیں آئے۔۔ اتنی دیر تو وہ کبھی نہیں لگاتے۔۔ تم پتہ تو کرو وہ ہے کہاں۔۔ تا شاکی ساری ٹیم چھپ گئی تھی۔۔ یہ انکا ایک خفیہ

ٹھکانہ تھا جہاں کوئی بھی نہیں پہنچ سکتا تھا۔۔ وہ عموماً یہاں پہنچ جایا کرتے تھے جب ایسا کوئی خطرہ ہوتا تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

خوشخبری

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول / ناولٹ / افسانہ / کالم / آرٹیکل / شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Email Address

bestreadingmaterial@gmail.com

Classicnovels04@gmail.com

Facebook Group: Classic Urdu Material

Facebook Page: [https://www.facebook.com/](https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/)

[ClassicUrduMaterial/](https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/)

ان شاء اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتہ کے اندر اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لیے اوپر دیے گئے ای میل ایڈریس پر رابطہ کریں۔ شکریہ

نوٹ

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد بمعہ مصنف / مصنف کے نام سے محفوظ ہیں۔ بغیر اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز یا مواد سے متعلق مسودہ ویب سائٹ یا مصنف / مصنف کی اجازت کے بغیر نقل نہیں کر سکتا۔ نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد / بلاگ / ویب سائٹ کو درپیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہوگا۔

انٹظامیہ کلاسیک اردو میٹیریل

CLASSIC URDU MATERIAL

اور تاشا بھی زیادہ تر تھوڑی دیر تک آجاتا تھا۔۔ اس نے ہمیشہ ایسے حالات میں صرف خود کو خطرے میں ڈالتا تھا۔۔ ورنہ وہ سب کو جانے کا بول دیتا تھا۔۔ کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا جس گندے کام میں اسکے ہاتھ ہیں۔۔ انکی سزا کسی اور کو ملے۔۔

وہ جانتا تھا کہ وہ سب مجبوری سے اسکے ساتھ ہیں۔۔ ان سب کو اپنے گھر کا چولہا جلانا ہے۔۔ اور سب بے روزگاری سے اکتا کر ادھر آئیں ہیں۔۔

ہاں ڈر تو مجھے بھی لگ رہا ہے۔۔ تم فکر مت کرو میں کسی طرح پتہ کرواتا ہوں کہ کیا ہوا ہے۔۔ ورنہ اتنی دیر تک تو سر آجاتے ہیں۔۔ اس نے فہد کو تسلی دی۔۔ درحقیقت تو وہ

خود بھی بہت پریشان تھا۔۔ کہونکہ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔۔

بلکہ فرید اور فہد کیا۔۔ اس کے لیے تو سبھی پریشان تھے۔۔ وجہ اسکی رحمدلی تھی اس نے

آج تک کسی بھی اپنے باشندے کے ساتھ زیادتی نہیں کی تھی۔۔ بلکہ وہ ہر طرح سے انکا

خیال رکھتا رہتا تھا۔۔ وہ بے شک کرتے غلط کام تھے لیکن انکا ایک دوسرے کے لیے ایثار دیکھنے لائق تھا۔۔

کچھ سوچتے ہوئے فرید باہر آگیا۔۔ اب اسکا رخ آجکی اخبار پھرنے کا تھا۔۔

@@@

CLASSIC URDU MATERIAL

اج اسکو ہاسپٹل سے ڈسچارج مل گیا تھا وہ اپنا سامان سمیٹ کر شاہ دل کے انے سے پہلے جانے کا ارادہ رکھتی تھی جب نور نے اسکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا۔۔

آپی۔۔ نور کے اپنی بولنے پہ اس نے ایکدم اسے حیرت سے دیکھا۔۔ شاید پہلی بار اسے کسی نے اپنی کیا تھا۔۔

ہاں بولو۔۔ اسکا ہاتھ پکڑ کر وہ اسکے ساتھ ہی بیڈ پہ بیٹھ گئی۔۔ وہ چاہ کر بھی اس پیاری سی لڑکی کے ساتھ سچے نہیں ہو پائی تھی۔۔

اپنی وہ میں کہہ رہی تھی اپ نہ جائیے نا۔۔ مجھے پتہ ہے کہ شاہ دل نے اگلے ساتھ غلط کیا۔۔ لیکن۔۔ آپ ان کو نہ دیکھے۔۔ آپ میرے ساتھ رہیں۔۔ ہم دونوں خوب مزے کریں گے۔۔ وہ اسکو بہلا رہی تھی۔۔ بس کسی طرح سے وہ رک جائے اور اپنا ارادہ بدل دے۔۔

اسکی بات پہ ابیہا ہنسی۔۔

تم اتنی اچھی کیوں ہو۔۔ اور شاہ دل کو تم کیسے مل گئی اسے تو کوئی خزانہ سی بیوی ملنی چاہئے تھی۔۔ اب کے اسکی بات پہ نور بھی ہنس پڑی تھی۔۔ اسکی تھوڑی کو انگوٹھے سے پکڑ کر اس نے نور کا رخ اپنی طرف کیا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

میں واقعی شاہ دل سے ناراض ہوں۔۔ اور میں اسکی شکل بھی نہیں دیکھنی چاہتی۔۔ اس لیے واپس فرح کے گھر جا رہی ہوں۔۔ لیکن تم سے میری کوئی ناراضگی نہیں ہے۔۔ اس لیے تم جب چاہو وہاں آ سکتی ہو۔۔ مزے ہی کرنے ہے نا۔۔ ہم وہاں کر لیں گے۔۔ اسکو پیار سے پچھارتی وہ بیگ میں اب اپنا باقی کا سامان ڈال رہی تھی۔۔

نور چپ چاپ سی اسکی حرکات و سکنات کو دیکھ رہی تھی۔۔ اب اسکا کہنا بنتا بھی نہیں تھا۔۔ کیونکہ وہ شاہ دل کی کزن اقربا کی بیوی تھی۔۔ تھی تو رحم دل اور اچھی لیکن خون اور مٹی کے اثر میں اس میں ضد کا عنصر خوب آیا تھا۔۔

اچھا چلو اب میں چلتی ہوں۔۔ اور شاہ دل کو نہیں بتانا کہ میں کہاں ہوں۔۔ یہ ہم دونوں کا سیکرٹ ہے۔۔ اور ویسے بھی اسے بھی تھوڑا خوار ہونے دو۔۔ اوکے؟۔۔ پہار سے اسکے

گال کو چھوتی وہ بولی۔۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

نور نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا یوں جیسے اسکی بات کو حفظ کر لیا ہو۔۔ ابیہا اسکی طرف مسکراتی نظر ڈال کر کمرے سے باہر چلی گئی۔۔ اب اسکا رخ فرح کے گھر کی طرف تھا۔۔

@@@

CLASSIC URDU MATERIAL

کیا۔۔۔ سر کو پولیس نے پکڑ لیا۔۔۔ فرید ابھی ابھی باہر سے آج کا اخبار لے کر آیا تھا۔۔۔
جس میں واضح الفاظ میں پہلے پیج کی سرخیوں میں یہ خبر چھپی تھی۔۔۔

فد اور باقی لوگ حیرت سے اخبار کو دیکھ رہے تھے۔۔۔ کیونکہ خبر ہی ایسی تھی۔۔۔ تا شا اور
گرفتار؟۔۔۔ دو متضاد چیزیں۔۔۔ وہ جو بھی کام کرتا تھا اتنی صفائی سے کرتا تھا کہ کوئی پکڑ ہی
نہیں پاتا تھا۔۔۔ اور اب وہ کیسے گرفتار ہو گیا تھا یہ حیرت انگیز بات تھی۔۔۔

یہ سب کیسے ہوا۔۔۔ کیا ہوا کیا تھا وہاں۔۔۔ سب سے پہلے ہوش فہم کو آئی تھی۔۔۔ فرید کے
پاس اکرا اس نے اسے جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔ وہ سب اسکے منہ سے سننا چاہتا تھا

کیونکہ اتنا وقت نہیں تھا کہ اخبار تفصیل سے پڑھتا۔۔۔ بلکہ یقیناً جو اخبار میں لکھا تھا وہ اوپر
کی رپورٹ تھی جبکہ فرید اندر کی رپورٹ سے واقف تھا۔۔۔

اس کا چہرہ اس بات کی چغلی کھا رہا تھا۔۔۔

اس نے ایک گہرا سانس لیا۔۔۔ اور پھر من و عن ساری بات بتادی جو اسے پرانے ٹھکانے
سے موصول ہوئی تھی۔۔۔ صرف وہ تھا جو ابیہا کے بارے میں جانتا تھا۔۔۔ کیونکہ نکاح کے
گواہوں میں وہ شامل تھا۔۔۔ اس کے علاوہ وہ تا شا کے پاسٹ سے بھی بخوبی واقف تھا
کیونکہ وہ پرانے گینگ کے باشندوں میں سے ایک کا بیٹا تھا۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اسے تاشا کے ساتھ جو ہوا اسکا دلی افسوس تھا۔۔ اس لیے تو وہ اسکا خاص بندہ تھا۔۔ اتنا عرصہ تاشا کے قریب رہ کر وہ اسکو کافی حد تک سمجھ چکا تھا۔۔

اب کیا ہو گا۔۔ ساری بات سن کر سب لوگوں کو پریشانی نے آن گھیرا تھا۔۔ کچھ بھی تھا وہ سب ہی تاشا سے بہت پیار کرتے تھے۔۔ اور اس طرح اسکا پکڑے جانا ان کے لیے کسی شکد سے کم نہیں تھا۔۔

ہونا کیا ہے۔۔ میں کرتا ہوں کچھ۔۔ اب جو بھی کرنا ہے مجھے ہی کرنا ہے۔۔ بس تم لوگوں کو میرا ساتھ دینا ہو گا۔۔ ان سب کی طرف ایک نظر ڈال کر اس نے اپنا ہاتھ آگے کیا۔۔ یوں جیسے کہہ رہا ہو۔۔ جس جس کو منظور ہے آجاؤ میدان میں۔۔

اسکی نظروں کا مفہوم سمجھ کر سب نے باری باری اپنے ہاتھ اوپر رکھے تھے۔۔ اور یک زبان ہو کر بولے۔۔

We are with you..

@@@

اتنا سب کچھ ہو گیا۔۔ اور تم نے مجھے بتانا بھی گوارا نہ کیا۔۔ ابیہا نے رورو کر اسے ساری کہانی بتائی تھی کہ کس طرح قسمت سے زیادہ اس کے اپنے لوگوں نے اسے دُسا تھا۔۔

Mera Mujrim Bna Mehrum by Aina Ahmed
(Complete Novel)

- 236 -

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

اسکی ساری بات سن کر تو فرح کو سانپ سونگھ گیا تھا۔۔ شاہ دل اس حد تک چلا جائے گا۔۔ یہ بات فرح نے سوچی بھی نہیں تھی۔۔ اسے پانی کا گلاس پکڑا کر اسکی پیٹھ پہ ہاتھ پھیر کر اس نے اسے حوصلہ دیا۔۔ وہ خود بھی بہت پریشان تھی۔۔ مجھے خود کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔ سب اتنا اچانک ہوا کہ سنبھل ہی نہ سکی۔۔ آنسو تھے کہ پلکوں کی بار کو توڑ کر باہر آرہے تھے۔۔

تم پریشان مت ہو۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ اسکا ہاتھ پکڑ کر وہ اسے دلا سہ دے رہی تھی۔۔ آخر کو وہ اسکی عزیز از جان دوست تھی۔

تم ہی بتاؤ مجھے۔۔ کیا کروں میں۔۔ بے بسی ایہا کے روم روم سے عیاں ہو رہی تھی۔۔ ابھی تو اسے کوئی اپنا ملا تھا۔۔

ایہا۔۔ میں جانتی ہوں شاہ دل اور تاشا دونوں نے ہی تمہارے ساتھ بہت غلط کیا۔۔ بلکہ بہت زیادہ غلط کیا ہے۔۔ لیکن جو بات مجھے سوچنے پہ مجبور کر رہی ہے اس شامی تم بھی سنو تو شاید تمہارے لیے فیصلی آسان ہو جائے۔۔ اسکا تھام کر وہ بولی۔۔

کیسی بات۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

دیکھو ابیہا۔۔ شاہ دل بھائی نے تمہیں واقعی صرف مقصد کے لیے استعمال کیا۔۔ لیکن اگر تم تاشا کے بارے میں ایسا کہو تو میرے خیال سے وہ غلط ہے۔۔ تمہیں پتہ ہے نا وہ تو تمہیں پہلے بھی تمہارا محرم کے نام سے خط لکھتے تھے۔۔ اگر اسے کچھ کرنا ہوتا تو وہ تب بھی تمہارے ساتھ غلط کر سکتا تھا۔۔ لیکن نہیں اس نے تمہیں اپنی بیوی بنایا۔۔ لیکن اسکے بعد کیا۔۔ کیا تمہیں ہاتھ لگایا کبھی؟؟ تمہاری رضامندی کے بغیر۔۔

فرح کی بات پہ اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔ کیونکی یہ بات تو سچ تھی کہ واقعی اس نے اسے کبھی اسکی اجازت کے بغیر نہیں چھوا۔۔

یہی بات تمہیں سمجھانے کی کوشش کر رہی ہوں۔۔ کبھی کبھی ہر بار کا سنا اور دیکھا ٹھیک

نہیں ہوتا۔۔ اور جہاں تک بات ہے اسکی پروفیشن کی۔۔ تو ابیہا تم اسکی بیوی ہو۔۔ تم اسے

پیارے اس پروفیشن کو چھڑوانے میں مدد دے سکتی ہو۔۔ اور اس سے بھلا کیا ہو گا کہ

ایک آدمی کی زندگی سنور جائے۔۔ اپنی بات کو وہی سے جوڑتی وہ اسے سمجھا رہی تھی ان

باریکوں کے بارے میں جو اس نے سوچی ہی نہیں تھی۔۔

اب میں کیا کروں۔۔ وہ واقعی اب سمجھنے لگی تھی اس کی بات۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اول تو تمہیں چھوڑ کر اسے آنا ہی نہیں چاہئے تھا۔۔ تم اس سے پوچھتی بات کو کلیئر کرتی۔۔ یہ گھر آنے والا تمہارا فیصلہ غلط تھا۔۔ لیکن یہ میں ہوں تھرڈ پرسن اس لیے یہ چیز سمجھ رہی ہوں۔۔ اگر اس وقت تمہاری جگہ میں ہوتی تو شاید میں بھی وہی کرتی۔۔ لیکن اب تمہارے پاس وقت ہے تم سوچو۔۔ اور سمجھ کر فیصلہ کرو کی اب تمہیں کس کے ساتھ کھڑے ہونا ہے۔۔ کیونکہ یہی تمہارے فیصلے کا وقت ہے۔۔ میں تمہارے لیے کچھ کھانے کو لے کر آتی ہوں۔۔ اسکا ہاتھ تھپتھپا کر وہ کچھ کی طرف چل دی۔۔ جبکہ پیچھے ابیہا کے لیے ایک نئے سوچ کا جہان آباد ہو گیا تھا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> @@@

سراپ تاشا کا کیا کرنا ہے۔۔ اسے گرفتار کیے انہیں دو دن ہو گئے تھے اور ابھی تک آگے

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> کچھ سدباب نہیں کیا تھا۔۔

کرنا کیا ہے۔ کیس سٹارٹ کرو۔۔ آج ہی وکیل کو بلاؤ اور کورٹ کی طرف سے نوٹس بھیجو۔۔ وہ پیپر ورک کرتا جو اد کو ساتھ ہدایت دے رہا تھا۔۔

سر باہر آپ سے کوئی ملنے آیا ہے۔۔ ابھی وہ تھوڑا سیدھا ہوا تھا کہ کانسٹیبل نے اسے باہر کسی کے آنے کی اطلاع دی۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

کون ہے۔۔۔ ابرو اچکا کر پوچھا۔۔۔

سر کوئی تاشا کے حوالے سے آیا اور اس سے ملنا چاہتا ہے۔۔۔ کانسٹبل کی بات پہ شاہ دل
نے پر سوچ نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔

ٹھیک ہے اسے اندر بھیجو۔۔۔ اسے اندر بھیجنے کا حکم دے کر اس نے جواد کو باہر جانے کا
اشارہ کیا وہ یس سر کہتا ابھی باہر گیا ہی تھا کہ دروازے سے فرید اندر آیا۔۔۔

سلام سر۔۔۔ بلیو شرٹ کے نیچے بلیک پیٹ۔۔۔ مہذب لہجہ۔۔۔ وہ کہیں سے بھی کسی
غنڈے کا ساتھ نہیں لگ رہا تھا

<https://www.classicurdumaterial.com/>
والسلام بیٹھیں۔۔۔ اسے بیٹھنے کا اشارہ کر کے وہ خود بھی سیدھا ہوا۔۔۔
Support@classicurdumaterial.com

میں یہاں تاشا سے ملنے آیا ہوں۔۔۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
کیا لگتے ہیں آپ ان کے؟۔۔۔

میں انکا دوست ہوں۔۔۔ کچھ سنبھل کر وہ پر اعتماد لہجے میں بولا۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

ٹھیک ہے۔۔ میں کانسٹیبل کو کہتا ہوں آپ کو لے جائے گا۔۔ یہ اسکا رائٹ تھا جس سے شاہ دل چاہ کر بھی انکار نہیں کر سکتا تھا۔۔ امجد کو آواز دے کر اس نے اسے فرید کو لیڈ کرنے کو کہا۔۔

تھینک یو سر۔۔ وہ اٹھتے ہوئے بھی اسکا شکریہ ادا کرنا نہ بھولا تھا۔۔ شاہ دل سر ہلا کر جواب دیا۔۔

وہ کمرے سے باہر گیا تو شاہ دل کی نظروں نے اسکا دور تک پیچھا کیا تھا۔۔

@@@

<https://www.classicurdumaterial.com/>

سلام باس۔۔ وہ سلاخوں کے آر پار بیٹھے تاشا سے مخاطب تھا۔۔

Support@classicurdumaterial.com

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔ وہ دہاڑا

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

سر میں یہاں سے آپ کو نکالے آیا ہوں۔۔

میں نہیں نکلنا چاہتا۔۔ میں سزا کاٹنا چاہتا ہوں اپنی۔۔ وہ غصے سے اسے گھور رہا تھا

ایہا بھابھی کے لیے بھی نہیں سر۔۔ اسکی بات پہ وہ ایکدم ہنسایوں جیسے اپنا ہی مذاق اڑا

رہا ہو۔۔

**Mera Mujrim Bna Mehrum by Aina Ahmed
(Complete Novel)**

- 241 -

www.classicurdumaterial.com

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ تو میری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔۔

نہیں سر ایسا نہیں ہے۔۔ وہ آپ کی منتظر ہیں۔۔

کیا مطلب۔۔ فرید کی بات پہ وہ چونکا۔۔ تا شا کے پوچھنے پہ اس نے ملاقات بتانی شروع کی جو وہ ابھی ابیہا سے کر کے آیا تھا۔۔

@@@

کون آیا ہے۔۔ وہ اٹھ کر کمرے سے باہر آئی تھی جب حمیدہ نے اسے کسی کے آنے کا

بتایا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

پتہ نہیں۔۔ تمہارا پوچھ رہا ہے۔۔ ڈرائنگ روم میں بٹھایا ہے میں نے۔۔ آجاؤ۔۔ فرح نے

بھی لا علمی کا اظہار کیا تھا۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

دونوں آگے پیچھے چلتی ڈرائنگ روم میں داخل ہوئیں تھیں۔۔

السلام علیکم میم۔۔ ابیہا کے آنے پہ فرید نے اٹھ کر سلام کیا تھا۔۔

والسلام۔۔ ابیہا نے اچنبے سے اسے دیکھا۔۔ جیسے اسکی شکل یاد کرنے کہ۔ کوشش کر رہی

ہو۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

میں سرتاشا کے انڈر کام کرتا ہوں۔۔ اس کی بات پہ ابیہا نے اثبات میں سر ہلایا

آپ بیٹھیں۔۔ ساتھ ہی اسے بیٹھنے کا بھی بول دیا۔۔

کچھ حقیقتیں ہیں جن پر سے آپ کے لیے پردہ اٹھنا بہت ضروری ہے۔۔ اب وہ اصل

مدعے پہ آیا تھا۔۔ فرح اور ابیہا دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔

بتائیے۔۔ آخر ہمت کر کے فرح ہی بولی تھی۔۔

دراصل میں آپ کو سر کے بارے میں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔۔ اور پھر اس نے شروع سے

لے کر آخر تک تاشا کے ماضی بارے میں ایک ایک بات بتادی تھی۔۔ اسکی بات سن کر

ابیہا کتنی دیر تو جیسے اپنی جگہ سے ہی نہ ہل پائی۔۔

اتنا ظلم۔۔ اب اسے سمجھ آرہا تھا وہ اتنا ظالم کیوں تھا۔۔ کیوں اتنا بے حس قرار دیا جاتا

تھا۔۔ کیونکہ اسکی تربیت ہی ایسی کی گئی تھی۔۔ اور تربیت تو ایسی چیز ہے جو خون پہ بھی

بھاری ہوتی ہے پھر وہ کیسے نہ سنگ دل بنتا۔۔

اب وہ اپنا رویہ یاد کر رہی تھی۔۔ کیسے وہ اسے دھتکار آئی تھی۔۔ اس نے کہا تھا کہ وہ

اسے سمجھے لیکن نہیں وہ نہیں سمجھ پائی تھی۔۔ ایک آنسو ٹوٹ کر اد کے گال پہ لڑھکا

تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

@@@

کیا آپ اب بھی چاہتی ہیں کہ انہیں سزا ہو.. کمرے میں مکمل خاموشی تھی جسے فرید کی آواز نے توڑا.. ایسا اب بھی آنسو بہا رہی تھی.. کچھ حقیقتیں اتنی جان لیوا ہوتی ہیں کہ انہیں ذہن مانتا بھی وقت سے ہی ہے.. ایسا کے ساتھ بھی کچھ یہی ہو رہا تھا..
فرح نے پیار سے اسکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا جیسے اسے بولنے کے لیے ہمت دی ہو..

نہیں.. نہیں نہیں چاہتی.. مجھے تاشا کے پاس جانا ہے.. میں نے بہت غلط کیا ہے اس کے ساتھ فرح.. اسے صفائی کا موقع تک نہیں دیا.. روتے ہوئے وہ اپنا احتساب کر رہی تھی.. ان سب غلطیوں کا احتساب جو اس سے سرزد ہو گئی تھی..

بس کر دو ایسا انشاء اللہ ضمیران بھائی جلد ہمارے ساتھ ہوں گے.. فرح اسے بہلا رہی تھی جبکہ فرید خاموشی سے سب دیکھ اور سن رہا تھا..

اب اسکے بولنے کا فائدہ بھی نہ تھا.. کیونکہ وہ جس مقصد کے لیے آیا تھا وہ تو ہو چکا تھا..

@@@

CLASSIC URDU MATERIAL

فرید کی ساری بات سن کر بھی اسکے چہرہ سپاٹ تھا..

تو ضمراں صاحب وہ بھی ان میں سے ہے جو حقائق جان کر تم پہ صرف ترس کھاتے ہیں..
کیونکہ اگر محبت ہوتی تو تم سے آکر پوچھتی.. یہ تو فقط ترس ہے.. اسکے دماغ میں عجیب
کشمکش تھی..

نہیں ضمراں وہ تم سے محبت کرتی ہے.. اگر نہ کرتی تو بات ہی نہ سنتی.. تمہارے نام پہ
ہی آگ بگولا ہو جاتی لیکن نہیں.. اسکے دل میں تمہارے لیے محبت ہے تو تمہیں اسپیس دی
ہے نا.. دل اسے اپنے دلائل سے منا رہا تھا..

<https://www.classicurdumaterial.com/>
سر.. اسکی سوچوں کا ارتکاز فرید کی آواز پہ ٹوٹا تھا..
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
ہممم..
کیا حکم ہے پھر..

پہلی پیشی پہ ہی آجانا.. میں نہیں چاہتا میں کہ میں عدالت میں جاؤں.. تاشا کی بات پہ
فرید ہنسا..

CLASSIC URDU MATERIAL

او کے باس.. بنا کسی بات کے وہ آگے بڑھ گیا کیونکہ وہ دونوں جانے تھے اب انہیں کیا کرنا ہے..

@@@

ناظرین آپ کو خبر دیتے چلیں کہ مشہور ٹریرسٹ اور سمگلر جس کی دہشت پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اسے ایس پی شاہ دل نے گرفتار کر لیا ہے.. آپ کو بتاتے چلیں کہ ایس پی شاہ دل نے اپنی محنت اور بہادری کے سبب وہ کام کر دکھایا ہے جو کوئی اس سے پہلے نہیں کر سکا.. خبر کے مطابق کل انکی عدالت میں پہلی پیشی ہے.. جس میں نہ صرف انکے چہرے کو بلکہ انکے الیگل ورکس کو بھی بے نقاب کیا جائے گا..

رپورٹر پورے انہماک سے اپ ڈیٹ دے رہی تھی.. اور ایہا.. اسے لگ رہا تھا اسکا دماغ

ماؤف ہوتا جا رہا ہے.. وہ غصہ جو اسے شاہ دل پہ تھا وہ اب نفرت میں بدلتا جا رہا تھا..

فوراً جوتا پہن کر اس نے موبائل پکڑا اور باہر پورچ کی طرف بھاگی..

کہاں جا رہی ہو.. گاڑی کا دروازہ کھولے اسکے ہاتھ فرح کی آواز پہ رکے تھے..

دو دو ہاتھ کرنے..

CLASSIC URDU MATERIAL

مطلب..

مطلب شاہ دل کو اسکی اوقات یاد دلانے.. کہتے ساتھ ہی وہ گاڑی میں بیٹھی.. اور ریورس
گئیر لگا کر یہ جاوہ جا جبکہ فرح پیچھے ارے ارے کرتی رہ گئی..

@@@

کیا سمجھتے ہو تم خود کو.. ہاں بولو.. جواب دو..

وہ کسی شیرینی کی مانند اس سے سوال کر رہی تھی.. اسکا بس نہیں چل رہا تھا شاہ دل کا

حشر کر دے..

سکون سے بیٹھ کر بات کرو ایہا.. ایہا کے یوں اچانک آجانے پہ وہ ایکدم پریشان ضرور ہوا

تھا.. اور جس طرح وہ بات کر رہی تھی.. شاہ دل کو لگ رہا تھا کہ وہ آج اسکا سر پھاڑ ہی

دے گی..

تم میری زندگی برباد کر رہے ہو.. اور کہہ رہے ہو میں سکون سے بات کروں.. وہ دھاڑی..

کیا مطلب.. اس ساری بات پہ شاہ دل پہلی بار چونکا تھا..

کل لے کر جاؤ گئے تاشا کو ہائی کورٹ.. وہ جیسے اسے یاد دل رہی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

ہاں.. اس نے اسے نا سمجھی سے دیکھا کیونکہ جہاں تک اسے اندازہ تھا وہ بھی تا شا سے نفرت کرتی تھی.. اس نے خود اس سے کہا تھا پھر اب وہ کیوں غصہ کر رہی تھی..

ہاں تو.. اس نے شاک اور اچنبے سے اسے دیکھا..

تم میرے شوہر کو سزا دلوار ہے ہو.. اسے پھانسی دلوار ہے ہو.. اور مجھ سے کہہ رہے ہو
ہاں تو.. وہ ابھی بھی شاک میں تھی..

تمہارے ساتھ اس نے اتنا برا کیا.. اور تم یہاں آگئی ہو اسکی حمایت کرنے.. اب وہ بھی
کھڑا ہو گیا تھا.. ٹیبل پہ ہاتھ رکھ کر وہ اسے یاد دہانی کروا رہا تھا..

تم سے تو اچھا ہے.. اور ڈھیر اچھا ہے.. جو بھی کرتا ہے ڈنکے کی چوٹ پہ کرتا ہے.. اور تم
بھگوڑے.. ہر مشکل وقت میں مجھے چھوڑ کر جانے والے.. بلکہ نہیں.. ہر مشکل وقت

میں میرا استعمال کرنے والے.. اس کی ایک ایک ادا سے میرے لیے عقیدت جھٹکتی تھی
اور تم نے کیا کیا.. مجھے ہی ہتھیار بنا کر ڈال دیا..

تم چاہتے ہو میں اس سے اس لیے نفرت کروں کیونکہ وہ اوپر سے برا ہے.. ٹھیک ہے وہ
غلط کام میں انوالو ہے.. لیکن تمہاری طرح نہیں ہیں.. وہ اب یہ سب چھوڑنا چاہتا تھا لیکن
نہیں تم جیسے لوگ کبھی اچھے کو اچھا بننے ہی نہیں دو گئے..

CLASSIC URDU MATERIAL

کہہ کر وہ کی نہیں تھی.. چلی گئی تھی..

جبکہ شاہ دل کے لیے نئی سوچوں کے در کھول گئی تھی..

@@@

پولیس کی تین گاڑیاں عدالت کی طرف رواں دواں تھی.. آج تاشا کی پہلی پیشی تھی اس لیے وہ اسے جیل سے عدالت لے کر جا رہے تھے.. ابھی عدالت سے تھوڑا ہی فاصلہ تھا جب کسی انجان گاڑی نے ان کے اگے گاڑی کھڑی کر کے انہیں روکا..

سر یہ تاشا کے لوگ ہیں اور یقیناً اسی کو ریسکیو کرنے آئیں ہیں.. جواد نے اندازہ لگایا تھا جو کہ کسی حد تک ٹھیک بھی تھا وہ واقعی میں تاشا کے ہی بندے تھے..

ہممم.. تم ان کو دیکھو.. میں پیچھے تاشا پہ نظر رکھتا ہوں.. اسے ہدایت دے کر وہ درمیان والی جیب کی طرف گیا تھا جہاں تاشا موجود تھا..

ہاں بھائی کیا بات ہے.. جواد اپنے دو اہلکاروں کے ساتھ سامنے آتا ہوا بولا..

ہمارے باس کو واپس کر دے.. فہد نے بندوق کو سٹارٹ کرتے ہوئے کہا..

اسکی بات پہ جواد ہنسا..

CLASSIC URDU MATERIAL

اتنا سستا سمجھ رکھا ہے آپ نے پولیس کو.. کہ اپ کہیں گئے اور ہم واپس کر دیں گئے..
جواد نے جیسے اسی کی بات کا مذاق اڑایا..

پولیس بے خود کو خودی سستا بنایا ورنہ ہم کون ہوتے ہیں اپ کو سستا کہنے والے.. اسکی
بات پہ جواد میں غصے کی لہر دوڑی تھی.. اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا.. پیچھے حوالدار کی
آواز آئی..

سرتاشا ایس پی صاحب کو زخمی کر کے بھاگ گیا ہے.. جواد شکڈ سامڑ کر بھاگا تھا..

تاشا پاس لگی جھاڑیوں میں گیا تھا.. وہ ابھی اتنا دور نہیں تھا وہ اسے یہاں سے بھی دیکھ
سکتا تھا..

اس سے پہلے کہ وہ اس تک پہنچتا.. گولی کی آواز چلی تھی.. اور ساتھ ہی کسی کے گرنے
کی آواز آئی تھی.. وہ بھاگ کر اس تک آیا تھا.. فوراً

سیدھا کر کے دیکھا تو گولی تاشا کے دل کے اریار ہو چکی تھی.. وہ اوندھے منہ لیٹا تھا.. اور
خون پانی کی طرح جھاڑیوں میں جذب ہو رہا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

جواد نے غصے سے گولی چلانے والے کی طرف دیکھا.. کیونکہ یہ ایک سیریس معاملہ تھا وہ کوئی چھوٹا موٹا چور نہیں بلکہ سب سے بڑا کرمٹل تھا.. لیکن جو منظر اس نے مڑ کر دیکھا وہ اسکو حیران کرنے کو کافی تھا..

شاہ دل بندوق کو پکڑے کھڑا تھا اسکے سر سے خون بہہ رہا تھا جو اس کے زخمی ہونے کی نشانی تھا..

گولی ایس پی سے چلی تھی.. یہ بات یقیناً اب سب کے لیے پریشان کن تھی.. کیونکہ وہ سب سے بڑا سمگلر اور ٹریرسٹ تھا اور اسکے ساتھ بے شمار راز تھے جو اب اس کے ساتھ ہی ختم ہو چکے تھے..

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
@@@

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ شیشے کے سامنے کھڑی بال بنا رہی تھی.. ڈھائی سال گزر گئے تھے لیکن اسکی خوبصورتی میں کوئی کمی نہیں آئی تھی.. وجہ اس کے شوہر کی محبت تھی جو وہ اب تک سمیٹ رہی تھی.. بال بنانے کے بعد برش کو ساڈپہ رکھ کر اس نے گھڑی کی طرف دیکھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

شام کے سات بج چکے تھے پر وہ ندارد.. غصے سے پاس پڑا موبائل اٹھا کر فوراً کال ملائی.. جو کہ دوسری بیل پہ ہی اٹھالی گئی تھی..

کہاں ہیں آپ.. غصہ ناک پہ تھا.. اور کیوں نہ ہوتا اٹھانے والا جو تھا..
فرح کو لے کر گھر ہی آ رہا ہوں.. تم ریڈی ہو جاؤ.. ہارن دوں گا باہر آ جانا.. وہ فوراً اگلا لائحہ عمل تیار کر رہا تھا..

اوکے.. اپنے عزیز از جان شوہر کی بات پہ وہ مسکراتی ہوئی کال بند کر کے وارڈروب کی طرف بڑھی..

ابھی وہ وارڈروب کھول کر کھڑی اپنے لیے کچھ پہننے کو تلاش کر رہی تھی جب اسکی نظر بیچھے پڑی شرٹ پہ پڑی..

شرٹ کو ہینگر سے اتار کر اس نے آہستہ سے ہاتھ میں پکڑا.. یہ وہ شرٹ تھی جو آخری دفعہ تاشا نے پہنی تھی.. ایک آنسو ٹوٹ کر اسکی آنکھوں سے گرا تھا.. اسکے کالر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کا ذہن ماضی یادوں میں کھوسا گیا تھا..

@@@

CLASSIC URDU MATERIAL

ناظرین آپ کو بتاتے چلیں کہ نہ صرف پاکستان کے بلکہ دنیا کے نمبر ون سمگلر اور ٹریرسٹ ایس پی شاہ دل کی گولی سے ہلاک ہو گئے ہیں۔ اطلاع کے مطابق انہوں نے ایس پی شاہ دل پہ حملہ کر کے بھاگنے کی کوشش کی تھی۔ پولیس نے ان کو روکنے کے لیے گولی چلائی جو بد قسمتی سے ان کے سینے کے آر پار ہو گئی۔ ابھی انکی باڈی کو پوسٹ مارٹم کے لیے ہسپتال لے کر جایا گیا ہے۔ جی۔۔

رپورٹ زور و شور سے ٹی وی پہ آج کی تازہ ترین خبر دے رہی تھی۔ جبکہ سامنے بیٹھی ایہا کے ہاتھ پاؤں نہ صرف نیلے ہو چکے تھے بلکہ ان سے جیسے جان بھی ختم ہو رہی تھی۔

ایہا۔۔ اسکی حالت دیکھ فرح بھاگ کر اسکی پاس آئی تھی لیکن بے سود وہ اسکے قریب آنے سے پہلے ہی صوفے پہ لڑھک گئی تھی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> @@@

ضمران۔۔ ضمران۔۔ وہ بے ہوشی میں ہی مسلسل ضمران کا نام لے رہی تھی۔ ڈاکٹر اسے نیند کا انجیکشن لگا گئے تھے۔ ابھی وہ اپنے کمرے کے بیڈ پہ لیٹی بے ہوشی میں بھی صرف اسکا نام لے رہی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جی میری جان.. ہوش اور بے ہوشی کی بیچ کیفیت میں وہ آیا تھا.. یا شاید اسکی روح.. ابیہا مسکرائی..

ضمران.. تصدیق کرنے کو دوبارہ اسکا نام لیا..

ہاں جانم.. اسکے ماتھے پہ پیار کر لے وہ اسکے اور قریب ہوا..

مت جاؤ مجھے چھوڑ کر.. وہ دھیرے دھیرے شاید بے ہوشی میں یا شاید ہوش میں واپس آ رہی تھی.. کیونکہ ضمران کا تخیل اب صاف ہوتا جا رہا تھا..

نہیں جاؤ گا چھوڑ کر کبھی جا ہی نہیں سکتا.. اسکی بات پہ اس نے پوری آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اب وہ ہوش میں آ گئی تھی..

پکا.. اسے چھونے کو اس نے ہاتھ آگے بڑھایا.. اور یہ کیا اس کا ہاتھ واقعی ٹچ ہوا تھا.. وہ جو اسے اپنا خیال سمجھ رہی تھی.. وہ واقعی میں اسکے سامنے تھا..

ضمران.. اب اس نے ہوش میں اپنی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تھا کہ شاید وہ کوئی اور ہو.. اسکے چہرے کے ایک ایک نقش کو چھوا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

میں ٹھیک ہوں میری پرنس۔۔ اسکے ہاتھ کے اوپر پیار کر کے اس نے انہیں چوما۔۔ جبکہ
ایہا کے ہاتھ حیرت سے وہی رک گئے۔۔

آپ۔۔ شاک سے وہ بس اتنا ہی بول پائی تھی۔۔

@@@

ایہا کے بول کر جانے کے بعد وہ مسلسل اپنی سوچوں میں تھا۔۔ کیا مجھے تاشا کو چھوڑ دینا
چاہئے۔۔ لیکن وہ ایک مجرم ہے۔۔ میں کیسے چھوڑ دوں اسے۔۔

وہ ایہا کا شوہر بھی ہے۔۔ اسکی خوشیاں اس سے منسلک ہیں۔۔ تم آگے ہی اسے کوئی خوشی

نہیں دے سکے۔۔ اب مزید اسکی خوشیاں مت چھینو۔۔ اور ویسے بھی اب تاشا خود کو بدلنا چاہتا

ہے۔۔ اور جس کا دل خدا نے بدلا ہے تو تم۔ کون ہوتے ہو۔۔ اس سب کے بیچ میں آنے

والے۔۔

اپنی پریشان سوچوں میں اسے بالآخر ایک کنارہ مل ہی گیا تھا۔۔ کچھ سوچ کر اس نے کرسی

سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں۔۔

اب جو بھی تھا اسی پہ تھا۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL

@@@

لاکر کھولو.. کانسٹبل نے اپنے ایس پی کے حکم پہ فوراً سیل کا دروازہ کھولا..
سلام.. اندر داخل ہونے پہ اس نے تاشا کو دیکھ کر کہا.. وہ جو دیوار سے ٹیک لگائے نظر
جھکا کر بیٹھا تھا.. اسکے آنے پہ ایک نظر اسے دیکھا..
والسلام.. گہرا سانس لے کر اس نے ٹیک چھوڑی..
حوالدار.. ہمیں اکیلا چھوڑ دو.. کانسٹبل کو حکم دے کر وہ سیدھا ہوا..

کتننا پیار کرتے ہو ابھی سے.. حوالدار کے جانے پہ وہ اب سیدھا پوائنٹ پہ آیا..
یہ سب میں تمہیں کیوں بتاؤں.. تاشا نے اسے اچنبے سے دیکھا..
کیوں.. نہیں کرتے پیار.. وہ اب اسکی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھ رہا تھا.. اسکی بات پہ تاشا
مسکرایا اور جب بولا تو لہجے میں چٹانوں سی سختی تھی..

ہاں کرتا ہوں.. اتنا کہ تم نے کبھی سوچا بھی نہیں ہو گا.. اپنی ہر سانس سے بڑھ کر..
محبت کے ہر پہلو سے آگے.. عشق کی ابتداء سے پاگل پن کی انتہا تک میں اس کو چاہتا
ہوں..

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بے خوفی سے بولا.. اس کے ایک ایک لفظ میں ایسا کے لیے شدتِ محبت اور لہجہ عقیدت اور عزت سے بھرپور تھا..

بس شاہ دل کو اپنے سوالوں کا جواب مل گیا.. جو بے چینی تھی اسے ایک کنارہ مل گیا.. مسکراتے ہوئے وہ اٹھا..

تیار رہنا پھر.. کچھ تھرننگ کے لیے.. لاک اپ سے نکلنے سے پہلے وہ اسے سہاگل دے کر نکلا..

اور تاشا حیرت سے اسکا مسکرانا دیکھ رہا تھا..

<https://www.classicurdumaterial.com/>

@@@

Support@classicurdumaterial.com

اور پھر سب جو کچھ بھی ہوا وہ پلینڈ تھا.. تاشا کو بلٹ پروف جیکٹ پہنا کر اوپر دل کے مقام پہ بلڈ بیگ لگا دیا گیا تھا..

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

شاہ دل کو مار کر جب وہ باہر نکلا تو پلین کے عین مطابق اس نے گولی چلائی جو سیدھا اس کے دل پہ جا کر لگی.. اور وہ وہی گر گیا..

CLASSIC URDU MATERIAL

دنیا کے لیے تاشا مر گیا تھا سب ٹی وی چینلز پہ یہی خبر عام تھی.. یہاں تک کہ اسکے
اپنے باشندوں کو بھی اس بات کا نہیں پتہ تھا سوائے فرید کے.. وہ الگ زندگی شروع کرنا
چاہتا تھا اور اس لیے می..

ابہا کو لے کر وہ کوپن ہیگن آگیا تھا.. اتنا پیسہ تو تھا کہ وہ یہاں بزنس سٹارٹ کر سکے..
یہاں اس نے امپورٹ ایکسپورٹ کا کام شروع کیا تھا..

سال بعد ہی اللہ نے انہیں اولاد کی نعمت سے نواز دیا تھا.. حمد کے ہونے سے انکی زندگی
مکمل ہو گئی تھی لیکن اس سب کے بعد انہیں پاکستان جانے کا دوبارہ اتفاق نہیں ہوا..
اج کتنے سالوں بعد فرح آرہی تھی اس سے ملنے.. جسے ضمیر لینے گیا تھا.. خوشی اس کے
انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی..

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
@@@

پیپیلیپیپ.. گاڑی کے ہارن کی آواز پہ وہ اپنی سوچوں کے بھنور سے نکلی.. شرٹ کو اندر
واپس رکھ کر وہ سیدھا ڈریسنگ کے سامنے آئی اب اتنا وقت تو تھا نہیں کہ کپڑے چننے
کرتی..

CLASSIC URDU MATERIAL

ہاتھوں سے شرٹ کے دامن کو ٹھیک کر کے وہ باہر کی طرف بھاگی.. آخر اٹھے عرصے بعد وہ اپنی دوست فرح سے مل رہی تھی..

کوین ہیگن میں آنے کے بعد وہ اسے بالکل بھی نہ مل پائی تھی.. دوبارہ پاکستان جانا ہی نہ ہوا تھا..

اسلام و علیکم وہ پورچ سے بھاگ کر گاڑی سے باہر نکلتی فرح کے گلے ملی..
اللہ مل تو ایسے رہی یو جیسے بڑا یاد کرتی رہی ہو.. فرح نے شکوہ کیا..

یار یاد تو کرتی تھی لیکن تمہیں پتہ تو ہے پاکستان میں آنا کے وقت ہی نہیں ملا.. پلین بنا تھا لیکن حمد کی پیدائش کی وجہ سے وہ بھی ڈیل ہو گیا.. وہ اسے تفصیلات بتاتی ہوئی اندر لے کر آرہی تھی جبکہ ضمراں اس کا سامان نکال کر اب ہاتھوں میں پکڑے اندر گیسٹ روم میں لے کر جا رہا تھا اسے پتہ تھا کہ ان دوستوں کی باتیں اب دیر تک چلنی ہے..

ارے ہاں.. میرا حمد جانو کدھر ہے.. فرح کو وہ یاد آیا..

سو رہا ہے.. ابھی جب ضمراں کو کال کی تبھی اس کو سلایا.. اسے اپنے ساتھ لیے وہ اب ڈرائیونگ روم میں لے آئی تھی..

CLASSIC URDU MATERIAL

لیڈی.. کچھ کھانے پینے کا انتظام کیا ہے یا میری بہن کو بھوکے پیٹ ہی رکھو گی.. وہ ابھی سامان رکھ کر آیا تھا اور آتے ہوئے دونوں کو باتوں میں گم دیکھ کر اس نے مداخلت کرنا ضروری سمجھا ویسے بھی اب تو اس نے فرح کو بہن بنا لیا تھا..

جی جی آپ کی بہن کے لیے میں ابھی جوس لے کر آتی ہوں مجھے پتہ ہے آپ اپنی بہن کو بھوکا نہیں دیکھ سکتے اور نہ وہ برداشت کر پاتی ہے بھوک.. آپ پریشان مت ہوں.. ابیہا مسکراتی ہوئی اٹھ کر کچن کی طرف چلی گئی جبکہ وہ دونوں اس کے پیچھے ہنس دیے تھے..

@@@

<https://www.classicurdumaterial.com/>
دو سال بعد..

تم نے کبھی سوچا کہ ہم ملیں کیوں نہیں.. وہ کچھ دن پہلے ہی فرح کی شادی میں شرکت کے لیے پاکستان آئے تھے.. جب ابیہا سے شاہ دل نے پوچھا وہ دونوں اس وقت قدرے خاموش گوشے میں تھے..

تم ایسا کیوں سوچ رہے ہو.. ابیہا کو جب سے پتہ چلا تھا اس نے ضمیر کی ہیلپ کی ہے وہ اس کے ساتھ نرم ہو گئی تھی.. اور اس کو معاف بھی کر دیا تھا..

CLASSIC URDU MATERIAL

نہیں ویلے ہی پوچھ رہا تھا.. اس کی بات پہ وہ مسکرائی پھر جب بولی تو لہجے میں سکون ہی سکون تھا..

تمہیں پتہ ہے شاہ دل میں نے کہیں پڑھا تھا کہ محبت تب ہی ملتی ہے جب محبت میں صدق ہو.. لیکن نہیں میرا یہ ماننا نہیں ہے.. بعض اوقات قسمت ہمیں وہاں لے کر آتی ہے جہاں ہمیں سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے.. اب تم خودی دیکھ لو اگر تم نور کو نہ اپناتے تو اس کو زمانے کے بھیڑیے چیر دیتے اور اگر میں ضمیران کہ زندگی میں نہ آتی تو شاید وہ کبھی نہ بدلتا..

قسمت کے ساتھ جینو سیکھو شاہ دل.. وہ دیکھو تمہاری بیوی اور بیٹی بہت پیاری ہے اس لیے یہ فضول باتیں مت سوچو.. اس نے دور کھڑی نور اور اس کی بیٹی آئفہ کی طرف اشارہ کر کے کہا اور بنا اسکا جواب سنے سٹیج کی طرف بڑھ گئی.. جہاں فرح اسے فوٹو شوٹ کے لیے بلارہی تھی..

جبکہ شاہ دل نے ایک نظر اپنی زندگی اور اس زندگی سے ہونے والی نئی زندگی کی طرف ڈالی بے شک اب اس کے لیے وہی اس کی دنیا تھی..

@@@

CLASSIC URDU MATERIAL

کیا کر رہی ہو.. وہ بال سمیٹ رہی تھی جب ضمراں نے پیچھے سے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر ٹھوڑی کو اس کے کندھے پہ لٹکایا..

بال سمیٹ رہی ہوں.. اور آپ بھی ذرا پیچھے ہو جائیں.. حمد ابھی سویا ہے.. برش کو ٹیبل پہ رکھتی وہ اسے گھور کر بولی..

حمد اب بڑا ہو گیا ہے.. ویلے بھی وہ سمجھتا ہے کہ اس کے بابا اس کی ماما سے کتنا پیار کرتے ہیں.. میں سوچ رہا ہوں.. اب حمد کی ایک نا سمجھ سی بہن لے آئیں.. اس کے کندھے پہ ہونٹ رکھتے ہوئے وہ اسے اپنا پلین بتا رہا تھا..

اچھا جی.. سیدھا ہو کر اس نے اس کی بیئرڈ کو چھوا.. ہلکی چھبن اس کے ہاتھوں کو بھلی لگ رہی تھی..

ہاں جی.. ضمراں نے کہتے ہوئے پیار سے ایہا کو اٹھایا اور بیڈ پہ لے آیا.. اب ان کی زندگی کی وہ شروعات ہو چکی تھی جو صرف خوشیاں ہی خوشیاں لائی تھی..

ختم شد

@@@

CLASSIC URDU MATERIAL

سچ کہتے ہیں.. خدا نے اس دنیا کو بہت خوبصورتی سے بنایا ہے اور اس میں بسنے والے انسانوں کو اس سے زیادہ خوبصورتی سے.. بس ہمارا کام ہے کہ اس خوبصورتی کو دلوں میں محبت پیدا کر کے قائم رکھیں..

اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو..

عینا احمد

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

**Mera Mujrim Bna Mehrum by Aina Ahmed
(Complete Novel)**

www.classicurdumaterial.com

- 263 -